روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:54
طلوع آفتاب	06:14
زوال آفتاب	12:44
غروب آفتاب	07:14

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا" قیامت کے دن حق داروں کو ان کے حقوق ادا کئے جائیں گے، یہاں تک کہ بے سینگ بکری کا قصاص (بدلہ) سینگ دار بکری سے لیا جائے گا۔" (مسلم) میدان حشر میں اللہ کا عدل وانصاف اس حد تک کارفرما ہوگا کہ آدمیوں سے حقوق کا بدلہ تو لیا ہی جائے گا لیکن حیوانات کہ جن کو انسان کی طرف مکلف قرار نہیں دیا گیا ان سے بھی حق تلفیوں کا بدلہ لیا جائے گا۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 214, Tuesday- 04 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۱۴ ۞ منگل، ۴/اگست، ۲۰۲۶، ۲۰/صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

پنجاب حکومت کو ۱۵/دن میں مہنگائی بھتہ کا بقایا ادا کرنے کا حکم

ادائیگی تک بڑے اشتہارات پر بھی پابندی، پنجاب وہریانہ ہائی کورٹ نے حکومت پنجاب کو سرکاری ملازمین اور پنشن یافتگان کا ڈی اے کا تمام بقایا ۱۵/دن میں ادا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے ادائیگی تک بڑے اشتہاری اخراجات پر بھی روک لگا دی ہے

چنڈی گڑھ: پنجاب وہریانہ ہائی کورٹ نے پنجاب کی عام آدمی پارٹی (عآپ) حکومت کو بڑا جھٹکا دیتے ہوئے سرکاری ملازمین اور پنشن یافتگان کے مہنگائی بھتہ (ڈی اے) کا تمام بقایا 15 دن کے اندر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ جب تک بقایا رقم کی مکمل ادائیگی نہیں ہو جاتی، ریاست پرنٹ، الیکٹرانک یا سوشل میڈیا میں بڑے پیمانے پر اشتہاری مہمات جیسے غیر ضروری اخراجات نہیں کرے گی۔ کارگزار چیف جسٹس اشونی کمار مشرا اور جسٹس روہت کپور پر مشتمل ڈویژن بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ملازمین اور پنشن یافتگان کو ان کی ملازمت سے متعلق واجبات ادا نہ کرنے کے لیے مالی بحران کا بہانہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے کہا کہ ریاست ایسے اخراجات کو ترجیح نہیں دے سکتی جنہیں غیر ضروری قرار دیا جا سکتا ہو، جبکہ ملازمین کے قانونی واجبات ادا نہ کیے جائیں۔ عدالت نے حکم دیا کہ تمام بقایا رقم دو ہفتوں کے اندر ادا کی جائے۔ اگر مقررہ مدت میں ادائیگی نہ ہوئی تو بقایا رقم پر سالانہ 6 فیصد سادہ سود بھی ادا کرنا ہوگا۔ عدالت نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ اس ماہ کے اختتام تک عمل درآمد کی رپورٹ بھی پیش کرے۔ ریاستی حکومت کے وکیل منیندر جیت سنگھ بیدی نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ سنگل جج کی جانب سے بقایا ڈی اے کی ادائیگی کا حکم دائرۂ اختیار سے باہر تھا، تاہم ڈویژن بنچ نے اس دلیل کو قبول نہیں کیا۔ ہائی کورٹ نے 22 جولائی کو پنجاب حکومت اور پنجاب اسٹیٹ پاور کارپوریشن لمیٹڈ (پی ایس پی سی ایل) کی جانب سے دائر اپیلوں پر فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ یہ اپیلیں سنگل جج کے اس حکم کے خلاف دائر کی گئی تھیں جس میں 30 جون تک تمام بقایا ڈی اے ادا کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ قبل ازیں 8 اپریل کو سنگل جج نے 18 فروری 2025 کی اس حکومتی لیکویڈیشن اسکیم کو من مانی اور آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے منسوخ کر دیا تھا، جس کے تحت عمر کی بنیاد پر پنشن کے بقایا جات قسطوں میں ادا کیے جانے تھے۔ عدالت نے حکم دیا تھا کہ تمام ملازمین اور پنشن یافتگان کو اسی شرح سے ڈی اے کی تمام بقایا قسطیں ادا کی جائیں جس شرح سے پنجاب میں خدمات انجام دینے والے آل انڈیا سروسز کے افسران کو ادائیگی کی گئی ہے۔ ملازمین کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ پنجاب حکومت نے مرکزی حکومت کی طرز پر ڈی اے دینے کا اصولی فیصلہ تو کر لیا تھا، لیکن مالی مشکلات کا حوالہ دے کر اس کی ادائیگی مسلسل مؤخر کی جا رہی تھی۔ دوسری جانب ریاستی حکومت نے اپنے حلف نامے میں عدالت کو بتایا کہ نظر ثانی شدہ تنخواہوں، پنشن، خاندانی پنشن، رخصتی کے نقد معاوضے اور مہنگائی بھتے کے بقایا جات کی ادائیگی پر مجموعی طور پر تقریباً 14191 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

پرشانت کشور نے تاریخی بانکی پور ضمنی انتخاب جیت کر ڈیبیو کیا

کشور نے ایک روڈ شو منعقد کیا، جس کی ویڈیوز میں اسے حامیوں سے گھرا ہوا دکھایا گیا، اس کا سفید کرتہ تہوار کے رنگوں سے بھرا ہوا تھا

پٹنہ: جن سوراج پارٹی کے بانی پرشانت کشور نے سوموار 3 اگست کو بنکی پور ضمنی انتخاب جیت لیا ہے، جس سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیے بڑا اپ سیٹ ہو گیا ہے۔ حلقے پر پارٹی کی چار دہائیوں کی گرفت کو ختم کرنا۔ تاریخی جیت کے بعد، کشور نے ایک روڈ شو منعقد کیا، جس میں انہیں حامیوں سے گھرا ہوا دکھایا گیا، اس کا سفید کرتہ تہوار کے رنگوں سے بھرا ہوا تھا۔ کشور، ایک مشہور پول اسٹریٹجسٹ جس نے اپنا انتخابی آغاز کیا، اپنے بی جے پی حریف نیرج کمار سنہا پر پہلے ہی راؤنڈ سے برتری قائم کر لی تھی۔ کشور گنتی کے 31 راؤنڈ میں سے 26 کے بعد 864,15 ووٹوں سے آگے تھے۔ ضمنی انتخاب کے لیے ووٹوں کی گنتی، اس کے صدر نتن نبین کے سیٹ خالی کرنے کے بعد ضروری تھی، پیر کو یہاں صبح 8 بجے شروع ہوئی۔ آر جے ڈی کی ریکھا گپتا، جنہیں نبین نے پچھلے سال تقریباً 50,000 ووٹوں کے فرق سے ہرایا تھا، صرف چند ماہ بعد راجیہ سبھا کے انتخاب کے بعد اسے چھوڑ دینا، ایک دور دراز تیسرے نمبر پر تھیں۔ "جمہوریت میں، عوام کی مرضی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ فیصلہ پارٹیوں اور لیڈروں کے لیے ایک پیغام ہے جو گھمنڈ کے ساتھ انتخابی حلقوں کو جاگیر سمجھتے ہیں،" کشور نے نتائج کے اعلان سے پہلے کہا تھا۔ بی جے پی کارکنان اس کے برعکس تصویر تھے، جیسا کہ صبح کے وقت نمائش میں جوش وخروش سے، جب ان میں سے سینکڑوں کی تعداد میں شہر میں واقع مٹھائی کی دکان پر 200 کلوگرام 'لڈو' لینے کے لیے آئے جنہوں نے ایک یقینی فتح کی امید کے ساتھ آرڈر کیا تھا، صدمے اور مایوسی کو ہوا دی۔

نیتاجی کے پڑپوتے چندر کمار بوس کا ٹی ایم سی سے استعفیٰ

وہ اپریل 2026 میں بی جے پی چھوڑ کر ٹی ایم سی میں شامل ہوئے تھے

کولکاتا: نیتاجی سبھاش چندر بوس کے پڑپوتے چندر کمار بوس نے پیر کو ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے یہ فیصلہ پارٹی میں شمولیت کے محض چار ماہ بعد کیا ہے۔ بوس نے اپریل 2026 میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) چھوڑ کر ممتا بنرجی کی قیادت والی ٹی ایم سی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ چندر کمار بوس نے پارٹی سربراہ ممتا بنرجی کو بھیجے گئے اپنے استعفیٰ نامے میں کہا کہ وہ ذاتی وجوہات کی بنا پر فوری اثر سے پارٹی کی بنیادی رکنیت چھوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا کہ وہ ترنمول کانگریس اور ممتا بنرجی کے مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔ چندر کمار بوس 12 اپریل 2026 کو کولکاتا میں واقع ترنمول بھون میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران باضابطہ طور پر ٹی ایم سی میں شامل ہوئے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے بی جے پی میں شمولیت کو اپنی 'غلطی' قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ انہوں نے حالات کا جائزہ لینے کے بعد سیاسی راستہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے قبل خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل کے دوران انہیں سماعت کے لیے طلب کیے جانے پر انہوں نے بی جے پی کی مرکزی قیادت پر ناراضگی ظاہر کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ آزادی کے عظیم رہنما نیتاجی سبھاش چندر بوس کے پڑپوتے ہونے کے باوجود اگر ان کی شہریت پر سوال اٹھایا جا رہا ہے تو یہ حیران کن اور افسوسناک بات ہے۔ یاد رہے کہ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد ترنمول کانگریس اندرونی اختلافات کا شکار ہو گئی۔ پارٹی کے ایک بڑے دھڑے نے ریاستی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف رتبرت بنرجی کی قیادت والے باغی گروپ کا ساتھ دے دیا، جبکہ سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پارٹی کے اصل مگر اقلیتی دھڑے کی قیادت کر رہی ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق موجودہ حالات میں چندر کمار بوس نے کسی بھی گروہ کا ساتھ دینے کے بجائے پارٹی سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے، جسے ریاست کی بدلتی ہوئی سیاسی صورتحال کے تناظر میں اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ چندر کمار بوس 2016 میں ہاوڑہ میں منعقدہ ایک عوامی جلسے کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی موجودگی میں بی جے پی میں شامل ہوئے تھے۔ بعدازاں 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں انہوں نے کولکاتا جنوبی حلقے سے بی جے پی کے امیدوار کے طور پر انتخاب لڑا، تاہم انہیں ترنمول کانگریس کی امیدوار مالا رائے کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

دتیا اسمبلی ضمنی انتخاب میں کانگریس کے گھنشیام سنگھ کی جیت، بی جے پی امیدوار کو شکست

کانگریس نے ۲۰۲۳ء میں ہوئے اسمبلی انتخاب میں بھی دتیا سے جیت درج کی تھی اور یہاں سے راجندر بھارتی نے ریاست کے سابق وزیر داخلہ نروتم مشرا کو شکست دی تھی

مدھیہ پردیش کے دتیا اسمبلی حلقے میں ہونے والے ضمنی انتخاب میں کانگریس کے گھنشیام سنگھ نے بی جے پی کے آشوتوش تیواری کو 6016 ووٹوں سے شکست دے دی۔ کانگریس نے دتیا میں یہ مسلسل دوسری جیت درج کی ہے۔ دتیا ضمنی انتخاب کے لیے 30 جولائی کو پولنگ ہوئی تھی اور آج ووٹوں کی گنتی 15 راؤنڈز میں مکمل ہوئی۔ پہلے اور پانچویں راؤنڈ میں بی جے پی امیدوار نے برتری حاصل کی تھی، اس کے علاوہ 13 ویں راؤنڈ تک کانگریس کے امیدوار آگے رہے اور ان کی برتری مسلسل بڑھتی چلی گئی۔ آخر میں آشوتوش تیواری نے برتری کے فرق کو کم ضرور کیا، لیکن انتخابی نتائج میں کانگریس نے شاندار جیت درج کر لی۔ واضح رہے کہ کانگریس نے 2023 میں ہوئے اسمبلی انتخاب میں بھی دتیا سے جیت درج کی تھی اور یہاں سے راجندر بھارتی نے ریاست کے سابق وزیر داخلہ نروتم مشرا کو شکست دی تھی۔ ایک ایف ڈی کے معاملے میں بھارتی کو نااہل قرار دیا گیا اور عدالت نے انہیں 2 سال سے زیادہ کی سزا سنائی۔ اسی وجہ سے یہاں ضمنی انتخاب ہوا، بی جے پی اور کانگریس دونوں نے اپنا پورا زور لگایا لیکن جیت کانگریس کو ملی۔ گھنشیام سنگھ دتیا اور آس پاس کے علاقوں میں طویل عرصے سے ایک سرگرم رہنما کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ کانگریس کے سینئر رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں ایک ایسے رہنما کے طور پر جانا جاتا ہے، جو مسلسل عوام سے رابطے میں رہتے ہیں۔ گھنشیام سنگھ دتیا راج گھرانے کے سربراہ ہیں۔ وہ طویل عرصے سے کانگریس سے وابستہ ہیں۔ ایک زمینی رہنما کے طور پر پہچانے جانے والے گھنشیام سنگھ بہترین مقرر بھی ہیں۔ دتیا اور سیوڑھا اسمبلی حلقوں میں ان کا خاصا اثر ورسوخ ہے۔ برسوں کی محنت سے انہوں نے اپنی ایک الگ سیاسی زمین تیار کی ہے۔ گھنشیام سنگھ کے سیاسی سفر کی بات کریں تو یہ کافی اتار چڑھاؤ سے بھرا رہا ہے۔ وہ دتیا سے 2 بار اور سیوڑھا سے ایک بار رکن اسمبلی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے پہلی بار 1993 میں کانگریس کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا اور جیت درج کی تھی۔ اس کے بعد 1998 میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا، 2003 میں ایک بار پھر انہوں نے جیت درج کی۔ 2008 میں وہ بی جے پی کے امیدوار نروتم مشرا سے ہار گئے۔ 2013 میں انہیں بی جے پی کے پردیپ اگروال نے ہرایا۔ اس کے بعد 2018 میں وہ سیوڑھا اسمبلی حلقے سے الیکشن لڑے اور بی جے پی کے رادھے لال بگھیل کو شکست دے دی۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی کے ۳۸/کمروں کے انہدام پر روک برقرار

ڈویژنل کمشنر کورٹ سے بڑی راحت

وکیل جنید نے کہا کہ جب تک عدالت میں دائر اپیل زیر التوا رہے گی اور اس پر حتمی فیصلہ نہیں ہو جاتا، تب تک رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی یونیورسٹی کے 38 کمروں کے خلاف مسمار کرنے کی کوئی کارروائی نہیں کر سکے گی۔ محمد علی جوہر یونیورسٹی کے 38 کمروں کو منہدم کرنے سے متعلق معاملے میں یونیورسٹی انتظامیہ کو فی الحال راحت مل گئی ہے۔ پیر (3 اگست) کو مرادآباد کے ڈویژنل کمشنر آنجنیہ کمار سنگھ کی عدالت میں اس معاملے کی سماعت ہوئی۔ تقریباً 2 گھنٹے تک جاری رہنے والی سماعت کے دوران فریقین نے اپنے اپنے قانونی دلائل عدالت کے سامنے پیش کیے اور مختلف پہلوؤں پر تفصیلی بحث کی۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق سماعت کے بعد یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے پیروی کر رہے وکیل جنید اعجاز نے بتایا کہ ڈویژنل کمشنر کورٹ نے مسمار کرنے کے حکم پر پہلے سے لگی روک کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک عدالت میں دائر اپیل زیر التوا رہے گی اور اس پر حتمی فیصلہ نہیں ہو جاتا، تب تک رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی یونیورسٹی کے 38 کمروں کے خلاف مسمار کرنے کی کوئی کارروائی نہیں کر سکے گی۔ وکیل جنید اعجاز نے بتایا کہ سماعت کے دوران فریقین کی جانب سے کیس کے کئی قانونی پہلوؤں پر تفصیلی بحث ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اپیل کرنا ہر فریق کا قانونی حق ہے اور اس معاملے میں بھی اسی حق کا استعمال کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سپریم کورٹ کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق جب کسی معاملے میں اپیل زیر التوا ہو تب تک مسمار کرنے جیسی کارروائی نہیں کی جانی چاہیے۔ اسی بنیاد پر عدالت نے مسمار کرنے کے حکم پر لگی روک کو برقرار رکھا ہے۔ جنید اعجاز کے مطابق اب اس معاملے میں اگلی سماعت کی تاریخ عدالت کی طرف سے طے کی جائے گی۔ فی الحال جب تک اپیل پر حتمی فیصلہ نہیں ہو جاتا، تب تک جوہر یونیورسٹی کے 38 کمروں کے خلاف کسی قسم کی مسمار کرنے کی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ڈویژنل کمشنر کورٹ کے اس حکم کے بعد فی الحال یونیورسٹی کے 38 کمروں کو مسمار کرنے کی کارروائی رکی رہے گی۔

ابھیشیک بنرجی کی بیرون ملک علاج کی درخواست پر

ایک ہفتے میں فیصلہ کرے کلکتہ ہائی کورٹ: سپریم کورٹ

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے ترنمول کانگریس کے رکن اسمبلی ابھیشیک بنرجی کی آنکھوں کے علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت سے متعلق عرضی پر کلکتہ ہائی کورٹ کو ہدایت دی ہے کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اس معاملے کی سماعت مکمل کر کے فیصلہ سنائے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے پیر کو سماعت کے دوران یہ حکم جاری کیا۔ عدالت عظمیٰ میں ابھیشیک بنرجی کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل گوپال شنکر نارائنن نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کے موکل کو آنکھوں کے علاج کے لیے فوری طور پر بیرون ملک جانے کی ضرورت ہے، لیکن کلکتہ ہائی کورٹ میں مسلسل تاخیر کے باعث انہیں طبی اور انتظامی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سپریم کورٹ نے سوال اٹھایا کہ جب معاملہ پہلے ہی کلکتہ ہائی کورٹ کے زیر سماعت ہے اور وہاں درخواست گزار کو قانونی تحفظ بھی حاصل ہے تو پھر براہ راست سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اس پر وکیل نے کہا کہ درخواست ایک فوری طبی ضرورت سے متعلق ہے اور ہائی کورٹ میں بار بار ملتوی ہونے والی سماعتوں کے باعث اعلیٰ عدالت سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔ دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد سپریم کورٹ نے کلکتہ ہائی کورٹ کو ہدایت دی کہ وہ ایک ہفتے کے اندر درخواست کی سماعت مکمل کرے اور اس پر فیصلہ صادر کرے۔ ابھیشیک بنرجی نے اپنی عرضی میں کہا ہے کہ وہ تحقیقات میں مکمل تعاون کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا وائس سیمپل بھی فراہم کیا ہے اور عدالت کی تمام ہدایات پر عمل کیا ہے، اس کے باوجود آنکھوں کے علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت سے متعلق ان کی درخواست تاحال زیر التوا ہے۔ اس سے قبل کلکتہ ہائی کورٹ نے ان کی فوری سماعت کی درخواست مسترد کر دی تھی، جبکہ اصل درخواست بھی زیر غور تھی۔ سماعت کے دوران بنرجی کے وکیل نے عدالت کو بتایا تھا کہ ڈائمنڈ ہاربر سے تعلق رکھنے والے رکن اسمبلی گزشتہ تقریباً دس برس سے امریکہ میں اپنی آنکھوں کا علاج کراتے رہے ہیں اور انہیں مسلسل خصوصی طبی نگرانی کی ضرورت ہے۔ ریاستی حکومت نے اس درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا تھا کہ ابھیشیک بنرجی کئی مقدمات، جن میں ڈی جے معاملہ بھی شامل ہے، میں تحقیقات کا سامنا کر رہے ہیں۔ حکومت کے مطابق بیرون ملک سفر کی اجازت دینے سے جاری تحقیقات متاثر ہو سکتی ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

ایک سال سے ایران میں پھنسے ہوئے: دو ہندوستانی بحری جہازوں نے مدد کی درخواست کی

ایف ایس یو آئی کا کہنا ہے کہ حکومتی ریکارڈ ایران کی بوشہر بندرگاہ پر ملاحوں کے اصل مقام سے میل نہیں کھاتا۔ دو ہندوستانی بحری جہاز مبینہ طور پر ایران کی بندرگاہ بوشہر پر تقریباً ایک سال سے تنخواہوں، بجلی، مناسب خوراک یا پانی کے بغیر پھنسے ہوئے ہیں، جس سے فارورڈ سیمین یونین آف انڈیا (ایف ایس یو آئی) نے ہندوستانی حکومت سے ان کی فوری وطن واپسی کو یقینی بنانے پر زور دیا ہے۔ دو سمندری مسافروں کی شناخت سورو پاٹل اور نوین کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ یونین کے مطابق، وہ جہاز پی ایس ڈی۔-1 پر پھنسے ہوئے ہیں حالانکہ سرکاری ریکارڈ میں مبینہ طور پر انہیں پی وی ٹی فارٹیون (ایکس بیلا ویٹا' آئی ایم او 9542831) کے عملے کے ارکان کے طور پر دکھایا گیا ہے، جو فی الحال سنگاپور جانے والا جہاز ہے۔ پر ایک پوسٹ میں یونین نے کہا، "سرکاری ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ پی وی ٹی فارٹیون پر دو ہندوستانی بحری جہاز...... حقیقت: یہ دونوں بحری جہاز دراصل بوشہر پورٹ، ایران میں پی ایس ڈی۔-1 میں پھنسے ہوئے ہیں،" یونین نے کہا۔ یونین نے مزید الزام لگایا کہ بہت سے ہندوستانی بحری جہاز حکومتی ریکارڈ میں مختلف جہازوں پر رجسٹرڈ ہیں جبکہ درحقیقت وہ آبنائے ہرمز اور بحیرہ اسود سمیت دیگر جگہوں پر پھنسے ہوئے ہیں۔ اس نے ایسے ریکارڈ کی فوری تصدیق اور دو ملاحوں کو نکالنے کا مطالبہ کیا۔ ملاح سال بھر کی آزمائشیں بیان کرتے ہیں۔ ایف ایس یو آئی کے مطابق، سمندری مسافروں کو 12 ماہ سے کوئی تنخواہ نہیں ملی ہے اور وہ بجلی، جنریٹر اور مناسب خوراک یا پینے کے پانی کے بغیر رہ رہے ہیں۔ یونین نے الزام لگایا کہ ان کی صورتحال 5 مارچ کو نازک ہو گئی، جب مبینہ طور پر جہاز کے 100 میٹر کے اندر حملے ہوئے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ دونوں ملاحوں نے سمندر میں چھلانگ لگائی اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے تیر کر ساحل پر پہنچے، صرف جہاز کے مالک کی طرف سے انہیں واپس جانے پر مجبور کیا گیا۔ ایف ایس یو آئی نے ان کی حالت کو "قید کی زندگی" کے طور پر بیان کیا، اور کہا کہ تنازع ختم ہونے کے باوجود انہیں مؤثر طریقے سے چھوڑ دیا گیا تھا۔ یونین کی طرف سے شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں نوین کمار نے فوری مدد کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "گزشتہ بارہ ماہ سے ہمارے یہاں مسئلہ ہے، لیکن مالک جواب نہیں دے رہا ہے۔ میرا معاہدہ نو ماہ قبل ختم ہو گیا تھا، لیکن جنگی حالات کی وجہ سے ہم یہاں رہے، اب جنگ ختم ہو چکی ہے، لیکن وہ ہمیں سائن آف نہیں کر رہے،" انہوں نے کہا۔ نوین نے مزید الزام لگایا کہ وطن واپسی کے لیے بار بار کی درخواستوں سے صرف یقین دہانیاں ہوئی ہیں۔ "اب یہاں، ہمارے پاس کھانا نہیں ہے، ہمارے پاس پانی نہیں ہے۔ ہم نے اتنے دن انتظار کیا، لیکن میرے ایجنٹ نے ہمیں کہا کہ ہم جلد ہی سائن آف کریں گے۔ براہ کرم میری مدد کریں،" انہوں نے کہا۔ یونین حکومت سے فوری مداخلت کا مطالبہ کرتی ہے۔ ایف ایس یو آئی کے جنرل سکریٹری منوج یادو نے کہا کہ دونوں ہندوستانی ان ہزاروں سمندری مسافروں میں شامل تھے جو مغربی ایشیا میں تنازعہ سے متاثر ہوئے تھے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جب کہ دیگر قومیتوں کے عملے کے ارکان کو تنازع کے دوران نکال لیا گیا تھا، دو ہندوستانی ملاح پی ایس ڈی۔-1 میں پھنسے رہے۔ یونین نے وزارت خارجہ (ایم ای اے)، ڈائریکٹوریٹ جنرل آف شپنگ، ایران میں ہندوستانی سفارت خانہ اور بین الاقوامی سمندری تنظیموں پر زور دیا ہے کہ وہ مداخلت کریں، ملاحوں کے ریکارڈ کی تصدیق کریں اور ان کی فوری وطن واپسی میں سہولت فراہم کریں۔

مہاراشٹر: ذات پر مبنی مردم شماری ناگزیر، او بی سی کیلئے الگ کالم شامل کیا جائے، وجے وڈیٹیوار کا مطالبہ

کانگریس لیڈر وجے وڈیٹیوار نے کہا کہ او بی سی کے حقوق کے تحفظ کیلئے ذات پر مبنی مردم شماری میں الگ کالم شامل کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے او بی سی کیلئے فنڈ، ہاسٹل اور سیاسی نمائندگی بڑھانے کا مطالبہ کیا

بھنڈارا: مہاراشٹر اسمبلی میں کانگریس قانون ساز پارٹی کے رہنما وجے وڈیٹیوار نے ذات پر مبنی مردم شماری کو او بی سی (دیگر پسماندہ طبقات) کے حقوق کے تحفظ کے لیے ناگزیر قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ مردم شماری میں او بی سی کے لیے الگ کالم شامل کیا جائے تاکہ اس طبقے کی حقیقی آبادی اور اس کے حقوق کا درست تعین ہو سکے۔ سکل او بی سی مہامورچہ کی جانب سے نکالی گئی منڈل یاترا 2026 کے آغاز کے موقع پر بھنڈارا میں خطاب کرتے ہوئے وڈیٹیوار نے کہا کہ گزشتہ پانچ برسوں سے یہ یاترا منڈل کمیشن کی سفارشات کے نفاذ اور او بی سی برادری میں اپنے آئینی حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے نکالی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق اس مہم کا بنیادی مقصد او بی سی سماج کو متحد کرنا اور اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کے لیے منظم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی جانب سے ذات پر مبنی مردم شماری کا مسئلہ اٹھائے جانے کے بعد مرکزی حکومت نے مردم شماری کرانے کا اعلان کیا، تاہم موجودہ عمل میں او بی سی کے لیے کوئی الگ خانہ موجود نہیں ہے۔ وڈیٹیوار نے کہا کہ حکومت نے بعد میں تنقید کے بعد دعویٰ کیا کہ دوسرے مرحلے میں او بی سی کا کالم شامل کیا جائے گا، لیکن اگر ابتدائی مرحلے میں ہی اس طبقے کا اندراج نہیں ہوگا تو عوام ایسے وعدوں پر کیسے اعتماد کریں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ او بی سی برادری اپنے حقوق پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گی اور حکومت کو ذات پر مبنی مردم شماری میں او بی سی کے لیے الگ کالم شامل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ ان کے مطابق بھنڈارا میں بڑی تعداد میں عوام کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ او بی سی سماج اپنے حقوق کے لیے متحد ہے۔ وجے وڈیٹیوار نے کہا کہ یہ تحریک کسی سیاسی عہدے یا جماعت سے بالاتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ رکن اسمبلی، وزیر یا اقتدار جیسے عہدے آتے جاتے رہتے ہیں، لیکن او بی سی سماج کے حقوق مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اس اجتماع سے کانگریس رہنما یا رکن اسمبلی کی حیثیت سے نہیں بلکہ او بی سی کارکن کے طور پر خطاب کر رہے ہیں۔ ریاستی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے وڈیٹیوار نے الزام لگایا کہ مختلف برادریوں کے ترقیاتی کارپوریشنوں کو بھاری فنڈ فراہم کیے جا رہے ہیں، جبکہ او بی سی کارپوریشن کے لیے صرف 500 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی تقریباً 50 فیصد آبادی او بی سی پر مشتمل ہونے کے باوجود نہ تو طلبہ کے لیے مناسب ہاسٹل موجود ہیں اور نہ ہی ضلع سطح پر مطلوبہ سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ انہوں نے مہاجیوتی، ادارے کے لیے کم از کم ایک ہزار کروڑ روپے مختص کرنے اور ہر ضلع وتعلقہ میں او بی سی طلبہ کے لیے ہاسٹل تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا۔

غیر مجاز ہاکروں اور تجاوزات کو فوری طور پر ہٹا کر رکاوٹوں سے فٹ پاتھ پاک کرے

میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی سخت ہدایات، راہگیر سب سے پہلے مہم کو موثر طریقے سے نافذ کیا جائے گا، اسسٹنٹ کمشنرز کیلئے لازمی ہے کہ وہ روزانہ کی پیشرفت رپورٹس کا جائزہ لیں

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) ممبئی کے شہریوں کے لیے محفوظ، آسان اور رکاوٹوں سے پاک سفر کو یقینی بنانے کے مقصد کے ساتھ "پیڈسٹرین فرسٹ" راہگیر سب سے پہلے مہم کو موثر طریقے سے نافذ کر رہی ہے۔ اس اقدام کے پہلے مرحلے کے تحت 320 کلومیٹر پر محیط فٹ پاتھوں پر سے تجاوزات ہٹا دی جائیں گی۔ چونکہ ممبئی میں روزانہ کا تقریباً 50 فیصد سفر پیدل ہوتا ہے، اس لیے پیدل چلنے والوں کی حفاظت کو سب سے زیادہ ترجیح دی جانی چاہیے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے تمام غیر مجاز ہاکروں، تجاوزات اور دیگر رکاوٹوں کے فٹ پاتھوں کو فوری طور پر صاف و پاک کرنے کی سخت ہدایات جاری کی ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ مکمل طور پر رکاوٹوں سے پاک ہیں۔ مزید برآں، فٹ پاتھوں کی بہتری، خوبصورتی اور حفاظت سے متعلق ضروری اقدامات کو فوری طور پر نافذ کیا جانا چاہیے۔ تمام انتظامی وارڈز کے اسسٹنٹ کمشنرز کو روزانہ وارڈ کی سطح پر اس کام کا جائزہ لینا ہوگا، جبکہ ڈپٹی کمشنرز کو ہفتے میں ایک بار زونل سطح کا جائزہ لینا ہوگا اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر کو رپورٹ پیش کرنا ہوگی۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر کو ہر 15 دن بعد جائزہ لینا ہوگا۔ اس مہم میں کسی قسم کی غفلت، تاخیر یا لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ کمشنر بھیڈے نے انتباہ دیا ہے کہ ان احکامات کی تعمیل کرنے میں ناکام پائے جانے والے اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی اور اس طرح کی کوتاہی کے لیے جوابدہی طے کی جائے گی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے مختلف محکموں پر مشتمل ایک جائزہ میٹنگ حال ہی میں میونسپل کمشنر کی رہنمائی میں میونسپل ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی۔ تمام اسسٹنٹ کمشنرز روزانہ اپنے اپنے دائرہ اختیار میں فٹ پاتھوں کا ذاتی طور پر معائنہ کریں اور انسداد تجاوزات کے اقدامات کے موثر نفاذ کو یقینی بنائیں۔ یہ عمل محض ایکشن لینے تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ تجاوزات کی تکرار کے ازالہ کے لیے مسلسل نگرانی ضروری ہے۔ پہلے اور بعد میں تصاویر کے ساتھ روزانہ کی پیشرفت کی رپورٹوں کا جائزہ لینا لازمی ہے بھیڈے نے خبردار کیا ہے کہ جو بھی اہلکار اس کام میں تاخیر، لاپرواہی یا لاپرواہی کا مرتکب پایا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کہا کہ فٹ پاتھ کو تجاوزات سے پاک رکھنا محض ایک بار کی مہم نہیں ہے بلکہ ایک جاری انتظامی ذمہ داری ہے۔ تعمیراتی مواد، ملبہ، لاوارث یا غلط طریقے سے پارک کی گئی گاڑیاں، جمع کچرے کے ڈھیر، اور ناہموار سطحیں پیدل چلنے والوں کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اس لیے، عوامی علاقوں میں فٹ پاتھوں پر ہر قسم کی تجاوزات خاص طور پر اسکولوں، اسپتالوں، ریلوے اسٹیشنوں، میٹرو اسٹیشنوں، بس ڈپوز، بازاروں اور اونچی فٹ فال زونز کے قریب کو فوری طور پر ہٹا دیا جانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ فٹ پاتھ محفوظ اور پیدل چلنے والوں کے لیے قابل رسائی ہیں۔ غیر مجاز اشتہاری بورڈز، ہورڈنگز، عمارتوں سے باہر کی طرف کھلنے والے دروازے، اونچے ریمپ اور فٹ پاتھ پر موجود دیگر جسمانی رکاوٹوں کو فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔ اشونی بھیڈے نے مزید واضح کیا کہ متعلقہ عہدیداروں کو باقاعدگی سے اس بات کی تصدیق کرنی چاہئے کہ لائسنس یافتہ دکاندار اپنی فروخت کی سرگرمیوں، مواد کی ذخیرہ اندوزی، اسٹالز اور اشارے کو سختی سے اپنی مخصوص جگہوں تک محدود رکھیں۔ مزید برآں، غیر موافق یا ناہموار ریمپ کو ہٹا دیا جانا چاہیے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ عمارت کے داخلی راستے اور دروازے جائیداد کی حدود کے اندر اندر کی طرف کھلے ہوں۔ فٹ پاتھ میں رکاوٹ ڈالنے والی درختوں کی شاخوں کو ضرورت کے مطابق سائنسی طور پر کاٹنا چاہیے۔ فٹ پاتھ کے ڈیزائن کو مروجہ معیارات کے مطابق تیار کیا جانا چاہیے۔ نئے فٹ پاتھوں کو سختی سے مقرر کردہ معیاری ڈیزائن کے مطابق اور M-40 گریڈ کنکریٹ کا استعمال کرتے ہوئے تعمیر کیا جانا چاہیے۔ پیور بلاکس یا اسٹیمپڈ کنکریٹ کا استعمال کسی بھی حالت میں سختی سے منع ہے۔ مزید برآں، فٹ پاتھوں کو خالی جگہوں، ناہموار سطحوں اور دیگر تمام جسمانی رکاوٹوں کو ختم کر کے محفوظ بنایا جانا چاہیے۔ بھیڈے نے متعلقہ عہدیداروں کو اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی کہ اس سلسلے میں قطعی طور پر کوئی غفلت نہ برتی جائے بھیڈے نے کہا کہ تجاوزات کو ہٹانے اور فٹ پاتھوں کو پیدل چلنے والوں کے لیے محفوظ اور چلنے کے قابل بنانے سے طلباء، بزرگ شہریوں، معذور افراد اور عام لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ اس سے پیدل چلنے والوں کی حفاظت میں اضافہ ہوگا، سڑک حادثات کے واقعات میں کمی آئے گی۔

درختوں کے تحفظ کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے والی دو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے خلاف ممبئی میونسپل کارپوریشن کی سخت کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے درختوں کی حفاظت اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے، ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے درختوں کے تحفظ کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت موقف اپنایا ہے متعلقہ تھانوں میں دو الگ الگ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے خلاف درختوں کو نقصان پہنچانے اور اجازت کے دائرہ سے باہر کی کٹائی کرنے پر مقدمات درج کر لیے گئے ہیں۔ کرار پولس اسٹیشن میں "شیتل تیوون ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ (ڈینڈوشی میٹرو اسٹیشن کے قریب واقع) کے عہدیداروں اور ڈویلپر کے خلاف ان کے کمپلیکس کے باہر درختوں کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک ناقابل سماعت جرم درج کیا گیا ہے۔ مزید برآں، گھاٹکوپر (مغربی) میں کلپتارو اور اہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ کے خلاف ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے جب یہ پایا گیا کہ میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ منظور شدہ حدود سے زیادہ درختوں کی کٹائی کی گئی ہے۔ ممبئی میں درخت شہر کے ماحولیاتی توازن کے اہم اجزاء ہیں۔ کسی بھی فرد، تنظیم، یا ڈویلپر کے ساتھ کوئی نرمی نہیں ہوگی جو درختوں کو نقصان پہنچاتا ہے یا درختوں کے تحفظ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اجازت نامے کی شرائط کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ درختوں کے تحفظ اور تحفظ اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے تمام متعلقہ فریقوں کے لیے ٹری اتھارٹی کے وضع کردہ ضوابط کی سختی سے پابندی لازمی ہے۔ ڈاکٹر اوینا ش ڈھکنے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) نے خبردار کیا ہے کہ کسی بھی فرد، تنظیم، یا ڈویلپر کے خلاف قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پائے جانے والے کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی رہے گی۔ ڈی جی ایم شیتل تیوون ہاؤسنگ سوسائٹی ملاڈ (مشرق) میں دندوشی میٹرو اسٹیشن کے قریب واقع ہے۔ پی۔ نارتھ وارڈ آفس کو ایک آن لائن شکایت موصول ہوئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس ہاؤسنگ سوسائٹی کے سامنے واقع دو درختوں کو زہر کا انجکشن لگا کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے محکمہ گارڈن کے افسران نے شکایت کنندہ کے ساتھ جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ معائنے کے دوران یہ دیکھا گیا کہ سوسائٹی کے داخلی دروازے کے سامنے سڑک کے کنارے واقع ایک Peltophorum کے درخت کے بیس کے قریب 20 سے 22 سوراخ کیے گئے تھے، جن میں زہر کا انجکشن لگایا گیا تھا۔ مزید برآں، سوسائٹی کے دوسرے دروازے کے سامنے ایک درخت مکمل طور پر مرجھا ہوا پایا گیا۔ جیسا کہ یہ پہلی نظر میں ظاہر ہوا کہ ہاؤسنگ سوسائٹی نے درختوں کو نقصان پہنچایا ہے، ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے متعلقہ فریقوں کے خلاف باقاعدہ شکایت درج کرائی ہے۔ نتیجتاً، مہاراشٹرا (شہری علاقوں) درختوں کے تحفظ اور تحفظ کے ایکٹ، 1975 کے سیکشن 21 کے ساتھ پڑھا گیا سیکشن 8 کے تحت کرار پولس اسٹیشن میں ایک ناقابل شناخت جرم درج کیا گیا ہے۔ این وارڈ آفس کو گھاٹ کوپر (مغربی) میں کلپا تارو اور اہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ کمپلیکس میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے دی گئی اجازت کی حد سے زیادہ 100 سے زیادہ درختوں کی کٹائی کی شکایت موصول ہوئی تھی۔

ممبئی ورشا گائیکواڑ اور سنجے پوتنیس کے

پی اے سمیت ۴/ پر دغابازی کا معاملہ درج

ممبئی: ممبئی پولیس نے رکن پارلیمان کانگریس کی سینئر لیڈر ورشا گائیکواڑ اور یو بی ٹی شیوسینا کے رکن اسمبلی سنجے پوتنیس ذاتی اسسٹنٹ پی اے سمیت چار افراد پر دھوکہ دہی سمیت دیگر دفعات کے تحت کیس درج کرنے کا دعوی کیا ہے ممبئی کے نرمل نگر پولیس اسٹیشن میں ایس آر اے کے نام پر گھر دلانے کے نام پر کروڑوں روپے کی دھوکہ دہی کے بعد یہ معاملہ درج کیا گیا ہے ملزمین میں ورشا گائیکواڑ کا پی اے وشوناتھ جادھو، روپیش بالیکر، ابھیشیک گجر، شلیش کوکنے شامل ہیں ان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 318(4)336(2)336(3)338,340(2)3(5) کے تحت کیس درج کیا گیا ہے شکایت کنندہ آکاش رادھے شیام شونی 42 سالہ واکولہ کے ساکن نے یہ شکایت درج کی ہے 2017ء سے ایس آر اے بازآبادکاری پروجیکٹ میں گھر دلانے نام پر 50 سے زائد افراد کے ساتھ دھوکہ دہی کی گئی ہے یہ معاملہ اس وقت منظر عام پر آیا جب 2023ء میں شکایت کنندہ نے ایس آر اے دفتر میں جاکر بازآبادکاری پروجیکٹ سے متعلق تفصیلات بتائی اور الاٹمنٹ لیٹر تابع لیٹر اور گھر کی چابی تک وہاں ظاہر کی جس کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ انہیں اعتماد میں لے کر ان کے ساتھ دھوکہ دہی کی گئی ہے اس معاملہ میں بعد ازاں کیس درج کر لیا گیا ہے اندھیری سانتا کروز واکولہ باندرہ۔ ماٹونگا میں باز آباد کاری پروجیکٹ میں مکان دلانے کے نام پر ملزمین نے دھوکہ دہی کی تھی اور بتایا تھا کہ ان کے ایس آر اے میں افسران سے بہتر تعلقات ہے متعدد علاقوں کی 20 لاکھ سے 28 لاکھ تک مکان کی قیمت طے کی گئی تھی اور شلیش کوکنے 5 لاکھ روپے ٹوکن پیشگی رقم بھی وصول کیا کرتا تھا اب تک ان ملزمین نے تقریباً 5 کروڑ 57 لاکھ روپے وصول کئے ہیں اس معاملہ میں ایف آئی آر تو درج کر لی گئی ہے لیکن اب تک کسی کی بھی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے۔

پونہ جنیر گھاٹی میں مسلم کنبہ کو ہراسائی کرنے کا ویڈیو وائرل

پولیس تفتیش میں نظم گانے والے نوجوانوں کو کلین چٹ، ویڈیو میں اشتعال انگیزی یا کنبہ سے کوئی ہراسائی یا دھمکی کا رویہ اختیار نہیں کیا گیا ویڈیو جانچ میں پولیس کا انکشاف

ممبئی پونہ جنیر گھاٹی میں مسلم کنبہ کی سیاحت کے دوران ہراسائی کا ویڈیو وائرل ہونے کے بعد پولیس نے تفتیش کے بعد نظم پڑھنے والے نوجوانوں کو کلین چٹ دیدی ہے۔ سوشل میڈیا پر یہ ویڈیو اب بھی گردش کر رہا ہے جس پر تبصرہ بھی جاری ہے اور تبصرے میں اس ویڈیو کو ہندو مسلم رنگ دے کر ماحول خراب کرنے کی کوشش بھی شروع ہے لیکن پولیس نے جب اس کا بغور معائنہ کیا تو پایا کہ ویڈیو میں جو نوجوان نظم پڑھ رہے ہیں ان کا مقصد یا ارادہ مسلم کنبہ کو ہراساں یا پریشان کرنا نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے ان کے ساتھ کوئی اشتعال انگیزی کی ہے۔ ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ کچھ نوجوان گھاٹ پر نظم گونج اٹھی ہے ہلدی گھاٹی گھوڑوں کے ان ٹاپوں سے ویروں کی یہ سینا لیکر رانا لڑتا مغلوں سے یہ نظم معروف شاعر شیام نارائن پانڈے کی مشہور الوطنی گیت پر مبنی ہے جو مہارانا پرتاپ اور ان کے چیتک گھوڑے کی بہادری پر مبنی ہے اسی طرح چھترپتی شیواجی مہاراج اور چھترپتی سنبھاجی مہاراج کی داستان بھی نظم میں بیان کی گئی ہے اس کے ساتھ ہی افضل خان، شائستہ خان اور اورنگ زیب کی شکست کو بھی بیان کیا گیا ہے روایتی لوک گیت کے طور پر کئی برسوں سے عوامی طور پر یہ مقبول ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو گردش کر رہا ہے جس میں سیاحوں کے ایک گروپ کو بتایا گیا ہے جو مانسون میں سیاحت کی غرض سے جنیر تعلقہ کے علاقہ میں موجبود ج ہے مذکورہ بالا گیت گانے میں مشغول ہے نانا گھاٹی علاقہ میں یہ ویڈیو ریکارڈ کیا گیا ہے ویڈیو کے نیچے کچھ تبصروں میں الزام لگایا ہے کہ مسلم خاندان کو دیکھ کر ہراسائی کرنے کی نوجوانوں کی یہ کوشش ہے ویڈیو کا بغور معائنہ کے بعد جانچ میں پولیس نے بتایا کہ مسلم خاندان کے ساتھ ہراسائی یا دھمکی دینے بدتمیزی کا کوئی عمل نظر نہیں آتا یہ گروپ صرف گیت گانے میں مشغول ہے اس میں کوئی قابل اعتراض عمل نہیں ہے اور نہ ہی اشتعال انگیزی پائی گئی ہے۔ سیاحتی مقام پر پولیس نے اس واقعہ اور ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سخت حفاظتی انتظامات کئے ہیں اس کے ساتھ ہی پولیس کی سیکورٹی میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ امن وامان برقرار رہے۔ اگست 2026 کے آغاز میں ایک مسلم خاندان (جس میں برقع پوش خواتین اور بچے شامل تھے) نانی گھاٹ کے ریورس واٹر فال پر گھومنے گیا تھا۔ وہاں موجود نوجوانوں کے ایک گروپ نے مسلم خاندان کو دیکھ کر ان کے گرد گھیرا بنایا اور تالیاں بجاتے ہوئے ہلدی گھاٹی کی جنگ سے متعلق ایک مخصوص مذہبی وقوم پرستانہ گیت گانا شروع کر دیا۔

اجیت ڈوبھال کو لوک مانیہ تلک ایوارڈ قومی خدمت کا اعتراف

ممبئی: علم ہنر فاؤنڈیشن ممبئی انڈیا کے صدر مفتی منظور ضیائی نے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کو لوک مانیہ تلک نیشنل ایوارڈ سے نوازے جانے پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اعزاز قومی خدمت، دیانت داری اور غیر معمولی صلاحیتوں کے اعتراف کی ایک اہم مثال ہے۔ اپنے بیان میں مفتی ضیائی نے کہا کہ کسی بھی قوم کی ترقی صرف معاشی، تکنیکی یا عسکری طاقت پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ اس بات پر بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے ان افراد کی خدمات کو کس قدر سراہتی ہے جنہوں نے خاموشی اور اخلاص کے ساتھ قومی مفادات کے تحفظ میں نمایاں کردار ادا کیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ لوک مانیہ بال گنگا دھر تلک برصغیر کی آزادی کی جدوجہد کے عظیم رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں اور ان کے نام سے منسوب یہ ایوارڈ قومی اقدار، اتحاد، خوداعتمادی اور وطن سے وابستگی کی علامت ہے۔ مفتی ضیائی نے کہا کہ اجیت ڈوبھال نے اپنے طویل پیشہ ورانہ سفر میں قومی سلامتی، داخلی استحکام اور اسٹریٹجک منصوبہ بندی کے میدان میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی سلامتی سے متعلق کئی معاملات خفیہ نوعیت کے ہوتے ہیں، تاہم ایک محفوظ اور مستحکم ہندوستان کی تعمیر میں ایسے عہدوں کی اہمیت غیر معمولی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کے مذہبی، ثقافتی اور تہذیبی تنوع میں مضمر ہے اور قومی سلامتی کا مقصد صرف سرحدوں کا دفاع نہیں بلکہ ہر شہری کے جان و مال، عزت اور آئینی حقوق کا تحفظ بھی ہے تاکہ ملک کا ہر فرد بلاخوف وخطر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکے۔ انہوں نے کہا کہ بطور ایک دینی وسماجی کارکن، میرا یہ یقین ہے کہ اسلام بھی وطن سے محبت، امن، عدل، امانت داری اور اجتماعی بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ جو شخص اپنے منصب پر رہتے ہوئے اخلاص، دیانت اور ذمہ داری کے ساتھ قوم کی خدمت انجام دیتا ہے، وہ یقیناً احترام کا مستحق ہے۔ اختلافِ رائے جمہوری معاشرے کا حسن ہے، لیکن قومی خدمت کا اعتراف بھی ایک مہذب قوم کی پہچان ہے۔ اجیت ڈوبھال کو لوک مانیہ تلک ایوارڈ ملنا ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ قومیں اپنے مخلص خادموں کی خدمات کو فراموش نہیں کرتیں۔ ایسے اعزاز نئی نسل میں احساسِ ذمہ داری، حب الوطنی، دیانت داری اور خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ میں جناب اجیت ڈوبھال کو اس باوقار اعزاز پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت، حکمت اور مزید کامیابی عطا فرمائے۔ ساتھ ہی یہ دعا بھی ہے کہ ہمارا پیارا ہندوستان امن، ترقی، انصاف، باہمی احترام اور قومی یکجہتی کی راہ پر مزید آگے بڑھے اور ہر شہری اس کی تعمیر وترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کرے۔

مالیگاؤں: چاقو کی نوک پر موبائل چھیننے کی واردات کا انکشاف

۲۴/ موبائل فون برآمد، ۳/ لاکھ ۴۸/ ہزار کا مال ضبط

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں چھاؤنی پولیس نے ستانہ روڈ پر چاقو کی نوک پر راہگیروں سے موبائل فون چھیننے والے ایک پیشہ ور گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے تین ملزمان اور ایک نابالغ کو حراست میں لے لیا ہے۔ پولس نے کارروائی کے دوران مختلف کمپنیوں کے 24 موبائل فون اور واردات میں استعمال ہونے والی ایک بجاج پلسر موٹر سائیکل سمیت مجموعی طور پر 3 لاکھ 48 ہزار روپے مالیت کا مسروقہ سامان برآمد کیا ہے۔ پولس کے مطابق یہ واردات 11 جولائی 2026 کی رات تقریباً ساڑھے نو بجے پیش آئی تھی۔ شکایت کے مطابق شنکر دلیپ پوار، ساکن پمپل گاؤں داباڑی، اپنی موٹر سائیکل پر ستانہ روڈ سے گزر رہے تھے۔ بچھاؤ سرکل کے قریب ممتا سویٹ کے سامنے دو نامعلوم افراد نے انہیں روک کر چاقو دکھاتے ہوئے دھمکایا اور ان کے قبضے سے 12 ہزار 500 روپے مالیت کا ریڈمی کمپنی کا موبائل فون زبردستی چھین کر فرار ہو گئے۔ اس واقعے کے بعد چھاؤنی پولس اسٹیشن میں بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) 2023 کی دفعات 309(4) اور 3(5) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ جرم کی سنگینی کے پیش نظر پولس نے فوری طور پر تفتیش شروع کرتے ہوئے کرائم برانچ کو متحرک کیا اور خفیہ معلومات اور تکنیکی شواہد کی بنیاد پر ملزمان کا سراغ لگایا۔ پولس نے کارروائی کرتے ہوئے اترواعرف بنٹی راجندر دھنواتے (22 سال، ساکن ستانہ روڈ، مالیگاؤں)، پردیپ داداجی ڈھیورے (18 سال، ساکن لکھماپور، تعلقہ ستانہ)، پریم بھٹودیورے (18 سال، ساکن کرانتی پھولے نگر، مالیگاؤں) اور ایک 17 سالہ نابالغ کو حراست میں لیا۔ پولس کے مطابق ملزمان نے جرم کا اعتراف کر لیا۔ تفتیش کے دوران ملزمان کی جانب سے شہر میں موبائل چوری اور چھیننے کی متعدد دیگر وارداتوں کا بھی انکشاف ہوا۔ ان کی نشاندہی پر پولس نے ریڈمی، سیمسنگ، ویوو، ون پلس، پوکو، ریئل می اور جیو سمیت مختلف کمپنیوں کے 24 استعمال شدہ موبائل فون، جن کی مجموعی مالیت تقریباً 2 لاکھ 58 ہزار روپے ہے، برآمد کیے۔ اس کے علاوہ واردات میں استعمال ہونے والی سیاہ رنگ کی بجاج پلسر 220 سی سی موٹر سائیکل (رجسٹریشن نمبر: MH-41-BZ-4681) بھی ضبط کر لی گئی، جس کی مالیت تقریباً 90 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 3 لاکھ 48 ہزار روپے کا سامان ضبط کیا گیا۔ پولس نے شکایت کنندہ شنکر دلیپ پوار کا موبائل فون انہیں واپس کر دیا ہے جبکہ برآمد ہونے والے دیگر موبائل فون کے اصل مالکان کا پتہ لگانے کے لیے ان کی پولس تحویل پانچ دنوں کیلئے طلب کی گئی جس میں تفصیلات حاصل کی جارہی ہیں۔ پولس کے مطابق گرفتار نابالغ کو قانونی کارروائی کے تحت چلڈرنس ہوم بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ناسک دیہی) ڈاکٹر ڈی ایس سوامی، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گنجال اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سدھارتھ بارول کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔

سرکارِ دوعالم کے 1501 سالہ جشنِ ولادتِ باسعادت کے موقع پر سانتا کروز ممبئی میں چھ روزہ عظیم الشان جشنِ عید میلاد النبیؐ کا انعقاد

ممبئی (پریس ریلیز): سرکارِ دوعالم، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی 1501 ویں سالہ ولادتِ باسعادت کے عظیم الشان موقع پر 20 اگست 2026ء بروز جمعرات تا 25 اگست 2026ء روزانہ بعد نمازِ عشاء تاج الشریعہ جامع مسجد، حسن آباد، گلی نمبر 1، اپوزٹ عائشہ اپارٹمنٹ، سانتا کروز (ویسٹ)، ممبئی۔ 54 میں چھ روزہ جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روح پرور انعقاد کیا جائے گا۔ یہ بابرکت محفلیں وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، جانشینِ حضور مفتیِ اعظم ہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ (بریلی شریف) کے روحانی فیضان سے منعقد ہوں گی۔ 12 ربیع الاول کے موقع پر صبح 11 بجے عظیم الشان جلوسِ آمدِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکالا جائے گا، جس کی قیادت مفتیِ اعظم مہاراشٹر، خلیفۂ ومعتمدِ حضور تاج الشریعہ، نواسۂ حضور صدر الشریعہ، قاضیِ شہر ممبئی حضرت علامہ مفتی محمود اختر قادری صاحب قبلہ، خطیب وامام منارہ مسجد، حاجی علی درگاہ، ممبئی فرمائیں گے۔ جلوس کے بعد علمائے کرام کے خطابات اور پھر لنگرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام ہوگا۔ جشن کے دوران ملک کے ممتاز علماء ومشائخ اپنے ایمان افروز خطابات سے سامعین کو مستفیض کریں گے۔ اولادِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شہزادۂ بدرِ ملت، خلیفۂ حضور مفتیِ اعظم ہند، حضرت علامہ ومولانا محمد جمال الدین صاحب قادری، بانی وناظمِ اعلیٰ دار العلوم بدرِ ملت، گورکھپور (یوپی) "ختمِ نبوت ومیلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر 12 ویں شب خطاب فرمائیں گے۔ اسی طرح خلیفۂ حضور تاج الشریعہ واویسِ ملت، ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سہیل رضا صاحب قادری، ناظمِ اعلیٰ جامعہ رضویہ کنز الایمان، شرور، پونہ (شاخ ممبئی) "عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" پر 11 ویں شب اظہارِ خیال فرمائیں گے۔ خلیفۂ حضور سید شاہد میاں محدث رامپوری، ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا مفتی کلیم اللہ صاحب قادری، شیخ الادب دار العلوم اہلِ سنت برکاتیہ، جوگیشوری، ممبئی "رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" پر 10 ویں شب خطاب کریں گے۔ خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا مفتی بشیر احمد صاحب حشمتی، خطیب وامام غریب نواز مسجد، باندرہ، ممبئی، "اعجازِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر 9 ویں شب خطاب فرمائیں گے۔ خلیفۂ حضور اویسِ ملت وتحسینِ ملت، حضرت علامہ مولانا محمد اسلام صاحب قادری، خطیب وامام تاج الشریعہ مسجد، سانتا کروز، ممبئی، "وجاہتِ آباءِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر 8 ویں شب بیان فرمائیں گے۔ عالمِ نبیل، فاضلِ جلیل، خطیبِ باکمال حضرت علامہ مولانا سید امجد حسنین صاحب قبلہ، خطیب وامام مسجد نورِ محمدی، باندرہ ایسٹ، ممبئی، "تخلیقِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر 7 ویں شب خصوصی خطاب کریں گے۔ محافلِ میلاد میں مداحِ رسول حضرت حافظ وقاری اعجاز رضا صاحب رضوی، فدائے حضور تاج الشریعہ جناب محمد عرفان ازہری صاحب، بلبلِ باغِ رسالت حضرت قاری آزاد رضا صاحب گونڈوی، مداحِ خیر الانام جناب محمد عارف رضوی صاحب اور واصفِ شاہِ ہدیٰ حافظ عاقب رضا صاحب برکاتی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں گے۔ پروگرام کی نظامت طلیق اللسان حضرت علامہ مولانا شاہد رضا صاحب مرکزی صدر مدرس جامعہ رضویہ کنز الایمان (شاخ ممبئی)، سانتا کروز، اور حضرت مولانا قاری غلام مصطفیٰ صاحب، مدرس جامعہ ہذا، انجام دیں گے۔ اس عظیم الشان جشن کا انعقاد مخیرِ قوم وملت جناب الحاج ابراہیم غلام نبی شیخ صاحب (بھائی جان)، صدر جماعت رضائے مصطفیٰ آل مہاراشٹر وسابق چیئرمین حج کمیٹی مہاراشٹر، کے زیر اہتمام ہوگا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟ ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع

روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار

تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم

آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

جمعیۃ علماء ضلع اکولہ کی اہم میٹنگ، دینی تعلیمی بورڈ کے تحت مکاتب کو منظم وفعال بنانے کا عزم

۲۳/ اگست کو اکولہ شہر میں عظیم الشان ضلعی تربیتی اجلاس، تمام تحصیلوں کے لیے تربیتی پروگراموں کا اعلان

آکولہ۔ دینی تعلیمی بورڈ کے تحت ہر گاؤں، محلہ اور بستی میں قائم مکتب کو منظم، فعال اور معیاری بنانے، ہر بچہ کم از کم بنیادی دینی تعلیم سے آراستہ کرنے، بورڈ کے ذریعہ مکاتب کی نگرانی کرنے، نصاب کی یکسانیت، اساتذہ کی تربیت، طلبہ کی تعلیمی جانچ، والدین میں بیداری کرنے کے لئے صوبائی صدر محترم حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (سرپرست دینی تعلیمی بورڈ وصدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت پر حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی نگرانی میں علاقہ ودربھ میں دینی تعلیمی بیداری مہم پروگرام چلائے جارہے ہیں، اسی ضمن میں گذشتہ کل جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام دینی تعلیمی بورڈ کی ایک اہم اور باوقار میٹنگ مسجد بلال، گنگا نگر، اکولہ میں منعقد ہوئی۔ جس کا بنیادی مقصد ضلع بھر میں قائم مکاتبِ قرآنیہ کو منظم، فعال اور موثر بنانا، دینی تعلیم کے فروغ کے لیے عملی منصوبہ بندی کرنا اور ذمہ داران کے درمیان بہتر ربط وتعاون پیدا کرنا تھا۔ اجلاس میں بچوں کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت میں مکاتبِ قرآنیہ کی غیر معمولی اہمیت پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا گیا کہ موجودہ حالات میں دینی تعلیم کا تحفظ اور نئی نسل کو قرآن وسنت سے وابستہ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، اور اس مقصد کے لیے ہر تحصیل میں منظم انداز میں تربیتی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے گا۔ اجلاس میں دینی تعلیمی بورڈ کے تحت ضلع کی تمام تحصیلوں میں تشکیلی وتربیتی پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں درج ذیل شیڈول کا اعلان کیا گیا: {6 اگست: تحصیل اکوٹ 10 اگست: تحصیل پاتور 16 اگست: تحصیل بارشی ٹاکلی 17 اگست: تحصیل مرتضیٰ پور 23 اگست: اکولہ شہر میں عظیم الشان ضلعی تربیتی اجلاس (ان شاءاللہ) اجلاس کی صدارت مولانا سید وصی اللہ مظاہری صاحب (صدر جمعیت علماء ضلع اکولہ) نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ مکاتبِ قرآنیہ اسلامی معاشرے کی بنیاد ہیں، ان کو مضبوط، منظم اور فعال بنانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے تمام ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں دینی تعلیمی تحریک کو مزید موثر بنانے کے لیے بھرپور جدوجہد کریں۔ میٹنگ کی تمام تر اداری وانتظامی کارروائی جناب نواب خان صاحب (جنرل سکریٹری، جمعیت علماء ضلع اکولہ) نے خوش اسلوبی سے انجام دی۔ اس موقع پر مفتی ذکر اللہ صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ ضلع اکولہ) نے ضلع کے مکاتبِ قرآنیہ کی موجودہ صورتحال، درپیش چیلنجز اور آئندہ کے لائحۂ عمل پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے ذمہ داران کو اصلاحی اور تعمیری اقدامات کی طرف متوجہ کیا۔ اجلاس میں ضلع وتحصیل کے تمام صدور، جنرل سکریٹریز، دینی تعلیمی بورڈ کے ذمہ داران اور اراکین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء میں مولانا عبدالسلام صاحب، قاری توصیف صاحب، مولانا نعیم صاحب، مولانا یاسین صاحب، مفتی اطہر صاحب، مولانا اسماعیل صاحب، مولانا فاروق صاحب، مولانا جاوید صاحب، حافظ عبداللہ صاحب، ماسٹر نظیر صاحب، ماسٹر ندیم شاد صاحب، ماسٹر شبیر صاحب، جناب مقیم بھائی اور قاری نعمان صاحب نمایاں طور پر موجود تھے۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا عبدالسلام صاحب نے امتِ مسلمہ، دینی مدارس و مکاتب کی ترقی، جمعیۃ علماء کی خدمات میں برکت اور ضلع بھر میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے رقت آمیز دعا فرمائی۔ شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ضلع اکولہ کے ہر علاقے میں مکاتبِ قرآنیہ کو مضبوط اور منظم بنانے، بچوں تک بنیادی دینی تعلیم پہنچانے اور دینی تعلیمی بورڈ کے مشن کو کامیاب بنانے کے لیے مکمل یکجہتی اور اخلاص کے ساتھ کام کیا جائے گا۔

غزہ: بورڈ آف پیس کے ایلچی کا نیتن یاہو سے حملے فوری طور پر روکنے کا مطالبہ

بورڈ آف پیس کے غزہ کے لیے خصوصی ایلچی نکولائے ملادینوف نے اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو پر زور دیا ہے کہ وہ غزہ میں فوجی حملے فوری طور پر روکیں

بورڈ آف پیس کے غزہ کے لیے خصوصی ایلچی نکولائے ملادینوف نے اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو پر زور دیا ہے کہ وہ غزہ میں فوجی حملے فوری طور پر روکیں۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق ملادینوف نے کہا کہ حالیہ حملے جنگ بندی کے روڈ میپ پر عمل درآمد کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور انسانی صورتحال کو مزید سنگین بنا رہے ہیں۔ انہوں نے دونوں فریقوں سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے اور جنگ بندی کے معاہدے پر عمل کرنے کی اپیل بھی کی۔ بورڈ آف پیس کے غزہ کے لیے خصوصی ایلچی نکولائے ملادینوف نے اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں جاری فوجی کارروائیاں فوری طور پر روکیں۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق انہوں نے خبردار کیا کہ حالیہ حملے نہ صرف جنگ بندی کے روڈ میپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ غزہ میں پہلے سے سنگین انسانی بحران کو بھی مزید خراب کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ملادینوف نے کہا کہ ''اسرائیل کو غزہ میں اپنے حملے روکنے چاہییں اور جنگ بندی کے معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں۔'' انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ جنگ بندی کا کامیاب نفاذ صرف اسی صورت ممکن ہے جب تمام فریق اپنی اپنی ذمہ داریوں پر بیک وقت عمل کریں۔ ملادینوف نے کہا کہ ''دونوں فریقوں پر معاہدے کے تحت واضح ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، اور ان پر مکمل عمل درآمد ہی پائیدار امن کی بنیاد بن سکتا ہے۔'' رپورٹ کے مطابق ان کا بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب غزہ میں حالیہ اسرائیلی حملوں میں مزید فلسطینی ہلاکتوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں، جبکہ جنگ بندی پر عمل درآمد کے حوالے سے سفارتی کوششوں کو بھی نئے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق ملادینوف نے وزیراعظم نیتن یاہو سے کہا کہ موجودہ فوجی کارروائیاں جنگ بندی کے فریم ورک کو کمزور کر رہی ہیں اور اعتماد سازی کے عمل کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ غزہ میں انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی اور عام شہریوں کا تحفظ فوری ترجیح ہونا چاہیے۔ ادھر اسرائیلی حکومت کی جانب سے اس رپورٹ پر فوری طور پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا۔ تاہم حالیہ دنوں میں اسرائیلی حکام مسلسل یہ موقف دہراتے رہے ہیں کہ غزہ میں کسی بھی مستقل جنگ بندی سے قبل حماس کی عسکری صلاحیت کا خاتمہ اور اس کا مکمل طور پر غیر مسلح ہونا ضروری ہے۔ ملادینوف کا بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب غزہ میں انسانی صورتحال مسلسل تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ امدادی اداروں کے مطابق لاکھوں فلسطینی خوراک، ادویات اور بنیادی ضروریات کی شدید قلت کا سامنا کر رہے ہیں، جبکہ بین الاقوامی برادری جنگ بندی کے موثر نفاذ کے لیے سفارتی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ غزہ کے لیے بورڈ آف پیس (Board of Peace) کے خصوصی ایلچی نکولائے ملادینوف نے اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو سے غزہ میں فوجی حملے فوری طور پر روکنے کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے 20 نکاتی امن منصوبے اور جنگ بندی کے روڈ میپ کے تحت، بین الاقوامی سطح پر بڑھتے ہوئے سفارتی دباؤ کے درمیان یہ اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ حملے روکنے کا مطالبہ: بورڈ آف پیس کے خصوصی ایلچی نکولائے ملادینوف اور سینئر مشیر آریہ لائٹ اسٹون نے یروشلم میں بنجامن نیتن یاہو سے ملاقات کی۔ انہوں نے نیتن یاہو پر زور دیا کہ وہ 14 روز کے لیے حملے اور ٹارگٹڈ کلنگز فوری معطل کریں تاکہ حماس کو غیر مسلح کرنے کے منصوبے کے باقی ماندہ خدوخال پر کام شروع کیا جا سکے۔ معاہدے کی خلاف ورزی: ایلچی ملادینوف نے واضح کیا کہ اسرائیل نے صدر ٹرمپ کے امن منصوبے کی منظوری کے وقت حملے روکنے کا عہد کیا تھا، تاہم حالیہ فضائی کارروائیاں جنگ بندی کے روڈ میپ اور سفارتی کوششوں کو شدید نقصان پہنچا رہی ہیں۔ اسرائیل کا سخت مؤقف: نیتن یاہو کے دفتر سے وابستہ سفارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ اسرائیل غزہ میں موجودہ پوزیشنوں (لائنز) سے پیچھے نہیں ہٹے گا اور جب تک حماس حقیقی معنوں میں مکمل طور پر غیر مسلح نہیں ہو جاتی، فوجی انخلا ممکن نہیں ہے۔ اسرائیل کے بعض انتہا پسند وزراء نے اس روڈ میپ کو اسرائیل کے لیے ناقابل قبول قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔

تائیوان نے جنوبی بحیرہ چین میں جزائر پر اپنے دعوہ کا اعادہ کیا

سکاربورو شوال کو فلپائن میں باجوڈی ماسینلوک، تائیوان میں ڈیموکریسی ریف اور چین میں ہوانگیان ڈاؤ کہا جاتا ہے

تائی پے: تائیوان کی حکومت نے اتوار کو بحیرہ جنوبی چین میں جزائر پر اپنی خودمختاری کے دعوے کی تصدیق کی جب فلپائن نے اقوام متحدہ کے ساتھ سکاربورو شوال کا آفیشل ناٹیکل چارٹ شیئر کیا۔ تائیوان کی وزارت خارجہ نے کہا کہ بحیرہ جنوبی چین میں کسی بھی تنازعے کو بین الاقوامی قانون اور سمندر کے قانون کے مطابق پرامن طریقے سے حل کیا جانا چاہیے، اور تائیوان کی مرکزی خبر رساں ایجنسی (سی این اے) نے رپورٹ کیا کہ تائی پے کو کثیر الجہتی تنازعات کے تصفیے کے طریقہ کار میں شامل کیا جائے۔ تائیوان کی وزارت قومی دفاع کا بیان اس وقت آیا ہے جب فلپائن نے گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کے ساتھ سکاربورو شوال کا آفیشل ناٹیکل چارٹ شیئر کیا تھا تاکہ منیلا، تائی پے اور بیجنگ کی طرف سے دعویٰ کیے گئے اٹول پر اپنے دعوے کا اعادہ کیا جا سکے۔ جمعہ کو جاری کردہ ایک بیان میں، فلپائن کے محکمہ خارجہ نے کہا "یہ رقم 1982 کے اقوام متحدہ کے سمندر کے قانون کے کنونشن کے آرٹیکل 16 کے مطابق کی گئی تھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ سمندر کا قانون ساحلی ریاستوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سرکاری چارٹس کی تشہیر کریں جس میں بنیادی خطوط کو دکھایا گیا ہے جہاں سے علاقائی سمندر کی چوڑائی کی پیمائش کی جاتی ہے۔ سکاربورو شوال کو فلپائن میں باجوڈی ماسینلوک، تائیوان میں ڈیموکریسی ریف اور چین میں ہوانگیان ڈاؤ کہا جاتا ہے، اور تینوں قومیں اس کا دعویٰ کرتی ہیں۔ 31 جولائی کو، چینی وزارت خارجہ نے ہوانگیان ڈاؤ کے نام نہاد "علاقائی سمندر کی بنیادوں" کی حد بندی پر فلپائن پر تنقید کرتے ہوئے اسے غیر قانونی، کالعدم اور باطل قرار دیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ فلپائن کا یہ اقدام چین کی علاقائی خودمختاری کی سنگین خلاف ورزی ہے اور بین الاقوامی قوانین کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ چین اسے مضبوطی سے مسترد کرتا ہے اور اسے کبھی قبول نہیں کرے گا۔ ہوانگیان ڈاؤ چین کا موروثی علاقہ ہے۔ چین اور اس کے ملحقہ پانیوں پر ناقابل تردید خودمختاری رکھتا ہے اور متعلقہ پانیوں پر خودمختار حقوق اور دائرہ اختیار رکھتا ہے۔ چین نے مسلسل، پرامن اور مؤثر طریقے سے خودمختاری اور دائرہ اختیار کا استعمال کیا ہے۔ فلپائن کے علاقے کی تعریف بین الاقوامی معاہدوں کی ایک سیریز کے ذریعے کی گئی ہے، اور ہوانگیان ڈاؤ کبھی بھی اس کا حصہ نہیں رہا ہے۔ چین کے ہوانگیان ڈاؤ پر فلپائن کا غیر قانونی علاقائی دعویٰ بین الاقوامی قانون کے تحت مکمل طور پر بے بنیاد ہے۔ چینی وزارت خارجہ نے کہا کہ فلپائن کی جانب سے "جنوبی بحیرہ چین کی ثالثی کا یکطرفہ آغاز بین الاقوامی قانون کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

بنگلہ دیش میں خسرہ کے بعد قرض غریبوں کو کچلنے کیلئے تیار

ڈھاکہ: ایک نئے جائزے کے مطابق، جاری خسرہ کی وباء کا مالی نقصان متاثرہ خاندانوں کے لیے تباہ کن رہا ہے، جس میں 10 میں سے تقریباً 9 کو قرض لینا پڑتا ہے اور 10 میں سے 6 کو علاج سے متعلق اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اپنی بچت ختم کردی جاتی ہے۔ بنگلہ دیش ریڈ کریسنٹ سوسائٹی اور انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس اینڈ ریڈ کریسنٹ سوسائٹیز کے ذریعہ کئے گئے اس جائزے سے پتہ چلا ہے کہ وباء کا معاشی بوجھ ہسپتال کی دیکھ بھال سے کہیں زیادہ ہے، حالانکہ سرکاری ہسپتالوں میں علاج مفت ہے۔ خسرہ سے متاثرہ 746,2 گھرانوں کے سروے کی بنیاد پر جن کے ممبران نے مئی اور جون کے درمیان 12 سرکاری میڈیکل کالج اور ضلعی ہسپتالوں میں علاج کیا، تشخیص سے پتا چلا کہ 442,2 گھرانوں، یا 88.9 فیصد کو علاج سے متعلق اخراجات کو پورا کرنے کے لیے رقم ادھار لینا پڑی۔ یہ سروے 400,2 انتہائی کمزور خاندانوں کو ہنگامی نقد امداد (ہر خاندان 10,000 روپے) کے لیے شناخت کرنے اور خسرہ کے اضافے کے سماجی و اقتصادی اثرات کا جائزہ لینے کے لیے کیا گیا تھا۔ کم از کم 670,1 گھرانوں، یا 60.8 فیصد، نے اپنی بچت ختم کردی، جب کہ 112 گھرانوں، یا 4.1 فیصد کو اثاثے بیچنے پڑے۔ مزید 90 گھرانوں، یا 3.3 فیصد نے مالی دباؤ سے نمٹنے کے لیے عطیات پر انحصار کیا۔ ناظمہ بیگم کا خاندان قرضوں میں دھکیلنے والوں میں شامل ہے۔ اس کی 10 ماہ کی بیٹی، آشیا، ڈی این سی سی ڈیڈ یکیٹڈ کووڈ 19 ہسپتال میں زیر علاج تھی، جو اب خسرہ کے مریضوں کا خصوصی طور پر علاج کر رہی ہے، جب ڈیلی سٹار نے گزشتہ ماہ اس سہولت کا دورہ کیا۔ شریعت پور کے ضلع بھدر گنج سے تعلق رکھنے والی ایک گھریلو خاتون ناظمہ نے بتایا کہ اس کی بیٹی کو پہلے تیز بخار ہوا اور ابتدائی طور پر ایک مقامی ڈاکٹر نے اس کا علاج کیا۔ اس نے کہا، اسے بعد میں بیدر گنج اپیزل ہیلتھ کمپلیکس لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اس میں خسرہ کی تشخیص کی اور اسے ڈھاکہ ریفر کر دیا۔

بنگلہ دیش کی غیر ملکی امداد کے وعدوں میں ۳۷ رفیصد کمی

ڈھاکہ: مالی سال 2025-26 میں غیر ملکی امداد کے وعدوں میں تیزی سے کمی واقع ہوئی جبکہ قرض کی فراہمی ریکارڈ بلندی پر پہنچ گئی، جس سے ملک کی سخت بیرونی مالیاتی شرائط کو نمایاں کیا گیا کیونکہ یہ رعایتی رعایتوں میں کمی اور ادائیگی کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں سے دوچار ہے۔ اقتصادی تعلقات ڈویژن کے عارضی اعداد و شمار کے مطابق، کل غیر ملکی امداد کے وعدے مالی سال 26 میں 37 فیصد کم ہو کر 5.24 بلین ڈالر رہ گئے جو ایک سال پہلے 8.32 بلین ڈالر تھے۔ اس زوال کی وجہ پراجیکٹ لون کے وعدوں میں تیزی سے کمی آئی، جو ایک سال پہلے 7.94 بلین ڈالر سے کم ہو کر 5.01 بلین ڈالر رہ گئی۔ گرانٹ کے وعدے بھی 65.381 ملین ڈالر سے کم ہو کر 78.233 ملین ڈالر رہ گئے۔ بنگلہ دیش نے مالی سال 26 کے دوران 8.07 بلین ڈالر کی غیر ملکی امداد حاصل کی جو کہ پچھلے مالی سال کے 8.57 بلین ڈالر سے کم ہے۔ پراجیکٹ امداد کی تقسیم 8.52 بلین ڈالر سے کم ہو کر 8.02 بلین ڈالر ہو گئی، جبکہ گرانٹ کی تقسیم 56.454 ملین ڈالر سے بڑھ کر 95.553 ملین ڈالر ہو گئی۔ دریں اثنا، ملک کے بیرونی قرضوں کی فراہمی کا بوجھ مسلسل بڑھتا رہا۔ بنگلہ دیش نے مالی سال 26 کے دوران غیر ملکی قرضوں پر اصل اور سود کی مد میں 4.49 بلین ڈالر ادا کیے، جو ایک سال پہلے 4.09 بلین ڈالر سے زیادہ ہے، جو تقریباً 11 فیصد زیادہ ہے۔ اصل ادائیگیاں 2.60 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2.95 بلین ڈالر ہو گئیں، جبکہ سود کی ادائیگی 1.49 بلین ڈالر سے بڑھ کر 1.54 بلین ڈالر ہو گئی۔ مقامی کرنسی میں، مالی سال 25 میں 391,49 کروڑ روپے کے مقابلے میں کل قرض کی خدمت 957,54 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔

اسلام آباد، راولپنڈی اور مقبوضہ کشمیر میں احتجاج کی لہر، انتخابی عمل پر سوالات

پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر میں جاری سیاسی بے چینی نے اب اسلام آباد اور راولپنڈی تک بھی اپنا دائرہ وسیع کر لیا ہے

اسلام آباد: پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر میں جاری سیاسی بے چینی نے اب اسلام آباد اور راولپنڈی تک بھی اپنا دائرہ وسیع کر لیا ہے۔ اتوار کی شام راولپنڈی پریس کلب کے باہر طلبہ کی جانب سے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر سے تعلق رکھنے والے طلبہ کی بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔ مظاہرین نے انتخابی عمل پر اعتراضات اٹھاتے ہوئے سیاسی اصلاحات کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کے دوران پولیس نے سخت کارروائی کرتے ہوئے متعدد طلبہ اور مظاہرین کو حراست میں لے لیا اور لاٹھی چارج کیا۔ تاہم فائرنگ کی کوئی مصدقہ اطلاع سامنے نہیں آئی۔ ادھر پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر میں دوسرے مرحلے کے انتخابات کے دوران مختلف علاقوں میں شدید بدانتظامی، احتجاج اور انتظامی مشکلات دیکھنے میں آئیں، جس سے انتخابی عمل کی شفافیت پر نئے سوالات کھڑے ہو گئے۔ انتخابات کے تحت 21 حلقوں میں پولنگ ہونا تھی جن میں مظفرآباد ڈویژن کے 9 اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں قائم 12 مہاجر نشستیں شامل تھیں۔ ذرائع کے مطابق کئی حلقوں میں احتجاج اور سڑکوں کی بندش کے باعث انتخابی عمل شدید متاثر ہوا۔ حلقہ LA-27 کوٹلی میں احتجاج کے باعث انتخابی عملہ اور پولنگ کا سامان مقررہ مراکز تک نہ پہنچ سکا جس کے نتیجے میں پولنگ ملتوی کرنا پڑی۔ اسی طرح LA-28 مظفرآباد-II (لیچرات) میں بھی انتخابی عملہ اور پولنگ کا سامان 71 پولنگ اسٹیشنوں تک نہ پہنچ سکا۔ دیگر کئی حلقوں سے بھی اسی نوعیت کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ اسلام آباد، راولپنڈی، کراچی اور پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر کے مختلف علاقوں میں بھی احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ مظاہرین نے انتخابی عمل پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے سیاسی اصلاحات کا مطالبہ کیا۔ ذرائع کے مطابق پولیس نے مختلف مقامات پر کئی مظاہرین اور طلبہ رہنماؤں کو حراست میں لیا۔ اسلام آباد کے ڈی چوک میں مظاہرین نے دھرنا دیتے ہوئے مظفرآباد کی جانب لانگ مارچ کا اعلان کیا۔ راولاکوٹ سے بھی احتجاج کے دوران وقفے وقفے سے سکیورٹی فورسز کی فائرنگ کی اطلاعات سامنے آئیں، تاہم ان اطلاعات کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہو سکی۔ دریں اثناء ڈریک عیدگاہ میں گزشتہ تقریباً 50 روز سے جاری دھرنا بھی برقرار رہا جہاں خواتین اور بچوں نے بھی احتجاج جاری رکھا۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ مطالبات کی منظوری تک دھرنا ختم نہیں کیا جائے گا۔ کئی احتجاجی گروپوں نے دعویٰ کیا کہ عوام کی بڑی تعداد نے بطور احتجاج پولنگ اسٹیشنوں کا رخ نہیں کیا۔ تاہم ووٹر ٹرن آؤٹ اور اس کی وجوہات کے حوالے سے سرکاری اعداد و شمار کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی۔ پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر میں یہ انتخابات گزشتہ کئی ماہ سے جاری سیاسی بے چینی، حکومت مخالف مظاہروں اور عوامی احتجاج کے ماحول میں منعقد ہوئے، جس کے باعث انتخابی عمل کی شفافیت اور انتظامی صلاحیت پر مختلف حلقوں کی جانب سے سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔

چینی اثر و رسوخ سے لاؤس کے ریلوے شہر 'منی چائنا' میں تبدیل۔ قرضوں پر تشویش بڑھ گئی

وینتیان: چین اور لاؤس کو ملانے والی تقریباً 6 ارب ڈالر کی ریلوے نے لاؤس میں تجارت، سیاحت اور معاشی سرگرمیوں کو تیز کیا ہے، تاہم اس منصوبے کے ساتھ چین پر بڑھتے معاشی انحصار، قرضوں اور مقامی ثقافت پر اثرات کے حوالے سے خدشات بھی بڑھ رہے ہیں۔ ریلوے لائن کے اطراف واقع شہروں میں چینی کاروبار، ہوٹل، ریستوران اور دکانیں تیزی سے پھیل رہی ہیں جبکہ چینی زبان اور طرز زندگی کی موجودگی بھی نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ بعض علاقوں کو بڑھتے ہوئے چینی اثر کے باعث اب ''منی چائنا'' سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔ چین کے بیلٹ اینڈ روڈ منصوبے کے تحت تعمیر ہونے والی یہ ریلوے لاؤس کو چین کے جنوب مغربی صوبے یونان سے جوڑتی ہے اور اس نے خشکی میں گھرے لاؤس کے لیے علاقائی تجارت اور رابطوں کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ بڑے چینی قرضوں اور سرمایہ کاری کے باعث لاؤس کی بیجنگ پر مالی وابستگی بڑھ رہی ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر قرضوں کا دباؤ مزید بڑھا تو ملک کے اہم اقتصادی شعبوں پر چین کا اثر و رسوخ بھی مزید مضبوط ہو سکتا ہے۔

سوات میں پولیس سٹیشن پر خودکش دھماکہ کم از کم ۱۵ افراد جاں بحق

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) محمد عمر نے بتایا کہ متاثرین میں چھ پولیس اہلکار شامل ہیں

سوات: سوات کی تحصیل کبل میں اتوار کو ایک پولیس اسٹیشن کے باہر خودکش بم دھماکے میں پولیس اہلکاروں سمیت 15 افراد ہلاک اور 20 سے زائد زخمی ہو گئے جس کے بعد حکام نے ضلع بھر میں ایمرجنسی نافذ کردی۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) محمد عمر نے بتایا کہ متاثرین میں چھ پولیس اہلکار شامل ہیں، جب کہ زخمیوں میں نوشہری بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 25 شدید زخمی سیدو شریف ٹیچنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ملاکنڈ کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی) سید فدا حسین نے کہا کہ خودکش حملہ آور کا تعلق مبینہ طور پر فتنہ الخوارج سے تھا، جو کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تھانے میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن اندر پہنچنے سے پہلے ایک پولیس افسر نے اسے روک دیا۔ انہوں نے کہا، "حملہ آور نے پھر پولیس سٹیشن کے مین گیٹ پر دھماکہ خیز مواد سے دھماکہ کیا۔" انہوں نے مزید کہا کہ پولیس لائنز اور دیگر حساس سرکاری تنصیبات قریب ہی واقع ہیں۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اگرچہ کبل میں مقامی نوجوانوں کا احتجاج جاری تھا لیکن یہ مظاہرہ دھماکے کی جگہ سے کچھ فاصلے پر تھا۔ دھماکے سے تھانے کے مین گیٹ کو جزوی نقصان پہنچا۔ امدادی کارکن فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ آپریشن میں مجموعی طور پر 13 ایمبولینسز اور 45 سے زائد ریسکیورز نے حصہ لیا اور 10 لاشوں کو سیدو شریف سینٹرل اسپتال اور پانچ کو کبل اسپتال منتقل کیا جہاں ڈاکٹروں نے ہلاکتوں کی تصدیق کردی۔ دھماکے کی نوعیت جاننے کے لیے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے کر ممکنہ سہولت کاروں کا سراغ لگانے اور گرفتار کرنے کے لیے سرچ آپریشن بھی شروع کر دیا۔ پولیس نے بتایا کہ خودکش حملہ آور کا سر برآمد کر لیا گیا ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ حملہ آور افغان شہری ہو سکتا ہے، تاہم حکام کا کہنا ہے کہ اس دعوے کی تصدیق تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہی ہوگی۔ حملے کے بعد سوات کے ڈپٹی کمشنر نے اگلے احکامات تک فوری طور پر ضلع بھر میں ایمرجنسی نافذ کردی۔ انہوں نے تمام سرکاری اور نجی ہسپتالوں کو ہائی الرٹ پر رکھا اور انہیں چوبیس گھنٹے ہنگامی طبی خدمات کو برقرار رکھنے کی ہدایت کی۔ محکمہ صحت اور دیگر ایمرجنسی ریسپانس اہلکاروں کی چھٹیاں منسوخ کردی گئیں اور چھٹی پر موجود اہلکاروں کو فوری طور پر ڈیوٹی پر واپس آنے کا حکم دیا گیا۔ نوٹیفکیشن میں محکمہ صحت، ریسکیو 1122، سول ڈیفنس، پولیس اور دیگر محکموں کو ادویات، خون، ایمرجنسی آلات اور ایمبولینسز کے مناسب سٹاک کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت کی گئی۔

چین کا ڈیجیٹل نگرانی کا جال

غیر ملکیوں کی گیس بل سے اسپتال کے دوروں تک معلومات ریکارڈ

بیجنگ: چین میں نگرانی کے ایک ایسے وسیع ڈیجیٹل نظام کا انکشاف ہوا ہے جس کے ذریعے غیر ملکی شہریوں کی روزمرہ سرگرمیوں سے متعلق انتہائی تفصیلی معلومات جمع کی جا رہی تھیں۔ اس میں ان کے سفر، اسپتال کے دورے، گیس کے بل، ٹرین اور فضائی سفر حتیٰ کہ نشست کے نمبر تک شامل تھے۔ یہ انکشاف سائبر سکیورٹی محقق مارک ہوفر نے اس وقت کیا جب انہیں ایک غیر معروف ویب سائٹ پر اپنی تصویر، پاسپورٹ نمبر اور چین میں استعمال ہونے والا پرانا موبائل نمبر ملا۔ اس نظام کو "ڈائنامک کنٹرول پلیٹ فارم فار اوورسیز پرسنل" کا نام دیا گیا تھا۔ ریکارڈ کے مطابق اس پلیٹ فارم میں ژانگ جیا کو شہر میں مقیم 700 سے زائد غیر ملکیوں کے بارے میں معلومات اور مجموعی طور پر تقریباً 12 ہزار اندراجات موجود تھے۔ ان میں غیر ملکی صحافی، طلبہ، ہانگ کانگ اور تائیوان سے تعلق رکھنے والے افراد اور دیگر غیر ملکی شہری شامل تھے۔ نظام مختلف ذرائع سے معلومات یکجا کرتا تھا، جن میں نگرانی کے کیمرے، اسپتالوں کے ریکارڈ، یوٹیلیٹی ادائیگیاں، سفری معلومات اور چہرے کی شناخت کی ٹیکنالوجی شامل تھیں۔ اس کے ذریعے یہ بھی ریکارڈ کیا جاتا تھا کہ کوئی شخص کہاں جاتا ہے، کب ڈاکٹر کے پاس گیا اور اس نے گیس کے لیے کتنی رقم ادا کی۔ اس ڈیٹا بیس میں آسٹریلیا، کینیڈا، نیوزی لینڈ، برطانیہ اور امریکہ کے شہریوں کو "فائیو آئیز الائنس" کے تحت الگ گروپ میں رکھا گیا تھا، جبکہ مصر، ایران، اسرائیل، مراکش، پاکستان اور سوڈان کو "اہم ممالک" کی ایک علیحدہ فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ غیر ملکی طلبہ میں بڑی تعداد بھارت اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے طلبہ کی بھی تھی جو ژانگ جیاکو کی ہیبئی نارتھ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے۔ ان کے ریکارڈ میں مذہب، ازدواجی حیثیت، تعلیمی شعبے اور کیمروں کے ذریعے کیمپس میں داخلے کے اوقات تک درج کیے گئے تھے۔ اس پلیٹ فارم کے چینی پولیس کے عملی استعمال کی مکمل تفصیلات واضح نہیں ہیں، تاہم اس کے وجود نے چین میں غیر ملکی شہریوں کی نگرانی اور ان کی ذاتی معلومات کو مختلف سرکاری و ڈیجیٹل ذرائع سے یکجا کرنے کے نظام پر نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

شہرگ میں فوجی آپریشن کے دوران مبینہ طور پر آٹھ افراد زبردستی لاپتہ

کوئٹہ: بلوچستان کے شہرگ میں ایک فوجی آپریشن کے دوران مبینہ طور پر آٹھ افراد کو جبری طور پر لاپتہ اور دیگر کو زخمی کیا گیا، جہاں مقامی ذرائع نے بتایا کہ پاکستانی فورسز نے گھر گھر تلاشی لی اور رہائشیوں کو حراست میں لیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق آپریشن کے دوران اہلکاروں نے متعدد گھروں میں گھس کر تلاشی لی جب کہ کم از کم آٹھ افراد کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ لاپتہ ہونے والوں میں حاجی بابو ڈار خان، تھور خان، حاجی مرز علی، احمدان، صابر اور دیگر شامل ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ تلاشی کے دوران دو خواتین سازن اور چمہ کے ساتھ ساتھ کئی دیگر افراد کو جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ مبینہ طور پر رائفل کے بٹ سے مارنے کے بعد چمہ کے پاؤں پر شدید چوٹیں آئیں، جبکہ فائرنگ کے دوران گولیوں کے ٹکڑوں سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ فائرنگ سے شیر زمان اور عزیز الرحمان بھی شدید زخمی ہوئے۔ شیر زمان اپنے خاندان کی کفالت کے لیے مزدوری کرتا ہے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ حاجی بابو ڈار خان اور حاجی مرز علی بزرگ ہیں جبکہ تھور خان کی ایک آنکھ بینائی سے محروم ہے۔ اہل خانہ اور مقامی باشندوں نے ان لوگوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے اور زخمیوں کو فوری طبی امداد دینے کا مطالبہ کیا۔

تائیوان کے مشرقی سمندر میں

چینی گشت 'انتہائی عدم استحکام کا باعث: امریکہ

واشنگٹن ڈی سی: امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ بیجنگ کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں میں 'سٹیٹس کو' کو تبدیل کرنے کی زبردستی کوششوں کی واشنگٹن کی مخالفت واضح ہو گئی ہے۔ امریکی حکومت نے چین کی جانب سے تائیوان کے مشرقی پانیوں میں کوسٹ گارڈ کے جہاز بھیجنے کو "گہری عدم استحکام" کے طور پر بیان کیا ہے اور بیجنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تاپے کے خلاف اپنی دباؤ کی مہم ختم کرے۔ چائنا کوسٹ گارڈ نے جمعہ کو کہا کہ اس کے بحری جہاز شیوشان کی قیادت میں ایک فارمیشن نے تائیوان کے مشرق میں پانیوں میں گشت تیز کر دیا ہے۔ چین کے کوسٹ گارڈ کے ترجمان جیانگ لو نے کہا کہ "جولائی سے، شیوشان ٹاسک فورس نے متعلقہ پانیوں پر کنٹرول کو مضبوط کیا ہے تاکہ منظم نیویگیشن اور بحری سرگرمیوں کو مؤثر طریقے سے یقینی بنایا جا سکے۔ اس اقدام کا مقصد تائیوان اسٹرا کے دونوں اطراف کے ماہی گیروں کے "جائز حقوق اور مفادات کے ساتھ ساتھ جان و مال کا تحفظ کرنا ہے۔ چین کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے، امریکی محکمہ خارجہ کے ایک نامعلوم ترجمان نے تائیوان کے قریب چینی گشت پر واشنگٹن کے تحفظات کا اعادہ کیا۔" امریکہ کو تائیوان کے مشرق میں چینی کوسٹ گارڈ کی سرگرمی پر تشویش ہے۔ چین کے اقدامات شدید عدم استحکام کا شکار ہیں۔ تائیوان نے 70 سالوں سے پرامن طریقے سے زیر انتظام سمندری علاقوں پر اختیار کا دعویٰ کرتے ہوئے، چین صرف تناؤ کو بڑھاتا ہے اور ان مسائل کے پرامن حل کو نقصان پہنچاتا ہے جن کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہم بیجنگ پر زور دیتے ہیں کہ وہ تائیوان کے خلاف اپنا دباؤ ختم کرے اور اس کے بجائے تائیوان کے جمہوری طور پر منتخب حکام کے ساتھ بامعنی بات چیت کرے۔" چین جون سے علاقے میں سمندری حدود کی حد بندی پر جاپان۔ فلپائن مذاکرات کے جواب میں تائیوان کے مشرق میں پانیوں میں 'خصوصی بحری قانون نافذ کرنے والے آپریشن' شروع کر رہا ہے۔ بیجنگ نے کہا کہ مذاکرات چین کی علاقائی خودمختاری اور سمندری حقوق کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ثالثی کی مستقل عدالت نے 2016 میں فیصلہ دیا تھا کہ بحیرہ جنوبی چین پر چین کے سمندری دعوؤں کی بین الاقوامی قانون کے تحت کوئی قانونی بنیاد نہیں ہے۔

پارٹی رہنماء کے اہلیہ، بیٹی و بھانجی کو سیکورٹی فورسز نے چیک پوسٹ سے جبری لاپتہ کیا

ریاستی پالیسیوں نے بلوچستان کو اس نہج تک پہنچایا ہے اور جب تک قوموں کے قومی، جمہوری اور سیاسی حقوق تسلیم نہیں کیے جاتے ملک میں حالات بہتر نہیں ہو سکتے

بلوچستان: بلوچستان نیشنل پارٹی کے سینئر نائب صدر ساجد ترین ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ 30 جولائی کو لکھپاس میں ایف سی چیک پوسٹ سے پارٹی رہنما جمعہ خان کی اہلیہ، بیٹی اور بھانجی کو سادہ لباس اہلکاروں کی جانب سے گاڑی سے اتار کر لے جانا قابل مذمت ہے، ریاستی پالیسیوں نے بلوچستان کو اس نہج تک پہنچایا ہے اور جب تک قوموں کے قومی، جمہوری اور سیاسی حقوق تسلیم نہیں کیے جاتے ملک میں حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔ بلوچستان نیشنل پارٹی کے سینئر نائب صدر ساجد ترین ایڈووکیٹ نے کوئٹہ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے پارٹی رہنما اور جیل روڈ یونٹ کے سیکریٹری جمعہ خان کے اہلخانہ کی پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری گمشدگی کے واقعے کی مذمت کی اور کہا کہ بلوچستان نیشنل پارٹی اس معاملے کو سیاسی کارکنوں اور ان کے اہلخانہ کو دبانے کے تسلسل کا حصہ سمجھتی ہے۔ ساجد ترین کے مطابق 30 جولائی کو شام تقریباً تین بجے ایک نجی ویگن قلات سے کوئٹہ کی جانب آ رہی تھی، جسے لکھپاس کے مقام پر ایف سی چیک پوسٹ پر روکا گیا۔ ان کے مطابق چیک پوسٹ پر سادہ لباس میں موجود اہلکاروں نے گاڑی سے بلوچستان نیشنل پارٹی کے سینئر رہنما اور جیل روڈ یونٹ کے سیکریٹری جمعہ خان کی اہلیہ بی بی رافیہ، ان کی بیٹی بی بی تانیہ اور ان کی بھانجی جویریہ، دختر خیر اللہ کو گاڑی سے اتار کر اپنے ساتھ لے گئے۔ انہوں نے کہا کہ بی بی تانیہ کوئٹہ میں بطور ٹیچر خدمات انجام دے رہی ہیں جبکہ جویریہ ساتویں جماعت کی طالبہ ہیں۔ ساجد ترین نے کہا کہ بلوچستان نیشنل پارٹی اس واقعے کی نہ صرف شدید مذمت کرتی ہے بلکہ اسے پارٹی کی سیاسی جدوجہد کو دبانے کی کوشش بھی سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان نیشنل پارٹی نے اپنے قیام کے دن سے جمہوری اور سیاسی جدوجہد کا راستہ اختیار کیا ہے، ان کے مطابق سردار عطاء اللہ خان مینگل، میر غوث بخش بزنجو سمیت پارٹی کے اکابرین نے سخت حالات اور مشکلات کے باوجود بلوچستان کے عوام کے حقوق کے لیے جمہوری سیاست کو فروغ دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی بلوچستان نیشنل پارٹی اسی سیاسی تسلسل کو آگے بڑھا رہی ہے اور اس کی آواز صرف بلوچوں تک محدود نہیں بلکہ بلوچستان میں آباد پشتون، ہزارہ، سینیٹرل اور دیگر اقوام کے حقوق کے لیے بھی ہے۔ ساجد ترین نے کہا کہ بلوچستان نیشنل پارٹی جمہوری جدوجہد کے ذریعے بلوچستان کے وسائل پر حقِ ملکیت اور حقِ حکمرانی کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی اور اس معاملے پر اپنے عوام کے ساتھ کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں نے جتنی بھی سختیاں اور مشکلات برداشت کی ہیں، اس کے باوجود پارٹی اپنی سیاسی جدوجہد سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ بی این پی رہنما نے کہا کہ بلوچستان میں چادر اور چار دیواری کی پامالی کا معاملہ بہت آگے جا چکا ہے، گھروں میں داخل ہو کر خواتین، نوجوانوں اور بزرگوں کو گرفتار کیا جاتا رہا ہے، لیکن اس کے بعد اسے بھارت یا افغانستان کی سازش قرار دے کر اصل مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

عالم بدیع اعظمی: سادگی، دیانت اور عوامی سیاست کا ایک روشن باب

23 جولائی 2026ء کو یہ اندوہناک خبر ملی کہ عالم بدیع اعظمی صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ یہ خبر میرے لیے نہایت صدمہ انگیز تھی۔ یوں محسوس ہوا جیسے ایک مخلص خیر خواہ، ایک شفیق بزرگ اور ایک باکردار عوامی رہنما خاموشی سے اس دنیا سے چلا گیا ہو۔ اگر چہ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور ہر ذی روح کو ایک دن اس کا مزہ چکھنا ہے، لیکن بعض شخصیات کی جدائی اس لیے زیادہ محسوس ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیچھے کردار، محبت اور نیک نامی کا ایسا سرمایہ چھوڑ جاتی ہیں جس کی کمی مدتوں محسوس کی جاتی ہے۔ عالم بدیع اعظمی کا انتقال صرف ایک سابق رکن اسمبلی کی وفات نہیں بلکہ ایک ایسی سیاسی روایت کے خاتمے کا اعلان تھا جس میں کردار کو دولت پر، سادگی کو نمود ونمائش پر اور عوامی خدمت کو ذاتی مفاد پر فوقیت حاصل تھی۔ وہ ان سیاست دانوں میں تھے جنہوں نے سیاست کو پیشہ نہیں بلکہ ذمہ داری سمجھا اور پوری زندگی اسی احساس کے ساتھ گزاری۔

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

23 جولائی 2026ء کو یہ اندوہناک خبر ملی کہ عالم بدیع اعظمی صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ یہ خبر میرے لیے نہایت صدمہ انگیز تھی۔ یوں محسوس ہوا جیسے ایک مخلص خیر خواہ، ایک شفیق بزرگ اور ایک باکردار عوامی رہنما خاموشی سے اس دنیا سے چلا گیا ہو۔ اگر چہ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور ہر ذی روح کو ایک دن اس کا مزہ چکھنا ہے، لیکن بعض شخصیات کی جدائی اس لیے زیادہ محسوس ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیچھے کردار، محبت اور نیک نامی کا ایسا سرمایہ چھوڑ جاتی ہیں جس کی کمی مدتوں محسوس کی جاتی ہے۔ عالم بدیع اعظمی کا انتقال صرف ایک سابق رکنِ اسمبلی کی وفات نہیں بلکہ ایک ایسی سیاسی روایت کے خاتمے کا اعلان تھا جس میں کردار کو دولت پر، سادگی کو نمود ونمائش پر اور عوامی خدمت کو ذاتی مفاد پر فوقیت حاصل تھی۔ وہ ان سیاست دانوں میں تھے جنہوں نے سیاست کو پیشہ نہیں بلکہ ذمہ داری سمجھا اور پوری زندگی اسی احساس کے ساتھ گزاری۔

آج سیاست کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ اس میں اصولوں سے زیادہ مصلحت، خدمت سے زیادہ تشہیر اور کردار سے زیادہ سرمایہ اہمیت رکھتا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر کوئی شخص پانچ مرتبہ عوام کے ووٹوں سے اسمبلی پہنچے، مخالفین بھی اس کی دیانت کا اعتراف کریں اور اقتدار کے باوجود اس کی زندگی میں کوئی غیر معمولی تبدیلی نہ آئے تو یقیناً وہ ایک غیر معمولی شخصیت کہلانے کا مستحق ہے۔ عالم بدیع اعظمی انہی معدودے چند سیاست دانوں میں شامل تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی سے یہ ثابت کیا کہ سیاست میں شائستگی، سادگی، مطالعہ، اصول پسندی اور عوام سے قربت بھی کامیابی کی ضمانت بن سکتی ہے۔ ان کے انتقال کے بعد مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ یہ خراج صرف رسمی تعزیت نہیں تھا بلکہ ایک ایسے سیاست دان کی خدمات کا اعتراف تھا جس نے طویل سیاسی زندگی میں اپنے کردار کو کبھی داغدار نہیں ہونے دیا۔ ان کی شخصیت اس اعتبار سے بھی منفرد تھی کہ وہ سیاسی اختلافات کے باوجود مختلف حلقوں میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ عالم بدیع اعظمی کی پیدائش 16 مارچ 1936ء کو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں وندول میں ہوئی۔ ان کے والد بدیع الزماں اعظمی ایک باوقار شخصیت تھے اور خاندان میں علمی و اخلاقی اقدار کو اہمیت حاصل تھی۔ دیہی ماحول میں پرورش پانے کے باعث عالم بدیع اعظمی نے عام لوگوں کی زندگی، ان کی مشکلات اور ان کی ضروریات کو بچپن ہی سے قریب سے دیکھا۔ یہی تجربات بعد میں ان کی سیاسی زندگی کا سرمایہ بنے۔ انہوں نے انٹرمیڈیٹ تک تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد الیکٹریکل اینڈ مکینیکل انجینئرنگ میں ڈپلومہ کیا۔ عالم بدیع اعظمی کی سیاسی زندگی محض انتخابی سیاست تک محدود نہیں تھی۔ وہ سیاست کو سماجی ذمہ داری اور عوامی خدمت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہی سوچ انہیں عام سیاست دانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ ان لوگوں میں شامل تھے جو اقتدار حاصل کرنے سے پہلے بھی عوام کے درمیان رہتے تھے اور اقتدار ملنے کے بعد بھی ان سے دور نہیں ہوئے۔

سیاسی حلقوں میں انہیں ڈاکٹر جلیل فریدی کے قریبی رفقا میں شمار کیا جاتا تھا اور مسلم نمائندگی کے سوال پر وہ سنجیدہ اور متوازن فکر رکھتے تھے۔ ان کے نزدیک سیاست کا مقصد صرف انتخابات جیتنا نہیں بلکہ معاشرے کے مختلف طبقات کے درمیان اعتماد، انصاف اور باہمی احترام کو فروغ دینا بھی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سیاسی گفتگو میں

جذباتیت کے بجائے سنجیدگی اور دلیل کو ترجیح دیتے تھے۔ بعد کے برسوں میں وہ سماج وادی پارٹی سے وابستہ ہوئے اور اسی پلیٹ فارم سے اپنی عوامی خدمات کو آگے بڑھایا۔ ان کی پہچان پارٹی سے زیادہ ان کی اپنی شخصیت تھی۔ لوگ انہیں پارٹی کے نمائندے سے پہلے اپنے علاقے کے مخلص نمائندے کے طور پر جانتے تھے۔ اعظم گڑھ کے نظام آباد اسمبلی حلقے سے مسلسل پانچ مرتبہ کامیاب ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ 1996ء، 2002ء اور 2007ء میں مسلسل کامیابی کے بعد 2012ء اور 2017ء میں بھی عوام نے انہیں اپنا نمائندہ منتخب کیا۔ یہ ایک ایسے شخص کی کامیابی تھی جس نے نہ دولت کی نمائش کی، نہ طاقت کا مظاہرہ کیا اور نہ ہی بلند بانگ دعووں کے ذریعے عوام کو متاثر کرنے کی کوشش کی۔

انتخابات میں مختلف جماعتوں نے ان کے مقابلے میں مضبوط امیدوار کھڑے کیے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی، بہوجن سماج پارٹی اور دیگر سیاسی قوتوں نے انہیں شکست دینے کے لیے بھرپور کوششیں کیں، لیکن ہر بار نظام آباد کے عوام نے اپنے اعتماد کا اظہار انہی کے حق میں کیا۔ اس مسلسل کامیابی کے پیچھے کوئی سیاسی معجزہ نہیں تھا بلکہ برسوں کی خدمت، دیانت اور عوام کے ساتھ مضبوط تعلق تھا۔ سیاسی مبصرین اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ عالم بدیع اعظمی کی اصل طاقت ان کی شخصیت تھی۔ لوگ انہیں صرف انتخابی موسم میں نہیں دیکھتے تھے بلکہ پورے پانچ سال اپنے درمیان محسوس کرتے تھے۔ وہ عوام کے دکھ درد میں شریک ہوتے، چھوٹے بڑے مسائل سنتے اور حتی المقدور ان کے حل کی کوشش کرتے۔ یہی مسلسل رابطہ ان کے اور عوام کے درمیان اعتماد کا مضبوط رشتہ بن گیا۔ آج کے سیاسی ماحول میں اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مقبولیت کے لیے بڑے جلسے، وسیع تشہیری مہم، دولت اور طاقت ناگزیر ہیں، لیکن عالم بدیع اعظمی نے اس تصور کو غلط ثابت کیا۔ انہوں نے خاموشی سے کام کیا، کم بولے لیکن جب بولتے تو بات وزن رکھتی تھی۔ ان کی مقبولیت کا راز ان کی سادگی، صاف گوئی اور مسلسل عوامی رابطہ تھا۔ لوگ ان کے پاس بلا جھجک آتے تھے، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہاں دکھاوے کی سیاست نہیں بلکہ خلوص ملے گا۔ انہوں نے اپنے اور عوام کے درمیان کبھی پروٹوکول کی دیوار کھڑی نہیں کی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ صرف اپنے حلقے میں نہیں بلکہ پورے اعظم گڑھ میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ ان سیاست دانوں میں شامل تھے جن کے بارے میں مخالفین بھی ذاتی سطح پر احترام کا جذبہ رکھتے تھے۔ اختلافات اپنی جگہ، لیکن ان کے کردار، دیانت اور سادگی پر کم ہی لوگوں نے سوال اٹھایا۔ ایک طویل سیاسی زندگی میں اس طرح کی ساکھ قائم رکھنا خود ان کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔

اگر عالم بدیع اعظمی کی پوری شخصیت کو ایک لفظ میں بیان کرنا ہو تو وہ لفظ ''سادگی'' ہوگا۔ انہوں نے اپنی پوری سیاسی زندگی میں سادگی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ پانچ مرتبہ رکنِ اسمبلی منتخب ہونے کے باوجود ان کی زندگی میں نہ کوئی شاہانہ انداز آیا، نہ پروٹوکول کا شوق پیدا ہوا اور نہ ہی اقتدار کی چمک دمک نے انہیں متاثر کیا۔ وہ اکثر سائیکل یا اسکوٹر پر سفر کرتے تھے اور اسی انداز میں لوگوں کے درمیان آتے جاتے تھے۔ ان کی سادگی دکھاوے کے لیے نہیں تھی بلکہ ان کی فطرت کا حصہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عوام انہیں اپنا آدمی سمجھتے تھے، کوئی دور بیٹھا ہوا سیاست دان نہیں۔ عالم بدیع اعظمی کی سیاسی زندگی کی ایک بڑی خصوصیت ان کی دیانت داری تھی۔ سیاست میں نصف صدی سے زیادہ وقت گزارنے کے باوجود ان کا نام کبھی مالی بے ضابطگیوں یا ذاتی مفادات کے حوالے سے موضوعِ بحث نہیں بنا۔ انہوں نے عوام کے اعتماد کو ہمیشہ ایک امانت سمجھا اور اپنے منصب کو ذاتی ترقی کا ذریعہ نہیں بنایا۔ ان کی یہی دیانت ان کی اصل سیاسی قوت تھی۔ آج بھی ان کے مخالفین ان کی ایمانداری کا احترام کرتے ہیں، اور یہی کسی بھی عوامی رہنما کے لیے سب سے بڑا سرمایہ ہوتا ہے۔

عہدے اکثر انسان کے مزاج کو بدل دیتے ہیں، لیکن عالم بدیع اعظمی اس معاملے میں بھی منفرد تھے۔ وہ ہر شخص سے انتہائی احترام اور خلوص کے ساتھ ملتے تھے۔ ان سے ملنے والا یہ محسوس نہیں کرتا تھا کہ وہ پانچ مرتبہ منتخب ہونے والے ایک سینئر سیاست دان سے گفتگو کر رہا ہے۔ وہ بڑے انہماک سے دوسروں کی بات سنتے، اختلاف کو برداشت کرتے اور گفتگو میں شائستگی کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ ان کے حسنِ اخلاق نے انہیں صرف سیاسی حلقوں میں نہیں بلکہ سماجی اور تعلیمی حلقوں میں بھی مقبول بنایا۔ ان کی زندگی کا ایک نمایاں وصف یہ بھی تھا کہ وہ سماجی ذمہ داریوں سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔ علاقے میں کوئی تعلیمی تقریب ہو، کسی خاندان میں خوشی یا غم کا موقع ہو، یا کوئی سماجی اجتماع، جہاں ممکن ہوتا وہ خود شریک ہوتے تھے۔ اس عادت نے انہیں عوام کے مزید قریب کر دیا۔ لوگ انہیں صرف اسمبلی کا نمائندہ نہیں بلکہ اپنے خاندان کے ایک بزرگ کی حیثیت سے دیکھتے تھے۔ یہی تعلق ان کی مقبولیت کی اصل بنیاد تھا۔ عالم بدیع اعظمی ان سیاست دانوں میں سے تھے جو صرف تقریریں نہیں کرتے تھے بلکہ مطالعہ بھی کرتے تھے۔ انہیں کتابوں سے گہرا شغف تھا۔ سیاسیات، تاریخ اور سماجی مسائل پر ان کی نظر وسیع تھی۔ مسلم سیاست، اسلامی تاریخ اور فکری مباحث میں ان کی دلچسپی ان کی گفتگو میں صاف محسوس ہوتی تھی۔ وہ کسی بھی موضوع پر رائے دینے سے پہلے اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ ان کی گفتگو میں سنجیدگی اور گہرائی پائی جاتی تھی۔ مختلف قومی، سماجی اور تعلیمی موضوعات پر میرے مضامین تقریباً ہر ہفتہ اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔ عالم بدیع اعظمی صاحب نہ صرف میرے مضامین پوری توجہ سے پڑھتے بلکہ بسا اوقات فون کر کے ان پر اپنی رائے بھی دیتے۔ عالم بدیع اعظمی کی ایک اہم خوبی ان کی صاف گوئی تھی۔ وہ کسی بھی معاملے میں مصلحت کے نام پر حقیقت کو چھپانے کے قائل نہیں تھے۔ اگر انہیں کوئی بات درست محسوس ہوتی تو وہ اسے پوری وضاحت کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ ملائم سنگھ یادو کے اعظم گڑھ کے انتخاب کے دوران منعقد ہونے والی جائزہ میٹنگ کا واقعہ اس کی ایک روشن مثال ہے۔ جب اکثر لوگ کامیابی کا یقین دلا رہے تھے، اس وقت انہوں نے زمینی حقیقت بیان کی۔ ان کی بات ابتدا میں شاید سب کو پسند نہ آئی ہو، لیکن بعد کے حالات نے ان کے تجزیے کی صحت کو واضح کر دیا۔ یہ واقعہ ان کی سیاسی بصیرت اور حق گوئی دونوں کا مظہر ہے۔

عالم بدیع اعظمی کے نزدیک سیاست کا اصل مقصد عوامی خدمت تھا۔ انہوں نے اپنے علاقے کے لوگوں کے مسائل کو اپنا مسئلہ سمجھا۔ وہ صرف انتخابی مہم کے دوران متحرک نہیں ہوتے تھے بلکہ پورے عرصہ نمائندگی میں لوگوں سے رابطہ رکھتے تھے۔ ان کے دروازے عام لوگوں کیلئے ہمیشہ کھلے رہتے تھے۔ یہی عوامی رابطہ انہیں دوسری قیادت سے ممتاز بناتا تھا۔ انہوں نے اپنی سیاسی زندگی میں اصولوں پر سمجھوتہ کرنے کے بجائے انہیں نبھانے کی کوشش کی۔ ان کی شخصیت میں سنجیدگی، خودداری اور وقار نمایاں تھا۔ وہ وقتی فائدے کے لیے اپنے مؤقف کو تبدیل کرنے کے عادی نہیں تھے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۴؍اگست ۲۰۲۶

آنکھ مچولی کا کھیل کیوں؟

جنتر منتر احتجاج اور پھر پارلیمنٹ تک مارچ کے دوران پیش آنے والے واقعات اور حکومت کی کارروائیوں' بعد میں سی جے پی کے نمائندوں کے ساتھ معاہدہ اور مرکزی وزیر تعلیم کی حیثیت سے دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد ایسا لگ رہا تھا کہ حالات معمول پر آجائیں گے کیونکہ مرکزی وزراء جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ نے طلباء اور احتجاجیوں کے خلاف کسی طرح کی قانونی کارروائی نہ کرنے اور جو مقدمات درج کئے گئے ہیں انہیں واپس لینے کا تیقن دیا تھا۔ سی جے پی کے نمائندوں نے مرکزی وزراء کی موجودگی میں پریس کانفرنس کے دوران اس تیقن کا اظہار بھی کیا تھا۔ اس کے بعد جنتر منتر پر احتجاج ختم ہو گیا اور طلباء واحتجاجی اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔ اس کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے آنکھ مچولی کا کھیل شروع کر دیا گیا ہے۔ کہیں طلباء کو گرفتار کیا جا رہا ہے' کہیں ان کے چہروں کی اسکیننگ کی جا رہی ہے تو کہیں طلباء اور نوجوانوں کی پروفائلنگ شروع کر دی گئی ہے۔ بہار میں سینکڑوں کارکنوں کو حراست میں لیا گیا۔ مقدمات درج کئے گئے۔ کچھ کو جیلوں میں بھیجا گیا۔ اتر پردیش میں پولیس نے جنتر منتر پر طلباء واحتجاجیوں کو کھانا کھلانے والے محمد جنید کو غیر قانونی طور پر حراست میں لے کر ان سے پوچھ تاچھ کی اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ دارالحکومت دہلی میں طلباء کے ہاسٹلس پر دھاوے کئے جا رہے ہیں۔ ان سے پوچھ تاچھ کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک سیاسی پارٹی کے دفتر پر پولیس نے دھاوا کرتے ہوئے ایک طلباء لیڈر کو حراست میں لینے کی کوشش کی۔ مغربی بنگال میں بھی حکومت کی جانب سے سات پشت یاد رکھنے جیسی سزائیں دینے کا اعلان کیا گیا۔ یہ سارا کچھ مرکزی وزراء کے تیقن کے باوجود ہو رہا ہے۔ بہار میں دباؤ کے بعد حکومت نے مقدمات سے دستبرداری کا اعلان کر دیا ہے۔ اسی طرح دہلی میں بھی اعلان کیا گیا ہے لیکن کہا جا رہا ہے کہ جن کے مجرمانہ پس منظر رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی ضرور ہوگی۔ اس معاملے کو مشروط کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت کی جانب سے احتجاجیوں کے خلاف پیلٹ گن استعمال کرنے کے مسئلہ پر کوئی واضح جواب نہیں دیا جا رہا ہے۔ اپوزیشن ارکان اور خاص طور پر کانگریس قائدین کی جانب سے لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ہی ایوانوں میں اس مسئلہ پر حکومت سے مسلسل سوال پوچھے جا رہے ہیں لیکن کوئی واضح جواب دینے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ ان کی وزارت سے متعلق سوال کے وقت بھی ایوان میں موجود نہیں رہے اور اپوزیشن قائدین کے بار بار سوال کرنے پر بی جے پی کے ارکان کی جانب سے شور شرابہ کیا گیا اور واضح جواب دہی سے گریز کیا گیا ہے۔ یہ سارا مسئلہ ایسا لگتا ہے کہ حکومت کو الجھا رہا ہے اور حکومت اس پر کوئی واضح موقف اختیار کرنے کی بجائے ٹال مٹول جیسی پالیسی اختیار کر رہی ہے۔ حکومت کو اس سارے معاملے کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ جس طرح سے ایوان میں اینٹی پیپر لیک بل پیش کیا گیا اور اس پر مباحث کروائے گئے اسی طرح سے سی جے پی کے احتجاج اور اس کے بعد کی کارروائیوں اور حکومت کے موقف پر واضح جواب دیا جانا چاہئے۔ یہ جواب دیا جانا بھی ضروری ہے کہ طلباء اور نوجوانوں کے خلاف پیلٹ گن استعمال کرنے کی اجازت آخر کس نے دی ہے۔ اس کی بنیاد کیا رہی ہے اور قوانین کے مطابق ساری کارروائی کی گئی ہے یا نہیں۔ صرف ٹال مٹول کی پالیسی اختیار کرنا مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ مرکزی سطح پر کوئی پالیسی اور ریاستوں میں الگ اقدامات حکومت کے موقف میں تضاد کو پیش کرتے ہیں کیونکہ جن ریاستوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان ریاستوں م ین بھی مرکز کی طرح بی جے پی کی ہی حکومت ہے۔ اس کے باوجود موقف میں تضاد خود طلباء اور حکومت میں الجھن پیدا کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ حکومت کو اس معاملے میں واضح اور سنجیدہ موقف اختیار کرنا چاہئے۔ آنکھ مچولی بند کرنی چاہئے اور طلباء و نوجوانوں کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے ان کی تکمیل کی جانی چاہئے۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

کامیابی کے تین سال

پریم اُتسو 2026' کا شاندار اختتام

ممبئی میں منعقدہ 'پریم اُتسو 2026' کا یکم اگست کو کامیابی کے ساتھ اختتام ہوا۔ منشی پریم چند کی کہانیوں پر مبنی ہندوستان کی 22 زبانوں میں ڈراموں کی پیشکش کا یہ منفرد اہتمام ادارہ 'آئیڈیا' ہر سال منشی پریم چند کی یوم پیدائش (31 جولائی) کے موقع پر منعقد کرتا ہے۔ گزشتہ تین برسوں سے یہ میلہ مسلسل کامیابی کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ اس سال بھی سیڈنہم کالج، ممبئی میں منعقدہ اس دوروزہ میلے میں 'آئیڈیا' کے تقریباً 45 فنکاروں نے حصہ لیا۔ 'پریم اُتسو' کی سب سے بڑی خصوصیت اس کی لسانی اور ثقافتی یکجہتی ہے۔ اسٹیج پر فنکار صرف اداکاری ہی نہیں کرتے بلکہ ہندوستان کی مختلف زبانوں کو پورے اعتماد کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ کنڑ زبان بولنے والا فنکار گجراتی میں اداکاری کرتا ہے، تمل زبان بولنے والی فنکار سنتھالی میں کردار نبھاتا ہے، جبکہ ہندی اور اردو جاننے والے فنکار بوڈو، منی پوری اور ڈوگری جیسی زبانوں میں بھی نہایت روانی اور اعتماد کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ تجربہ ہندوستانی زبانوں کے احترام اور قومی یکجہتی کی ایک خوبصورت مثال ہے۔ دنیا کے رنگ منچ کی تاریخ میں شاید یہ اپنی نوعیت کا پہلا تجربہ ہے جہاں ایک ہی ادیب (منشی پریم چند)، ایک ہی ہدایت کار (مجیب خان)، ایک ہی ڈرامہ گروپ (آئیڈیا) اور ایک ہی اسٹیج پر ہندوستان کی 22 زبانوں میں منشی پریم چند کی کہانیوں کی پیشکش کی جاتی ہے۔ جسے ناممکن سمجھا جاتا تھا، اسے مجیب خان اور ان کی ٹیم نے ممکن بنا کر دکھایا ہے۔ آج مجیب خان ملک اور بیرونِ ملک منشی پریم چند کے حوالے سے ایک منفرد شناخت رکھتے ہیں۔ شاید خود منشی پریم چند نے بھی اپنی زندگی میں کبھی یہ تصور نہیں کیا ہوگا کہ ان کی کہانیاں ایک ساتھ اتنی زبانوں میں اسٹیج کی جائیں گی۔ پریم اُتسو 2026 کا افتتاح ممتاز شاعر اور آئی پی ایس افسر جناب قیصر خالد نے کیا۔ پاسبان ادب کے ڈاکٹر دانش کا ساتھ بھی اس فیسٹیول میں رہا۔ پہلے دن کے صبح کے اجلاس میں مہاراشٹر ریاست ہندی ساہتیہ اکادمی کے تعاون سے منشی پریم چند کی مشہور کہانیوں ''موٹر کے چھینٹے''، ''بڑے گھر کی بیٹی''، ''ایمان کا بھے'' اور ''بڑے بھائی صاحب'' کو کامیابی کے ساتھ اسٹیج پر پیش کیا گیا۔ اسی موقع پر 'آئیڈیا' نے ایک نیا اور منفرد تجربہ بھی پیش کیا، جس کا نام ''پریم چند کتھا واچن مہوتسو'' تھا۔ اس میں ممبئی کے 13 کالجوں کے طلبہ نے پرجوش انداز میں حصہ لیا۔ مقابلے میں نرسی مونجی کالج نے اول، مٹھی بائی کالج نے دوم اور ایس این ڈی ٹی کالج نے سوم انعام حاصل کیا۔ 'آئیڈیا' کی ایک اور قابلِ ذکر روایت ''پریم چند سمان'' ہے۔ یہ اعزاز اُن سرکاری افسران کو دیا جاتا ہے جو اپنی سرکاری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ادب کی خدمت بھی انجام دیتے ہیں۔ چونکہ خود منشی پریم چند سرکاری ملازمت میں رہتے ہوئے ادب تخلیق کرتے رہے، اس لیے یہ اعزاز خصوصی طور پر ایسے افسران کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس سال یہ اعزاز محترمہ انجو رنجن (آئی ایف ایس) اور محترمہ آر۔ وملا (آئی اے ایس) کو پیش کیا گیا۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی محترمہ منجو منگل پربھات لوڑھا، چیئرپرسن لوڑھا فاؤنڈیشن تھیں۔ اسی موقع پر گزشتہ 18 برسوں سے 'آئیڈیا' سے وابستہ سینئر فنکار جناب عقیل علوی کو ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں ''آداب میں پریم چند ہوں رتن سمان'' سے نوازا گیا۔ پریم اُتسو 2026' میں بزرگوں، نوجوانوں، طلبہ، بچوں اور ادب وتھیٹر سے محبت رکھنے والوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تین برسوں کے اس کامیاب سفر نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستانی زبانوں، وادب اور رنگ منچ کو ایک لڑی میں پرو دینے کی 'آئیڈیا' کی یہ کوشش اب ایک مضبوط ثقافتی تحریک کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ 'کامیابی کے تین سال پریم اُتسو 2026' کا شاندار اختتام ہو چکا ہے، جس میں ڈراما، ثقافت اور فنون لطیفہ کا خوبصورت امتزاج دیکھنے کو ملا یہ میلہ بالخصوص تھیٹر اور فن کے شائقین کے لیے ایک یادگار تجربہ ثابت ہوا۔ یہ پریم اتسو (Prem Utsav) کا تیسرا ایڈیشن تھا، جس نے کامیابی سے اپنے 3 سال مکمل کئے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

غزل

غم عشق رہ گیا ہے غم جستجو میں ڈھل کر
وہ نظر سے چھپ گئے ہیں مری زندگی بدل کر
تری گفتگو کو ناصح دل غم زدہ سے جل کر
ابھی تک تو سن رہا تھا مگر اب سنبھل سنبھل کر
نہ ملا سراغ منزل کبھی عمر بھر کسی کو
نظر آ گئی ہے منزل کبھی دو قدم ہی چل کر
غم عمر مختصر سے ابھی بے خبر ہیں کلیاں
نہ چمن میں پھینک دینا کسی پھول کو مسل کر
ہیں کسی کے منتظر ہم مگر اے امید مبہم
کہیں وقت رہ نہ جائے یوں ہی کروٹیں بدل کر
مرے دل کو راس آیا نہ جمود غیر فانی
ملی راہ زندگانی مجھے خار سے نکل کر
مری تیز گامیوں سے نہیں برق کو بھی نسبت
کہیں کھو نہ جائے دنیا مرے ساتھ ساتھ چل کر
کبھی یک بہ یک توجہ کبھی دفعتاً تغافل
مجھے آزما رہا ہے کوئی رخ بدل بدل کر
ہیں شکیلؔ زندگی میں یہ جو وسعتیں نمایاں
انہیں وسعتوں سے پیدا کوئی عالم غزل کر

شکیل بدایونی

مسلمانوں کے موجودہ مسائل کے عنوان سے اجتماع

علماء، دانشوروں، عوام الناس اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے برادرانِ وطن کی کثیر تعداد میں شرکت، ملت کو درپیش اہم مسائل پر فکرانگیز خطابات، حکومت کے نام اہم تجاویز و مطالبات پیش

حیدرآباد: ریاستی جمعیۃ علماء تلنگانہ کے زیر اہتمام اور جمعیۃ علماء ضلع نظام آباد کے زیر انتظام زیر سرپرستی حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب دامت براتہم العالیہ امیر شریعت تلنگانہ و آندھرا پردیش، زیر صدارت حضرت مولانا سید احسان الدین صاحب مدظلہ نائب امیر شریعت وصدر جمعیۃ علماء تلنگانہ زون نمبر 2 (متحدہ اضلاع نظام آباد، عادل آباد اور کریم نگر) کا ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز اجلاسِ عام بعنوان "مسلمانوں کے موجودہ مسائل" شہر کے معروف نظام پیالیس فنکشن ہال، بودھن روڈ میں نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ اجلاس اپنی نوعیت کا ایک منفرد، جامع اور نمائندہ اجتماع ثابت ہوا، جس میں تینوں اضلاع سے ہزاروں علماء کرام، حفاظ، ائمہ، مؤذنین، دانشوران، سماجی کارکنان، نوجوانوں، معزز شہریوں اور عوام الناس نے والہانہ انداز میں شرکت کی۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے برادرانِ وطن کی شرکت نے اس پروگرام کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی، قومی یکجہتی اور باہمی اخوت کی ایک خوبصورت مثال بنا دیا۔ اجلاس کا مقصد ملتِ اسلامیہ کو درپیش مذہبی، سماجی، تعلیمی، معاشی، قانونی اور ملی مسائل کو اجاگر کرنا، ان کے حل کی عملی راہیں متعین کرنا، حکومت تک مسلمانوں کے جائز مطالبات پہنچانا اور ملت میں اتحاد وشعور پیدا کرنا تھا۔ روح پرور آغاز: اجلاس کا آغاز معروف قاری قاری یونس خان، حیدرآباد کی دلنشین اور پُرسوز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ قرآن کریم کی آیات کی تلاوت نے پورے ماحول کو نورانیت، خشوع اور روحانیت سے بھر دیا۔ بعدازاں معروف نعت خواں احمد حسین ساگر نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ نعتِ رسول ﷺ پیش کی، جسے حاضرین نے انتہائی انہماک اور ادب کے ساتھ سماعت کیا۔ مسلمانوں کی معاشی خود کفالت وقت کی اہم ضرورت: سب سے پہلے خطاب کرتے ہوئے مولانا غیاث احمد رشادی صاحب نے مسلمانوں کی معاشی پسماندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ آج ملت جن مسائل سے دوچار ہے، ان میں معاشی کمزوری بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ جب تک مسلمان معاشی طور پر مضبوط نہیں ہوں گے، اس وقت تک تعلیمی، سماجی اور سیاسی میدانوں میں مطلوبہ مقام حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ انہوں نے نوجوانوں کو تجارت، صنعت، جدید ٹیکنالوجی، کاروبار، اسٹارٹ اپس، ہنرمندی، زرعی ترقی اور روزگار کے نئے مواقع اختیار کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمان صرف ملازمتوں پر انحصار نہ کریں بلکہ خود روزگار پیدا کرنے والے بنیں۔ انہوں نے خواتین کی تعلیم، نوجوانوں کی فنی تربیت، سرمایہ کاری اور باہمی تعاون کے فروغ کو بھی ملت کی ترقی کا بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ مدارس اور مساجد کا قانونی تحفظ ناگزیر: اس کے بعد مولانا حسام الدین جعفر پاشاہ نے اپنے خطاب میں مساجد، مدارس اور دینی اداروں کے تحفظ کے حوالے سے نہایت اہم نکات پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں صرف عبادت گاہوں کی تعمیر کافی نہیں بلکہ ان کی قانونی حفاظت بھی انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے ذمہ دارانِ مساجد و مدارس کو ہدایت دی کہ تمام اراضی کے کاغذات، رجسٹریشن، وقف ریکارڈ، ٹیکس سے متعلق دستاویزات اور دیگر قانونی ریکارڈ مکمل اور محفوظ رکھے جائیں تاکہ مستقبل میں کسی بھی قسم کی قانونی پیچیدگی یا تنازع سے بچا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ دینی اداروں کا تحفظ پوری ملت کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اصلاحِ معاشرہ کے بغیر ترقی ممکن نہیں: مولانا مفتی تجمل حسین قاسمی نے اصلاحِ معاشرہ کے موضوع پر نہایت مدلل، مؤثر اور اصلاحی خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلم معاشرہ جن گھریلو مسائل، خاندانی انتشار اور اخلاقی بحران کا شکار ہے، اس کا بنیادی علاج دین اسلام کی تعلیمات پر عمل میں ہے۔ انہوں نے نکاح کو آسان بنانے، فضول رسم ورواج کے خاتمے، جہیز کی لعنت سے بچنے، ازدواجی زندگی میں برداشت، صبر اور حسنِ اخلاق کو فروغ دینے پر زور دیا۔ طلاق اور خلع کے بڑھتے ہوئے واقعات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معمولی اختلافات کو طلاق تک پہنچانا انتہائی افسوسناک رجحان ہے۔ انہوں نے خاندانوں کو مشورہ دیا کہ گھریلو اختلافات کو علماء، بزرگوں اور اصلاحی کمیٹیوں کے ذریعے حل کیا جائے تاکہ خاندان ٹوٹنے سے بچ سکیں۔ انہوں نے نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی، منشیات، بے حیائی، سوشل میڈیا کے غلط استعمال اور دینی اقدار سے دوری پر بھی اظہارِ تشویش کرتے ہوئے والدین کو اپنی اولاد کی دینی واخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دینے کی تلقین کی۔ حکومت انتخابی وعدے پورے کرے: حافظ پیر خلیق احمد صابر جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ نے اپنے پُرجوش خطاب میں ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ مسلمانوں سے کیے گئے تمام وعدوں کو فوری طور پر پورا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں بڑھتی ہوئی نفرت انگیز تقاریر اور مذہبی منافرت کا ماحول انتہائی تشویشناک ہے۔ اس لیے ہیٹ اسپیچ اور ہیٹ کرائم کے خلاف ایک مضبوط، مؤثر اور قابلِ عمل قانون فوری نافذ کیا جائے تاکہ شرپسند عناصر کے خلاف سخت کارروائی ممکن ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ تلنگانہ حکومت نے اپنے انتخابی منشور میں ائمہ ومؤذنین کے اعزازیہ میں اضافہ اور بروقت ادائیگی کا وعدہ کیا تھا، مگر آج بھی ہزاروں ائمہ ومؤذنین اس سہولت سے محروم ہیں۔ انہوں نے حکومت کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کی آئینی مدت کا صرف دو سالہ عرصہ باقی رہ گیا ہے، لہٰذا اب وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کا وقت آ چکا ہے۔ صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ کی اہم تجاویز: صدارتی خطاب میں حضرت مولانا سید شاہ احسان الدین صاحب صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ نے نہایت جامع انداز میں ملت کے مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے حکومت کے سامنے اہم تجاویز اور مطالبات پیش کیے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ: اول: اقلیتوں سے کیے گئے تمام وعدوں پر فوری عمل درآمد کیا جائے۔ دوم: ریاست میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے والے شرپسند عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کی جائے۔ سوم: ہیٹ اسپیچ اور ہیٹ کرائم کے خلاف خصوصی قانون بنا کر اسے فوری نافذ کیا جائے۔ چہارم: ائمہ ومؤذنین کے اعزازیہ میں اضافہ کرتے ہوئے بروقت ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہمیشہ دستورِ ہند کے دائرے میں رہتے ہوئے امن، انصاف، بھائی چارہ اور قومی یکجہتی کے لیے جدوجہد کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ برادرانِ وطن کی قابلِ قدر شرکت: اجلاس کی ایک نمایاں خصوصیت مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے برادرانِ وطن کی بڑی تعداد میں شرکت رہی۔ ہندو، سکھ، عیسائی اور دیگر مذاہب کے نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی ترقی باہمی محبت، مذہبی رواداری اور آئینی مساوات میں مضمر ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ ملک میں امن، بھائی چارہ اور انصاف کے تحفظ کی جدوجہد میں وہ ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے اور نفرت پھیلانے والی طاقتوں کے خلاف متحد رہیں گے۔ ان مقررین نے اس بات پر بھی افسوس ظاہر کیا کہ مذہب کے نام پر نفرت پھیلانا ملک کے مفاد میں نہیں، بلکہ اس سے قومی یکجہتی متاثر ہوتی ہے۔ مہمانوں کا استقبال: حضرت مولانا سید سمیع اللہ صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع نظام آباد نے افتتاحی کلمات میں تمام مہمانانِ کرام، ریاستی قائدین، علماء، عوام الناس اور متحدہ اضلاع سے تشریف لانے والے شرکاء کا پرتپاک استقبال کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر دور میں ملت کے دینی، سماجی، تعلیمی اور قومی مسائل کی ترجمانی کرتی رہے اور عوام میں شعور بیدار کرے۔ بہترین نظامت: پورے اجلاس کی نظامت حضرت مفتی الیاس احمد حامد قاسمی نے انتہائی شائستہ، علمی اور پراثر انداز میں انجام دی۔ انہوں نے تمام مقررین کا تعارف، پروگرام کے مختلف مراحل اور اجلاس کی کارروائی نہایت خوبصورتی سے پیش کی، جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ اظہارِ تشکر: آخر میں جناب افضل الدین جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع نظام آباد نے تمام مہمانانِ گرامی، علماء کرام، برادرانِ وطن، میڈیا نمائندگان، کارکنان اور عوام الناس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس تاریخی اجتماع کی کامیابی ملت کے اتحاد، اخلاص اور باہمی تعاون کا نتیجہ ہے۔

فوری طور پر شہری سطح کی میٹنگ منعقد کریں۔ دوسرا Enumeration Forms کا جائزہ لیں، انہیں پُر کروائیں اور متعلقہ بی ایل او تک پہنچائیں۔ اپنے وارڈ اور بوتھ کے منتخب نمائندوں سے اس سلسلے میں تعاون کی اپیل کریں اور گھر گھر جا کر صورت حال کا جائزہ لیں۔ آئندہ پیش آنے والے مسائل کے حل کے لیے شہری سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دیں۔ اس کمیٹی میں ایک وکیل کو لازماً شامل کریں۔ اسی طرح بوتھ کی سطح پر بھی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ ان کمیٹیوں میں برادرانِ وطن کو بھی شامل کرلیں۔ ان کمیٹیوں کا نام "مت رکشا سمیتی" رکھیں۔ اگر کسی مقام پر پہلے سے مت رکشا سمیتی موجود ہے تو اسے مزید مضبوط کریں۔ یہ کام 15 اگست تک مکمل کرلیا جائے۔ اس عرصے میں سرکار سے بھی ان امور پر بات کی جائے گی، تاکہ ووٹرز کو درپیش مسائل کے حل میں سرکاری تعاون حاصل کیا جاسکے۔

ایس آئی آر اور ووٹر لسٹ کی نظرثانی اور ہمارے کرنے کے کام

محمد یوسف کنّی

ووٹرلسٹ کی نظرثانی ہر سال کی جاتی ہے۔ اس دوران ووٹر کی عمر، پتے اور جائے سکونت کی جانچ ہوتی ہے، انتقال کر جانے والوں کے نام حذف کیے جاتے ہیں اور 18 سال کی عمر مکمل کرنے والوں کے نام فہرست میں شامل کیے جاتے ہیں۔ ہر سال Intensive Revision بھی ہوتا رہا ہے اور اس معمول کے عمل پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جمہوریت کی خوب صورتی یہ ہے کہ ہر شہری کے ووٹ کی قدر یکساں ہے۔ آزادی کے بعد 1951 میں پہلی مرتبہ انتخابات کا نظام قائم ہوا اور آزاد ملک کے عوام کو پہلی بار ووٹ ڈالنے کا موقع ملا۔ دستورِ ہند کی دفعات 5 سے 12 میں شہریت سے متعلق امور کا ذکر موجود ہے۔ ووٹ کے سلسلے میں عوام کی رہنمائی کرنا اور آزادانہ و منصفانہ انتخابات کرانا الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ اس سے پہلے بھی Intensive Revision ہوتا رہا ہے، لیکن ایس آئی آر، یعنی Special Intensive Revision، کی موجودہ شکل اس سے مختلف ہے۔ آزادی کے بعد Citizenship Act 1955 بنایا گیا اور ووٹر لسٹیں مرتب کی گئیں۔ اس وقت ووٹرز کی مجموعی تعداد 17 کروڑ 32 لاکھ تھی۔ اس کے بعد معمول کے طریقۂ کار کے تحت 18 سال کی عمر مکمل کرنے والوں کے نام گھر گھر جا کر شامل کیے جاتے رہے اور انتقال کر جانے والوں کے نام فہرست سے حذف کیے جاتے رہے۔ یہ سلسلہ 2024 تک جاری رہا۔ 2024 کے عام انتخابات کے موقع پر تقریباً 96 کروڑ ووٹرز کی فہرست تیار ہوئی اور ان تمام اہل ووٹرز کو ووٹ دینے کا موقع ملا۔ جون 2025 میں آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ موجودہ نوعیت کا SIR متعارف کرایا گیا۔ اصل سوال یہ ہے کہ اچانک اس عمل کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ حکومت اور الیکشن کمیشن یہ دعویٰ کرتے رہے ہیں کہ اس سے پہلے بھی SIR ہوتا رہا ہے، لیکن موجودہ SIR کی نوعیت، شرائط اور طریقۂ کار سابقہ نظرثانی سے مختلف ہیں۔ سپریم کورٹ کے استفسار پر الیکشن کمیشن نے کہا تھا کہ بڑے پیمانے پر دراندازی ہوئی ہے، اس لیے ووٹرلسٹ میں شفافیت لانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ڈپلیکیٹ ووٹرز کی نشان دہی اور انتقال کر جانے والوں کے نام حذف کرنا بھی اس کارروائی کا مقصد بتایا گیا۔ لیکن جس دراندازی کو SIR کی بنیاد بنایا گیا، ابھی تک ایسے مبینہ دراندازوں کی مستند تعداد جاری نہیں کی گئی۔ اس لیے یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ 2019 میں این آر سی کی ناکامی کے بعد اب بیک ڈور سے اسی نوعیت کا عمل نافذ کیا جارہا ہے اور شہریوں کے جمہوری وقانونی حقوق سے ایک طرح کا کھلواڑ ہو رہا ہے۔ دستاویزات کا مسئلہ SIR: کے لیے 12 دستاویزات طلب کی گئیں، لیکن ان میں آدھار کارڈ اور ووٹر شناختی کارڈ کو شامل نہیں کیا گیا۔ جن دستاویزات کو قابلِ قبول قرار دیا گیا، ان میں پاسپورٹ بھی شامل ہے، جبکہ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ صرف 92.7 فیصد افراد کے پاس پاسپورٹ موجود ہے۔ ایک تجزیے کے مطابق طلب کی جانے والی دستاویزات صرف 5.36 فیصد لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کی بہت بڑی آبادی کے لیے ان شرائط کو پورا کرنا آسان نہیں ہوگا۔ اس کے باوجود، جب حکومت اور الیکشن کمیشن کو اپنے مطلوبہ نتائج حاصل ہوتے نظر نہیں آئے تو بنگال میں Logical Discrepancy کے نام سے ایک نیا App متعارف کرایا گیا۔ اس App کے ذریعے بنگال میں ایک کروڑ 35 لاکھ لوگوں کے نام حذف کردیے گئے۔ عوامی مخالفت کے بعد ایک عدالتی

ٹریبونل قائم کیا گیا، جس سے 27 لاکھ لوگوں نے رجوع کیا، لیکن صرف 139 افراد کے معاملات کی سماعت ہوسکی۔ ابھی لاکھوں لوگ یہ جاننے اور انصاف حاصل کرنے کے منتظر ہیں کہ ان کے نام ووٹرلسٹ سے کیوں حذف کیے گئے۔ دیگر ریاستوں میں بھی اسی نوعیت کے مسائل سامنے آئے ہیں۔ SIR اور وسیع سیاسی منصوبہ: این آر سی کی ناکامی کے بعد ریاستوں کی سطح پر SIR کا نفاذ حکومت کے لیے ایک نیا حربہ بن گیا۔ خدشہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کے ذریعے اسے پورے ملک میں نافذ کرکے حکومت اپنے سیاسی ایجنڈے کو آگے بڑھانا چاہتی ہے۔ One Election, Nation One اور Delimitation کے ذریعے دستورِ ہند کے بنیادی سیاسی ڈھانچے میں بڑی تبدیلیاں لانا اس وسیع منصوبے کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ شمالی ہندوستان میں پارلیمانی نشستوں کی تعداد میں اضافہ اس منصوبے کی کامیابی کے لیے اہم تصور کیا جارہا ہے۔ بہار اسمبلی انتخابات سے چند ماہ قبل SIR متعارف کرایا گیا۔ شدید مخالفت کے باوجود اسے نافذ کیا گیا اور 68 لاکھ لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کردیے گئے۔ اسی طرح بنگال سمیت دیگر 12 ریاستوں میں بھی SIR مکمل کیا گیا۔ ان ریاستوں کے تقریباً 50 کروڑ ووٹرز میں سے 5.6 کروڑ افراد کے نام 2024 کی ووٹرلسٹ سے ہٹادیے گئے۔ کرناٹک کی صورتِ حال: کرناٹک میں ووٹرز کی مجموعی تعداد تقریباً 5.54 کروڑ ہے۔ اسی مناسبت سے کرناٹک الیکشن کمیشن نے Enumeration Forms جاری کیے ہیں۔ SIR کے عمل میں 59,050 بی ایل اوز سمیت مجموعی طور پر 68,123 افراد کو کام پر لگایا گیا ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے تقریباً 1,24,018 بی ایل ایز بھی میدانِ عمل میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں بلاک لیول والنٹیئرز بھی کام کررہے ہیں۔ اس وقت سب سے بڑا چیلنج Enumeration Form میں پوچھے گئے سوالات کے درست جوابات لکھنا، مقررہ اصولوں کے مطابق فارم پُر کرنا اور اسے وقت پر واپس جمع کرانا ہے۔ کرناٹک میں SIR نافذ ہوچکا ہے اور Enumeration Forms تقسیم کیے جارہے ہیں۔ انتخابی فہرستوں کی نظرثانی کے دوران اب تک سامنے آنے والے ریکارڈ کے مطابق ASDDA، یعنی: Absent غیر حاضر۔ Shifted منتقل۔ Dead فوت شدہ۔ Duplicate ایک سے زیادہ اندراج، Others دیگر وجوہات ان زمروں کے تحت تقریباً ایک کروڑ سے بھی زائد ووٹرز کے نام خطرے میں ہیں۔ تشویش ناک امر یہ ہے کہ ریاست بھر میں 65 لاکھ ووٹرز کو مستقل طور پر منتقل شدہ قرار دیا گیا ہے اور ان تک رسائی نہیں ہوسکی، جبکہ 16 لاکھ ووٹرز کے انتقال کر جانے کی اطلاع درج کی گئی ہے۔ سب سے زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ بنگلور، میسور، بلگاوی اور ٹمکور میں بڑی تعداد میں نامکمل فارم پائے گئے ہیں۔ خدشہ ہے کہ اس سے متاثر ہونے والوں میں مسلمانوں، دلتوں، آدی واسیوں، مزدوروں اور خواتین کی تعداد زیادہ ہوسکتی ہے۔ آئندہ پیش آنے والے مسائل: اس وقت ہمارا ملک ایک بڑے فتنے اور آزمائش سے دوچار ہے۔ خدشہ ہے کہ کرناٹک میں SIR کے نتائج نہایت سنگین ہوں گے اور عام لوگ شدید درد، کرب اور بے بسی سے گزریں گے۔ اگر بڑی تعداد میں لوگوں کے نام ووٹرلسٹ سے حذف ہوگئے تو انہیں اپنا ووٹ بحال کرانے کے لیے مطلوبہ دستاویزات جمع کرانی پڑیں گی۔ سرکاری دفاتر میں لوگوں کی طویل قطاریں نظر آئیں گی اور رشوت و بدعنوانی کے امکانات بھی بڑھ جائیں گے۔ قانونی جدوجہد بھی ایک طویل، مہنگا اور مشکل عمل بن سکتی ہے۔ یہ مسئلہ کسی ایک مذہب، ذات یا طبقے تک محدود نہیں رہے گا۔ یہ ایسی آگ ثابت ہوسکتی ہے جو معاشرے کے ہر کمزور اور محروم طبقے کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ ایک طرف ہمیں ووٹ جیسے بنیادی جمہوری حق کو بچانے کی کوشش کرنی ہے اور دوسری طرف مظلوم، ناخواندہ اور بے بس عوام کے تحفظ کے لیے میدان میں آنا ہے۔ اس وقت فسطائی قوتیں عروج پر ہیں۔ ان کے منصوبوں کو ناکام یا کمزور کرنے کے لیے ایک مضبوط، منظم اور منصوبہ بند عوامی تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔ یہ زمین اللہ کی ہے اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا ہماری دینی، اخلاقی اور جمہوری ذمہ داری ہے۔ ہمارے کرنے کے کام: غور فرمائیں کہ 224 اسمبلی حلقوں میں سے ہم تمام اسمبلی حلقوں میں موجود ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم تقریباً 56 ہزار بوتھوں میں کام کرسکتے ہیں۔ ان تمام بوتھوں میں 5 کروڑ 56 لاکھ افراد موجود ہیں۔ اگر صرف مسلمانوں کی بات کی جائے تو ہم 50 لاکھ سے زیادہ مسلم ووٹرز ہیں۔

فوری طور پر شہری سطح کی میٹنگ منعقد کریں۔ دوسرا Enumeration Forms کا جائزہ لیں، انہیں پُر کروائیں اور متعلقہ بی ایل او تک پہنچائیں۔ اپنے وارڈ اور بوتھ کے منتخب نمائندوں سے اس سلسلے میں تعاون کی اپیل کریں اور گھر گھر جا کر صورتِ حال کا جائزہ لیں۔ آئندہ پیش آنے والے مسائل کے حل کے لیے شہری سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دیں۔ اس کمیٹی میں ایک وکیل کو لازماً شامل کریں۔ اسی طرح بوتھ کی سطح پر بھی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ ان کمیٹیوں میں برادرانِ وطن کو بھی شامل کرلیں۔ ان کمیٹیوں کا نام "مت رکشا سمیتی" رکھیں۔ اگر کسی مقام پر پہلے سے مت رکشا سمیتی موجود ہے تو اسے مزید مضبوط کریں۔ یہ کام 15 اگست تک مکمل کرلیا جائے۔ اس عرصے میں سرکار سے بھی ان امور پر بات کی جائے گی، تاکہ ووٹرز کو درپیش مسائل کے حل میں سرکاری تعاون حاصل کیا جاسکے۔ 17 اگست کو Draft List کی اشاعت کے بعد ریاست بھر میں ڈی سی آفس کے سامنے احتجاجی پروگرام منعقد کیے جائیں۔ ان احتجاجی پروگراموں میں آپ کی شرکت مفید ہوگی۔ بنگلور میں الیکشن کمیشن اور گورنر کے دفتر کے سامنے احتجاج کیا جائے۔ ان احتجاجی پروگراموں کا انعقاد ایڈیلو کرناٹکا، کرناٹکا مسلم متحدہ محاذ، میرا ووٹ میرا حق، جاگرت کرناٹکا اور سیکولر سیاسی جماعتوں، دلت، کسان، آدی واسی اور طلبہ ونوجوانوں کی تنظیموں کی طرف سے مفید ہوگا۔ 17 اگست سے 16 ستمبر تک Objections داخل کرنے کا موقع رہے گا۔ اس دوران ووٹرز کی رہنمائی اور قانونی مدد کے لیے مت رکشا لیگل ٹیم تشکیل دینی ہوگی۔

اس سلسلے میں مختلف سطحوں پر کوششیں جاری ہیں۔ آج ہی ریاستی سطح پر سپریم کورٹ کے معروف وکیل پرشانت بھوشن کی نگرانی میں وکلاء کی ایک میٹنگ LH میں منعقد ہورہی ہے۔ 7۔ ریاست کے منتخب مقامات پر بوتھ، پنچایت اور وارڈ کی سطح پر سروے کرائے جائیں۔ اس کا مقصد ان افراد کی تفصیلات جمع کرنا ہے جن کے نام ووٹرلسٹ سے حذف کیے گئے ہوں، تاکہ ٹریبونل یا عدالت میں ان کے حق میں قانونی لڑائی لڑی جاسکے۔

لاٹھی سے معافی تک: ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا!

ڈاکٹر محمد عظیم الدین

ایک آفاقی سچائی ہے جس کے ہم بزمِ سیاست میں قدم زمانے کے بعد سے قائل ہوچکے ہیں: اقتدار اور اعصاب کا رشتہ بڑا ناپائیدار ہوتا ہے، خصوصاً اس وقت جب مسندِ حکومت پر بیٹھ کر 56 انچ کے زعم میں مبتلا حاکم کا سامنا اکیسویں صدی کے نومیدہ لڑکوں، یعنی جین زی (Gen Z) نامی اس انوکھی اور بلا کی مخلوق سے ہو۔ حکومت کیسی ہی جاہ وجلال، شاہی ٹھاٹھ، ڈنڈے کے زور اور الیکٹرانک میڈیا کے قصیدہ گو لشکر کے ساتھ متمکن کیوں نہ ہو، جب 16 یا 17 سالہ نوجوانوں کے ہاتھوں میں اسمارٹ فون کی صورت ایک غیر مرئی نشتر آ جاتا ہے، تو اچھے اچھے جلیل القدر مسند نشینوں کے طوطے اور حواس یکلخت پرواز کر جاتے ہیں۔ اسی بے حواسی کا ایک شاندار نظارہ گزشتہ دنوں اس وقت دیکھنے کو ملا جب ہم نے حاکمِ وقت نریندر مودی جی کو ایوانِ پارلیمان کی دہلیز اور انسٹاگرام کی اسکرین پر آدھی رات کو آنکھوں میں عبرت والتجا کے ڈورے لیے پایا۔ ان کے لہجے میں نیکی کا ایسا گڑگھلا ہوا تھا جیسے کوئی پرانا گنہگار اچانک کسی درگاہ کا گدی نشین بننے کی کوشش کررہا ہو۔ اس منظر کو دیکھ کر بے ساختہ مرزا غالب کا وہ آفاقی شعر یاد آ گیا جو شاید ایسے ہی زود پشیماں حکمرانوں کی سیاسی قلابازیوں کیلئے وضع کیا گیا تھا:

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زودِ پشیماں کا پشیماں ہونا!

عام طور پر سیاست میں جب مخالفین کی طرف سے گالیاں، طعنے اور الزامات تیر کی طرح چلتے ہیں، تو ایک تجربہ کار اور پختہ کار سیاست دان اسے عوامی غصہ یا جمہوریت کا حسن کہہ کر اپنی سفید داڑھی پر ہاتھ پھیرتا ہوا مسکرا دیتا ہے۔ لیکن جب وہی تیر 16 سالہ بچوں کے ڈیجیٹل ہنر اور 15 سیکنڈ کی ریلز (Reels) کے ذریعے وائرل ہوکر مسندِ اقتدار کے نفیس قالین کو ادھیڑنے لگیں، تو اچانک حاکمِ اعلیٰ کو بچپن کی معصومیت اور بزرگانہ شفقت کا شدید دورہ پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ ایوان سے ارشاد ہوا کہ بچپن میں تو غلطیاں ہوتی ہیں، دانت بھی ہمارے ہیں اور زبان بھی ہماری ہے! سبحان اللہ، کیا حکمت اور کیا زبردست فلسفہ ہے! ہم تو اب تک یہی سمجھتے رہے کہ اگر انسان کے دانت غلطی سے اپنی ہی زبان کو کاٹ لیں تو وہ درد سے بلبلا اٹھتا ہے اور چپ چاپ برف چبا کر خاموش ہوجاتا ہے، لیکن یہاں تو کیفیت یہ ہے کہ دانتوں نے اپنی ہی زبان کے خلاف باقاعدہ دہلی پولیس کے تھانوں میں ایف آئی آر درج کرادیں۔ پھر جب پورے ملک کے ڈیجیٹل چوک پر اس پر تشدد لاٹھی چارج اور پیلیٹ گنز کی تھوتھو ہونے لگی، تو اچانک فرمادیا گیا کہ "ہم نے تو بچوں کو اپنے وسیع ظرف سے معاف کردیا! حکمرانوں کا یہ معافی نامہ اپنے اندر ایک عجیب وغریب اور نادرِ روزگار سیاسی المیہ لیے ہوئے ہے۔ مغرب کے دانشمند کہتے ہیں کہ اگر آپ سے کوئی غلطی ہوجائے تو معافی مانگ لیجیے، لیکن ہمارے ہاں کا سیاسی نظام اتنا جدید اور باصلاحیت ہوچکا ہے کہ اقتدار میں بیٹھے ہوئے لوگ خود مظلوم بن کر اس شخص کو معاف کردیتے ہیں جس کے سر پر انہوں نے خود پولیس کی لاٹھیاں اور آنسو گیس کے گولے برسائے ہوتے ہیں۔

اس حیرت انگیز سیاسی تھیٹر کا طریقہ کار بڑا سادہ اور آزمودہ ہے۔ پہلے تو اپنے آئی ٹی سیل کے ان عمر رسیدہ اور وظیفہ خوار ٹرولز کو کھلی چھوٹ دی جاتی ہے جو 24 گھنٹے کی بورڈ پر بیٹھ کر وطن پرستی کے نام پر گالی گلوچ کی فیکٹریاں چلاتے ہیں اور جن کی حب الوطنی کا واحد ثبوت اپنے سے مختلف رائے رکھنے والے ہر شخص کی ذات، خاندان، مذہب اور عزت کی دھجیاں اڑانا ہوتا ہے۔ جب یہی بوڑھے ٹرولز ایک 15 سالہ نوعمر لڑکی کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑ جاتے ہیں، اس کا شجرہ نسب اور ذاتی معلومات عام کرکے اس کا جینا حرام کردیتے ہیں، تو ریاست کی تمام تر طاقت اس معصوم کی گڑگڑاتی ہوئی معافی کی ویڈیو ریکارڈ کرنے میں صرف ہوجاتی ہے۔ اور جب وہ خوفزدہ بچی کیمرے کے سامنے رو رو کر معافی مانگ لیتی ہے، تب اچانک مودی جی اپنے چہرے پر بزرگانہ معصومیت اور کسی ہندی فلم کے مہاتما کا روپ دھار کر فرماتے ہیں کہ "خیر، بچوں سے تو غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں، ہم نے تو انہیں معاف کردیا، اب سماج بھی انہیں گلے لگائے!"

سیاسی طنز کا اصل حسن ہی یہ ہے کہ جب ایک ہی چہرے پر عیاری اور مظلومیت کا روپ یکے بعد دیگرے ظاہر ہونے لگے۔ آپ خود ملاحظہ فرمائیے کہ ایک طرف بی جے پی کے آئی ٹی سیل اور گودی میڈیا کے ان معمر مجاہدین کو اچانک یہ شدید تشویش لاحق ہوجاتی ہے کہ ملک کی بیٹیاں آخر ایسی سخت اور نازیبا زبان کیسے بول سکتی ہیں؛ حالانکہ خود ان کی اپنی پارلیمانی پارٹی کے نام نہاد رہنما، جیسے رمیش بیدھوڑی، نشیکانت دوبے اور دیگر معزز اراکین، جب ایوان میں مائیک سنبھالتے ہیں تو زبان وبیان کا جو جنازہ نکالتے ہیں اس سے ابلیس بھی پناہ مانگتا ہے۔ 50 کروڑ کی گرل فرینڈ اور جرسی گائے کے طعنوں سے لے کر ایوانِ پارلیمان میں اقلیتی اراکین کو غلیظ القابات سے نوازنے تک، اور یوگی جی کے کیمرہ مین کے لیے ادا کیے گئے جملوں تک، زبان کی جو صفائی انہوں نے پچھلے 10 سال میں دکھائی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی بدتہذیب ترین سلطنت میں بھی نہیں ملتی۔ لیکن جیسے ہی جین زی کے کسی منچلے نوجوان نے ان کی انہی حرکتوں کا جواب انہی کے لہجے میں یا کسی مزاحیہ میم (Meme) کی صورت میں دیا، تو اچانک پورے ملک کی اخلاقیات کا نظام خطرے میں پڑ جاتا ہے، سدھیر چودھری جیسے صحافیوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگتے ہیں، اور پورے ایوان کو ایک اجتماعی تہذیبی صدمہ (Cultural Shock) لاحق ہوجاتا ہے۔ دراصل یہ نئی نسل یعنی جین زی بھی سچ مچ بلا کی بلا ہے۔ پرانے زمانے کا مکر وفریب، زرد صحافت کا جادو اور روایتی جذباتی بلیک میلنگ ان پر بالکل اثر نہیں کرتی۔ ہمارے دور میں اگر کوئی سیاسی رہنما آنکھوں میں بناوٹی آنسو لاکر اور اپنے مظلوم ہونے کا کارڈ کھیل کر ریڈیو یا ٹی وی پر تقریر کرتا تھا، تو سادھو صفت عوام جذباتی ہوکر اپنے ووٹ کے ساتھ اپنے جذبات بھی نچھاور کردیا کرتے تھے۔ لیکن اس ڈیجیٹل نسل کا معمہ یہ ہے کہ وہ روتے ہوئے حکمران کی جذباتی ویڈیو پر طنز کے ایسے ایسے شگفتہ، تیکھے اور سائنسی قسم کے تبصرے بناتے ہیں کہ خود حاکم کو اپنے آنسوؤں کی صداقت پر شک ہونے لگتا ہے۔

اس حقیقت کا عملی ثبوت اس وقت سامنے آیا جب بی جے پی چھتیس گڑھ کے سوشل میڈیا سیل نے ایک عام طالبہ کی ویڈیو پر بابر کی میراث پر تھر کنے والی کا لیبل لگانے کی ناکام کوشش کی۔ انہوں نے اپنے زعم میں سوچا ہوگا کہ لڑکی ڈر کر کسی کونے میں دبک جائے گی یا ہاتھ جوڑ کر معافی مانگے گی، مگر آگے سے اس طالبہ نے بی جے پی آئی ٹی سیل کے کمزور دماغوں کا ایسا تکنیکی، کرکرا اور مزاحیہ پوسٹ مارٹم کیا کہ مودی جی اور ان کے حواریوں کو راتوں رات اپنے تمام دفاعی ہتھیار ڈالنے پڑے۔ اس کے بعد حکمرانوں کی اس زود پشیمانی کا سب سے دردناک اور مزاحیہ پہلو وہ وکٹم کارڈ بن کر سامنے آیا جو وہ وقتاً فوقتاً اپنی سیاسی جیب سے نکالتے رہتے ہیں۔ جب اپنے تمام روایتی حربے، گودی میڈیا کے خوشامدی صحافی، اور دہلی پولیس کا ڈنڈا بھی اس نئی نسل کی روحِ بغاوت کو نہ کچل سکا، تو پھر پولیس والوں کے اہل خانہ کو لائیو کیمروں کے سامنے لاکر ہم پر کتنا ظلم ہوا کی ڈرامائی پریس کانفرنسیں کرائی گئیں۔

یعنی بندوق جس کے ہاتھ میں ہے، پیلیٹ گن جو چلا رہا ہے، اور لاٹھی جو 24 گھنٹے بے گناہ مظاہرین پر برسا رہا ہے، وہ رو رو کر دنیا کو بتا رہا ہے کہ "صاحب! ان شریر بچوں کے پتھروں سے ہماری وردی کی استری خراب ہوگئی ہے!" انسان یہ منظر دیکھ کر سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ آیا یہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کا نظامِ حکومت چل رہا ہے یا پولیس ڈراما کمپنی کا کوئی تیسرے درجے کا جذباتی تھیٹر ہو رہا ہے، جہاں ہر ظالم پریس کانفرنس کر کے خود کو سب سے بڑا مظلوم ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے؟ ہم نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ جب کوئی شخص اپنی غلطی تسلیم کرنے کے بجائے دوسروں کو بخشنے اور معاف کرنے کا اعلان کرنے لگے، تو سمجھ لیجیے کہ اس کا اخلاقی اقتدار اب مکمل طور پر مفلوج ہوچکا ہے۔ حاکمِ وقت نریندر مودی جی کا یہ جین زی پریم دراصل کوئی دل کی تبدیلی یا اچانک نازل ہونے والی بزرگانہ محبت کا اظہار نہیں ہے، بلکہ یہ اس تلخ حقیقت کا باقاعدہ اعتراف ہے کہ پرانے سیاسی ڈرامے، ہندو مسلم کے فرقہ وارانہ ڈراوے اور کی بورڈ کے تلافی کنندگان اب اس نسل پر مکمل طور پر ناکام ہوچکے ہیں جو سچائی کو ایک سیکنڈ کے کلک میں دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جب اقتدار کا ڈنڈا، سرکاری چابک اور گودی میڈیا کا پروپیگنڈا کام کرنا بند کردے، تو پیار، شفقت اور معافی کا معصوم خول اوڑھ لینا ہی ہر عیار سیاست دان کی آخری پناہ گاہ ہوتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس زود پشیماں حکمران کو شاید ابھی تک یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ یہ نئی نسل نہ تو ان کے اس فرضی رحم وکرم سے متاثر ہونے والی ہے اور نہ ہی ان کے اس بزرگانہ معافی والے ڈرامے کو سچ ماننے والی ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ وہی ہاتھ ہیں جو صبح کے وقت نیٹ (NEET) پیپر لیک اور روزگار کا سوال پوچھنے والے طالب علموں پر لاٹھیاں چلاتے ہیں اور شام کے وقت میڈیا کے سامنے آ کر معافی کا پروانہ تقسیم کرتے ہیں۔ اب تو صورتحال یہ ہے کہ مودی جی جتنی بار کیمرے کے سامنے آ کر "میں نے انہیں معاف کردیا" کا گیت گاتے ہیں، بھارت کی یہ منچلی اور باصلاحیت نسل اتنی ہی بار غالب کا وہی مصراع گنگنا کر ایک تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ اسکرول کردیتی ہے:

□□□

چشتی فاؤنڈیشن کی منشیات سے پاک بھارت مہم

پانچ ریاستوں میں ۲۵ ؍پروگرام، پانچ ہزار سے زائد نوجوانوں کا عہد

اجمیر شریف: وزیراعظم نریندر مودی کی جانب سے نوجوانوں کو منشیات سے دور رکھنے کے لیے "نشہ مکت یوا فار وکست بھارت سنکلپ ابھیان" کے آغاز کے موقع پر چشتی فاؤنڈیشن، اجمیر شریف نے ملک کی پانچ ریاستوں میں بیک وقت 25 پروگرام منعقد کیے، جن میں پانچ ہزار سے زائد نوجوانوں نے "منشیات کو نہیں، زندگی کو ہاں" کا قومی عہد لیا۔ وزارتِ امورِ نوجوانان و کھیل، حکومتِ ہند اور MY Bharat پلیٹ فارم کے اشتراک سے یہ پروگرام راجستھان، مہاراشٹر، اتر پردیش، دہلی اور آندھرا پردیش کے 12 شہروں میں منعقد ہوئے۔ مرکزی تقریب اجمیر شریف میں خواجہ معین الدین چشتیؒ کی درگاہ کے قریب ہوئی، جہاں 500 سے زائد نوجوان شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ راجستھان کے نصیر آباد، بیٹور، منگلی واس اور بھیم پورہ، مہاراشٹر کے ممبئی، پونے، ناسک، مالیگاؤں، ویرار، بارامتی اور کاندیولی، اتر پردیش کے مرزا پور، گورکھپور اور اناؤ، دہلی کے شاہین باغ اور اوکھلا اور آندھرا پردیش کے باپٹلہ میں بھی پروگرام منعقد کیے گئے۔ چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین اور درگاہ اجمیر شریف کے 26 ویں نسل کے گدی نشین حاجی سید سلمان چشتی نے اجمیر میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواجہ غریب نوازؒ نے انسانیت کی خدمت کو عبادت کی اعلیٰ ترین شکل قرار دیا۔ آج نوجوانوں کو نشے کی تاریکی سے بچانے سے بڑی خدمت کوئی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کی جانب سے وکست بھارت کی تعمیر کے لیے نوجوانوں کو دی جانے والی پکار دراصل اسی خوداعتمادی اور قوتِ ارادی کو بیدار کرنے کی دعوت ہے جس کی روحانی روایات ہمیشہ تعلیم دیتی رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، "جو نوجوان نشے پر قابو پالیتا ہے، وہ ایک عظیم روحانی فتح حاصل کرتا ہے۔ ہمارا پیغام ہے: سب سے محبت، کسی سے عداوت نہیں، اور نشے کے بجائے زندگی کا انتخاب۔ قومی سطح پر لیا گیا یہ عہد صرف ایک دن تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ پورے سال نوجوانوں کی رہنمائی اور حمایت ضروری ہے۔" مہاراشٹر میں سب سے زیادہ 12 پروگرام منعقد ہوئے، جن میں صرف پونے میں چھ اجتماعات شامل تھے۔ مہاراشٹر مہم کی قیادت کرنے والے سفیر ڈاکٹر فہیم خان نے منجو خان کے ہمراہ کہا کہ طلبہ، پیشہ ور افراد، گھریلو خواتین اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی مشترکہ شرکت نے واضح کیا کہ منشیات کا مسئلہ کسی مذہب یا طبقے تک محدود نہیں اور اس کے خلاف جدوجہد بھی اجتماعی ہونی چاہیے۔ مرزا پور میں مختلف اجتماعات میں تقریباً ایک ہزار افراد کی شرکت متوقع رہی۔ میم افضل اور آصف خان نے کہا کہ نوجوانوں کا اپنی مرضی اور یقین کے ساتھ منشیات سے پاک مستقبل کا عہد کرنا انتہائی حوصلہ افزا ہے۔ اجمیر شریف کی معروف چشتی فاؤنڈیشن نے وزیراعظم نریندر مودی کے شروع کردہ نشہ مکت یوا فار وکست بھارت سنکلپ ابھیان کے تحت ملک کی 5 ریاستوں میں بیک وقت 25 پروگرامز منعقد کیے ہیں، جن میں 000,5 سے زائد نوجوانوں نے منشیات کے خلاف قومی عہد لیا ہے۔ یہ پروگرام حکومتِ ہند کی وزارتِ امورِ نوجوانان و کھیل اور MY Bharat پلیٹ فارم کے باہمی اشتراک سے منعقد کیا گیا۔ مہم کا انعقاد ملک کی 5 ریاستوں (راجستھان، مہاراشٹر، اتر پردیش، دہلی اور آندھرا پردیش) کے 12 مختلف شہروں میں کیا گیا۔ اس مہم کا مین ایونٹ راجستھان کے شہر اجمیر شریف میں خواجہ معین الدین چشتیؒ کی درگاہ کے قریب منعقد ہوا، جہاں 500 سے زائد نوجوانوں نے براہِ راست شرکت کی۔ یہ سرگرمی وزیراعظم مودی کی جانب سے اگست 2026 میں شروع کی گئی 100 ہفتوں پر محیط ملک گیر عوامی تحریک کا حصہ ہے۔ اس قومی مہم کا مقصد نوجوانوں کی توانائی کو منشیات کی تباہ کاریوں سے بچا کر کھیل، اخلاقیات، اور ملک کی تعمیر و ترقی کی طرف راغب کرنا ہے۔

اعضاء کا عطیہ ہمدردی کا اعلیٰ ترین اظہار ہے: انوپریا

ہندوستان کے اعضاء کے عطیہ اور پیوندکاری کے پروگرام کو مضبوط بنانے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی: صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت کے تحت نیشنل آرگن اینڈ ٹشو ٹرانسپلانٹ آرگنائزیشن (NOTTO) کے زیر اہتمام آج 16 واں انڈین آرگن ڈونیشن ڈے منایا گیا۔ اس تقریب نے مردہ اعضاء کے عطیہ دہندگان اور ان کے اہل خانہ کی انمول شراکت کو اعزاز دیتے ہوئے ہندوستان کے اعضاء کے عطیہ اور پیوندکاری کے پروگرام کو مضبوط بنانے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزیر مملکت محترمہ انوپریہ پٹیل نے 16 ویں ہندوستانی اعضاء کے عطیہ کے دن کو خدمت اور انسانیت کے جذبے کا جشن قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اعضاء کا عطیہ ہمدردی کا اعلیٰ ترین اظہار ہے، کیونکہ یہ ان لوگوں کو زندگی کا دوسرا موقع فراہم کرتا ہے جو اعضاء کی ناکامی سے لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے مرنے والے اعضاء عطیہ کرنے والوں کے خاندانوں کے تئیں اپنی تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، جن کے بے لوث فیصلوں نے قوم کو تحریک دی ہے اور ہندوستان کی اعضاء عطیہ کی تحریک کو تقویت بخشی ہے۔ انہوں نے کئی ریاستی حکومتوں کی قابل ستائش کوششوں کی بھی تعریف کی اور انہیں ملک بھر میں اعضاء کے عطیہ اور پیوندکاری کی خدمات کو مزید بڑھانے کے لیے بہترین طریقوں کا اشتراک جاری رکھنے کی ترغیب دی۔ ہندوستان کی قابل ذکر پیش رفت کو اجاگر کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ ملک نے 2023 میں قومی ڈیجیٹل عہد پورٹل کے آغاز کے بعد سے 5 لاکھ آدھار سے تصدیق شدہ اعضاء کے عطیہ کے وعدوں کو عبور کرلیا ہے۔ انہوں نے اس بڑھتی ہوئی عوامی شرکت کو حکومت کی مسلسل بیداری کی کوششوں اور متاثر کن اپیل کو قرار دیا، جس کی حوصلہ افزائی وزیراعظم نریندر مودی کی طرف سے شہریوں کے لیے کی گئی ہے۔ عطیہ جبکہ وصول کنندگان تک اعضاء کی بروقت اور محفوظ نقل و حمل کو بھی فروغ دیتا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے اعضاء کی پیوندکاری میں نمایاں پیش رفت کی ہے، پیوندکاری کی تعداد 2013 میں 990,4 سے بڑھ کر 2025 میں 20,000 سے زیادہ ہوگئی، جو ایک سال میں ریکارڈ کی جانے والی سب سے زیادہ ہے۔ بھارت اب اعضاء کی پیوندکاری کی کل تعداد میں امریکہ اور چین کے بعد عالمی سطح پر تیسرے نمبر پر ہے۔ انہوں نے مزید روشنی ڈالی کہ مردہ ڈونر ٹرانسپلانٹس 2013 میں 837 سے بڑھ کر 2025 میں 3,500 سے زیادہ ہوگئے ہیں، جبکہ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اعضاء کی طلب اور ان کی دستیابی کے درمیان اب بھی کافی فرق موجود ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس خلا کو دور کرنا ایک قومی ترجیح ہے۔

بھارت کی صدارت میں برکس انسداد بدعنوانی ورکنگ گروپ کی دوسری میٹنگ

مفرور مجرموں کا سراغ لگانے میں تعاون حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے گی: حکام

نئی دہلی: بدعنوانی کے مقدمات میں مطلوب مفرور مجرموں کا سراغ لگانے اور حوالگی کی کارروائیوں کی حمایت کے لیے غیر رسمی تعاون کو مضبوط کرنا ان اہم بات چیت میں شامل ہے جو ہندوستان برکس انسداد بدعنوانی ورکنگ گروپ کی دوسری میٹنگ کے دوران اٹھانا چاہتا ہے۔ دراصل برکس ایکسپرٹ نیٹ ورک کی دوسری میٹنگ حیدرآباد میں 5 اگست کو منعقد ہوگی جس میں بھارت اس مدعے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ بات چیت میں اثاثوں کی بازیابی اور فن ٹیک، ڈیجیٹل اثاثوں اور ابھرتے ہوئے ڈیجیٹل مالیاتی آلات سے پیدا ہونے والے بدعنوانی سے متعلق خطرات کو روکنے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لیے تجربات اور اچھے طریقوں کا اشتراک کرنے پر برکس ایکسپرٹ نیٹ ورک کے ذریعے معلومات کے تبادلے اور آپریشنل تعاون کو بڑھانے پر بھی توجہ دی جائے گی۔ عملہ، عوامی شکایات اور پنشن کی وزارت کے تحت محکمہ عملہ اور تربیت برکس انسداد بدعنوانی ورکنگ گروپ کی دوسری میٹنگ اور اثاثہ جات کی وصولی پر برکس ایکسپرٹ نیٹ ورک کی دوسری میٹنگ کی میزبانی کرے گا۔ یہ میٹنگ ہندوستان کی برکس صدارت کے موضوع کے مطابق منعقد کی جا رہی ہے، تعمیر برائے لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری۔ ڈی او پی ٹی سکریٹری رچنا شاہ میٹنگ کا افتتاح کریں گی۔ اس تقریب میں سینئر پالیسی سازوں، ماہرین، پریکٹیشنرز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ برکس کے رکن ممالک سے شرکت کی توقع ہے۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق مذاکرات کے ذریعے عملی تعاون کو آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کی جائے گی ان میں بدعنوانی کے مقدمات میں مطلوب مفرور مجرموں کا سراغ لگانے کے لیے غیر رسمی تعاون کو مضبوط بنانا اور حوالگی کی کارروائیوں میں معاونت؛ اثاثہ جات کی بازیابی پر برکس ایکسپرٹ نیٹ ورک کے ذریعے معلومات کے تبادلے اور آپریشنل تعاون کو بڑھانے جیسے مدعے شامل ہیں۔

عوامی پالیسی میں 'مفت خدمات' طویل مدتی نقصان پہنچا سکتی ہے: چیف اقتصادی مشیر

ناگیشورن نے مزید کہا کہ کم لاگت کی خدمات کے وعدے پر بنیادی ڈھانچہ تعمیر کرنا فطری طور پر متضاد تھا

نئی دہلی: بھارت کے چیف اکنامک ایڈوائزر (سی ای اے) (وی اننتھا ناگیشورن نے پیر کو عوامی پالیسی میں مفت خدمات پر بڑھتے ہوئے انحصار کے خلاف خبردار کرتے ہوئے کہا کہ یوٹیلیٹیز اور انفراسٹرکچر کی قیمتوں سے کم قیمت بالآخر اقتصادی بیلنس شیٹ کو کمزور کرتی ہے اور طویل مدتی ترقی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ سی آئی آئی تمل ناڈو انفراسٹرکچر سمٹ 2026 میں خطاب کرتے ہوئے، ناگیشورن نے کہا کہ عوامی خدمات کو ان کی اقتصادی لاگت سے کم فراہم کرنے سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے جو کہ آخر کار ٹیکس دہندگان یا اثاثوں کی خرابی کے ذریعے برداشت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوامی پالیسی میں مفت سب سے مہنگا لفظ ہے۔ ناگیشورن نے مزید کہا کہ کم لاگت کی خدمات کے وعدے پر بنیادی ڈھانچہ تعمیر کرنا فطری طور پر متضاد تھا۔ چیف اقتصادی مشیر نے نوٹ کیا کہ ضروری خدمات کی قیمتوں کا تعین کرنا جیسے کہ پانی صفر پر اکثر ضرورت سے زیادہ استعمال اور فضلہ کا باعث بنتا ہے، کیونکہ صارفین قلیل وسائل کو لامحدود سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس دلیل پر سوال اٹھاتے ہوئے کہ کم قیمتوں کی افادیت ایک سماجی سیفٹی نیٹ کے طور پر کام کرتی ہے، ناگیشورن نے کہا کہ اس طرح کی پالیسیاں اکثر ایسے گھرانوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں جن کے پاس پہلے سے ہی خدمات تک رسائی ہے جبکہ سب سے زیادہ کمزور طبقوں کو خدمات سے محروم رکھا جاتا ہے۔ ان کے مطابق، پائپ کے پانی تک رسائی نہ رکھنے والے لوگ اکثر پرائیویٹ سپلائرز سے معیاری یوٹیلیٹی چارجز سے کافی زیادہ نرخوں پر پانی خریدتے ہیں۔ انہوں نے دلیل دی کہ دیانتدارانہ قیمتوں کا تعین حکومتوں کو کمزور گروپوں کو ٹارگٹڈ سپورٹ فراہم کرنے کے قابل بنائے گا جبکہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ یوٹیلیٹیز انفراسٹرکچر نیٹ ورکس کو برقرار رکھنے اور اسے بڑھانے کے لیے کافی آمدنی پیدا کریں۔ ان کے بقول، مفت انفراسٹرکچر کے سراب کی ہمیشہ ایک پوشیدہ قیمت ہوتی ہے۔ انفراسٹرکچر فنانسنگ کی معاشیات کی وضاحت کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ آخر کار کوئی ہر سروس کے لیے ادائیگی کرتا ہے یا تو صارف ٹیرف کے ذریعے، ٹیکس دہندگان سبسڈی کے ذریعے، یا بنیادی ڈھانچے کے اثاثے نظرانداز اور ناکافی دیکھ بھال کے ذریعے۔ سی ای اے نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پائیدار قیمتوں کا تعین طویل مدتی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے اہم ہے۔ ہندوستان کی اقتصادی لچک کو اجاگر کرتے ہوئے، بشمول 7.7 فیصد کی جی ڈی پی کی نمو اور سرکاری سرمائے کے اخراجات میں تیزی سے اضافہ، ناگیشورن نے کہا کہ صرف عوامی اخراجات ہی ترقی کو غیر معینہ مدت تک برقرار نہیں رکھ سکتے۔

ریلائینس فاونڈیشن آسام

سیلاب ریلیف فنڈ میں ۲۱ ؍کروڑ کا عطیہ دے گا

گوہاٹی: ریلائنس فاؤنڈیشن نے آسام میں سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی مدد کے لیے چیف منسٹر ریلیف فنڈ میں 21 کروڑ روپے کے عطیہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ رقم ریاست میں پہلے سے جاری امدادی کاموں کے علاوہ ہوگی۔ شیوا ساگر اور چرائیدیو اضلاع میں فاؤنڈیشن کی ٹیمیں خوراک، پینے کا صاف پانی، صحت کی دیکھ بھال، عارضی پناہ گاہ اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔ ریلائنس فاؤنڈیشن کی بانی اور چیئرپرسن نیتا ایم امبانی نے متاثرہ خاندانوں کے تئیں اپنی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "آپ اکیلے نہیں ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور آنے والے دنوں میں بھی ایسا کرتے رہیں گے۔ ایک ساتھ مل کر، ہم زندگی کو بحال کریں گے اور امید کو دوبارہ جگائیں گے۔" آسام کے وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما نے نیتا امبانی اور ریلائنس فاؤنڈیشن کی مدد کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ فاؤنڈیشن کی ٹیمیں سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں خوراک، صحت کی دیکھ بھال، عارضی پناہ گاہ اور مویشیوں کی دیکھ بھال فراہم کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کا مقصد دونوں اضلاع میں کم از کم 000,50 ضرورت مند لوگوں کو ریلیف اور بحالی کی امداد فراہم کرنا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں کمیونٹی کچن کے ذریعے گرم کھانا فراہم کیا جا رہا ہے۔ پینے کے پانی کی فراہمی اور پانی صاف کرنے کے نظام کو بحال کرنے کے ساتھ ساتھ صحت کے مراکز کو صاف کرنے اور دوبارہ کھولنے کے لیے کام جاری ہے۔ ونتارا ٹیمیں جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے گھر گھر ویٹرنری خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ امدادی کارروائی مقامی انتظامیہ اور کمیونٹیز کے ساتھ مل کر کی جا رہی ہے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کیمپوں میں رہنے والے خاندان جلد از جلد اپنے گھروں کو لوٹ سکیں۔

بھارت ہاؤسنگ پروجیکٹ کے پہلے

مرحلے کے تحت سیشلز میں 1,008 سستے گھر بنائے گا

نئی دہلی: ہندوستان ایک فلیگ شپ ہاؤسنگ پروجیکٹ کے پہلے مرحلے کے تحت سیشلز میں 1,000 سے زیادہ سستی ہاؤسنگ یونٹ تعمیر کرے گا جس کا مقصد جزیرے کے ملک میں رہائش کی کمی کو دور کرنا اور دو طرفہ ترقیاتی تعاون کو مضبوط کرنا ہے۔ سیشلز کے صدر کے دفتر کے مطابق، الی اوریرے ہاؤسنگ ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے پہلے مرحلے کے تحت 008,1 سستی ہاؤسنگ یونٹس کی ترقی کے لیے سرکاری زیر انتظام نیشنل بلڈنگز

کنسٹرکشن کارپوریشن (NBCC) اور حکومت سیشلز کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط کیے گئے ہیں۔ منصوبے کا پہلا مرحلہ 2029 تک مکمل ہونے کی امید ہے اور یہ سیشلز کی پہلی اونچی اونچی سستی رہائش کی ترقی ہوگی۔ یہ پروجیکٹ دو بیڈروم اور تین بیڈروم والے اپارٹمنٹس پر مشتمل ہوگا جو کثیر المنزلہ رہائشی عمارتوں میں رکھے جائیں گے۔ وسیع تر ماسٹر پلان کو سکولوں، تجارتی سہولیات، تفریحی مقامات، معاون انفراسٹرکچر اور دیگر عوامی سہولیات کے ساتھ کم از کم 1,800 رہائشی یونٹوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے تاکہ سیشیلوس خاندانوں کے لیے سستی رہائش کو بہتر بنایا جاسکے۔ معاہدے کے تحت، این بی سی سی (انڈیا) لمیٹڈ منصوبے کی منصوبہ بندی، ڈیزائن، خریداری اور عمل درآمد کی نگرانی کرے گا۔ اس کی ذمہ داریوں میں ہاؤسنگ یونٹس کی تعمیر، رابطہ سڑکیں، یوٹیلیٹی انفراسٹرکچر اور سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ شامل ہوں گے جو ہاؤسنگ پراجیکٹ اور قریبی علاقوں دونوں میں کام کرے گا۔ ہاؤسنگ پہل وسیع تر انڈیا۔ سیشلز ترقیاتی شراکت داری کا حصہ ہے۔ فروری میں سیشلز کے صدر ڈاکٹر پیٹرک ہرمنی کے سرکاری دورے کے دوران، ہندوستان نے ملک کے لیے 175 ملین ڈالر خصوصی اقتصادی پیکیج کا اعلان کیا۔ اس میں سے 75 ملین ڈالر ہاؤسنگ پراجیکٹ اور اس کے معاون انفراسٹرکچر کی مالی اعانت کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ سیشلز کے صدر کے دفتر نے کہا کہ یہ معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ شراکت داری میں ایک اور سنگ میل کی نشاندہی کرتا ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے پائیدار کمیونٹیز کی ترقی کی حمایت کرتے ہوئے ملک کی رہائشی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرے گا۔

ازبکستان نے کان کنی، نادر زمینوں میں ہندوستانی سرمایہ کاری کی دعوت دی

اگلے سال بھارت کے ساتھ ۲ ؍بلین امریکی ڈالر کی تجارت کا ہدف

نئی دہلی: ازبکستان نے ہندوستانی کمپنیوں کو اپنے کان کنی اور دھات کاری کے شعبے میں سرمایہ کاری کرنے کی دعوت دی ہے، جس میں سونے، تانبے، یورینیم، اہم معدنیات اور نایاب زمینی عناصر میں مواقع کی پیشکش کی گئی ہے، جبکہ ہندوستان کے ساتھ دوطرفہ تجارت اگلے سال 2 بلین ڈالر تک پہنچنے کا منصوبہ ہے۔ ازبکستان کے سرمایہ کاری، صنعت اور تجارت کے وزیر لازیز کدراتوف نے مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل کے ساتھ نئی دہلی میں انڈیا–ازبکستان بزنس فورم میں 200 سے زائد کاروباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وسطی ایشیائی قوم ہندوستانی ٹیکنالوجی، مہارت اور سرمایہ کو دھات کی کانوں کے شعبے میں لانے کا خواہاں ہے۔ "بلاشبہ، سب سے پہلے، کان کنی اور دھات کاری ہے۔ ہم نے وزیر گوئل کے ساتھ ازبکستان کے پاس موجود مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ ہم سونے، تانبے، یورینیم کے ذخائر کے لحاظ سے عالمی سطح پر سرفہرست 10 ہیں، ہمارے پاس تقریباً تمام قسم کے اہم معدنیات اور نایاب زمینی عناصر ہیں۔ ہمیں بات چیت کرنے اور ہندوستانی ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری اور پیداوار کے بارے میں جاننے کے لیے بہت خوشی ہوگی۔ بڑھتی ہوئی اقتصادی شراکت داری پر روشنی ڈالتے ہوئے، قادرتوف نے کہا کہ دوطرفہ تجارت گزشتہ سال 30 فیصد بڑھ کر پہلی بار 1.3 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کرگئی اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ اگلے سال یہ 2 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں توقع ہے کہ اگلے سال ہم 2 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ جائیں گے اور پھر ہمیں آنے والے سالوں میں اپنی تجارت کو 3-5 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کی کوششوں میں شامل ہونا چاہیے۔ فی الحال، تقریباً 400 ہندوستانی کمپنیاں ازبکستان میں کام کر رہی ہیں، جن کا مشترکہ پروجیکٹ پورٹ فولیو 5 بلین ڈالر سے زیادہ ہے۔ کان کنی اور دھات کاری کے علاوہ، کدراتوف نے کیمیکلز، قابل تجدید توانائی، دواسازی اور آٹوموٹیو سیکٹر کو ہندوستان ازبکستان اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے لیے کلیدی شعبوں کے طور پر شناخت کیا۔ ازبکستان نے ہندوستانی کمپنیوں کو اپنے کان کنی اور میٹالرجی (دھات کاری) کے شعبے میں سرمایہ کاری کی باضابطہ دعوت دی ہے، جس کا مقصد دونوں ممالک کے مابین اگلے تین سالوں میں دوطرفہ تجارت کو دوگنا کرکے 3 ارب ڈالر تک پہنچانا ہے۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی کو قانونی تحفظ دیا جائے

تعلیمی اداروں کو منہدم کرنا قومی مفاد کے خلاف ہے: الحاج محمد سعید نوری

نئی دہلی ؍رامپور: رضا اکیڈمی ممبئی کے بانی و سربراہ الحاج محمد سعید نوری کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی نمائندہ وفد نے نئی دہلی میں راجیہ سبھا کے رکن جناب سنجے سنگھ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کرکے اتر پردیش کے رامپور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی کو قانونی تحفظ فراہم کرنے اور اس کی تعلیمی عمارتوں کو منہدم نہ کیے جانے کا مطالبہ کیا۔ وفد میں سید علی اشرف کچھوچھوی، مولانا محمد فیض رضا بریلوی (درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف)، حافظ مشکور (امروہہ)، مولانا محمد عباس رضوی (مبلغ تحریکِ درود وسلام، ممبئی) سمیت دیگر ذمہ داران شریک تھے۔ وفد نے سنجے سنگھ کو بتایا کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی ہزاروں طلبہ کی علمی و تعلیمی امیدوں کا مرکز ہے، اس لیے اگر کسی عمارت میں قانونی یا تکنیکی خامی موجود ہے تو اسے دور کیا جائے، لیکن تعلیمی عمارتوں کو منہدم کرنے سے گریز کیا جائے تاکہ طلبہ کا مستقبل محفوظ رہ سکے۔ اس موقع پر راجیہ سبھا کے رکن سنجے سنگھ نے وفد کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ "آپ لوگ مطمئن رہیں، محمد علی جوہر یونیورسٹی کو ٹوٹنے نہیں دیا جائے گا۔ وہاں ہمارے ملک کے بچوں کا مستقبل وابستہ ہے۔ اگر کوئی قانونی کمی ہے تو حکومت اسے دور کرے، نہ کہ ان کلاس رومز کو گرائے جہاں بچے اپنے مستقبل کے خواب دیکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اس معاملے کو پارلیمنٹ میں بھرپور انداز میں اٹھائیں گے اور حکومت سے محمد علی جوہر یونیورسٹی کو قانونی تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ کیا ملک کے بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنے کی سازش کی جارہی ہے؟ ہم ایسا ہرگز نہیں ہونے دیں گے۔ آئینِ ہند ہر بچے کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیتا ہے۔ میں خود محمد علی جوہر یونیورسٹی جاچکا ہوں اور وہاں یہ اعلان کیا تھا کہ ودیا کے مندر ہم گرنے نہیں دیں گے۔ اس موقع پر الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ دنیا بھر میں حکومتیں نئی یونیورسٹیاں، کالج اور تعلیمی ادارے قائم کرتی ہیں تاکہ نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں، مگر افسوس کہ ہمارے ملک میں ایک اعلیٰ تعلیمی ادارے کو منہدم کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یونیورسٹی کی بعض عمارتیں قانونی تقاضوں پر پوری نہیں اترتیں تو حکومت انہیں قانونی دائرے میں لانے کے لیے مثبت اقدامات کرے، کیونکہ تعلیمی ادارے قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی سے وابستہ ہزاروں طلبہ کے تعلیمی مستقبل کو ہر قیمت پر محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ اگر تعلیمی عمارتوں کو منہدم کیا گیا تو اس سے نہ صرف طلبہ کی تعلیم متاثر ہوگی بلکہ ملک کے تعلیمی وقار کو بھی نقصان پہنچے گا۔ وفد کے اراکین نے بھی اس موقع پر کہا کہ ان کی اپیل صرف اتنی ہے کہ ملک کے بچوں کی تعلیم، ان کے روشن مستقبل اور ہندوستان کی تعلیمی ساکھ کو نقصان نہ پہنچے۔ آخر میں رضا اکیڈمی نے اپنے مشترکہ بیان میں حکومتِ ہند، حکومتِ اتر پردیش اور ضلع رامپور کی انتظامیہ سے اپیل کی کہ وہ اس معاملے میں مثبت، دوراندیش اور تعلیمی مفاد پر مبنی فیصلہ کریں، تاکہ محمد علی جوہر یونیورسٹی کے ہزاروں طلبہ بلا رکاوٹ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں اور دنیا بھر میں ہندوستان کی تعلیم دوستی کا مثبت پیغام جائے۔

فوجی۔سول انضمام مضبوط دفاعی ماحولیاتی نظام کی کلید

نئی دہلی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کو وزارت دفاع کے فوجی اور سول اجزاء کے درمیان گہرے انضمام پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دفاعی ماحولیاتی نظام کے اندر زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی سیکورٹی اور تکنیکی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے۔ نئی دہلی میں 85 ویں مسلح افواج کے ہیڈکوارٹر کے سول سروسز ڈے کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے راجناتھ نے کہا کہ یونیفارم اور سول سروسز دونوں "نیشن فرسٹ" کے لیے یکساں عزم رکھتے ہیں اور یہ کہ ایک مشترکہ مقصد نظام کے ہر عنصر کو قومی طاقت میں تبدیل کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ دفاعی افواج وسیع تر اتحاد کی طرف بڑھ رہی ہیں، اس لیے فوجی اور سول کے درمیان گہرے اتحاد کی ضرورت ہے۔ وزیر دفاع نے اس بات پر زور دیا کہ فوجی اور انتظامی انضمام الگ الگ راستوں پر آگے نہیں بڑھ سکتا، انہوں نے مزید کہا کہ مشترکہ اور مربوط ڈھانچے کو پالیسی، انتظامیہ، انسانی وسائل کے انتظام، مالیاتی عمل، لاجسٹکس اور ادارہ جاتی علم میں تسلسل اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے مشترکہ تربیتی پروگراموں اور ترقیاتی اسائنمنٹس کے ذریعے سویلین اور فوجی افسران کے درمیان سٹرکچرڈ کراس ایکسپوژر کو مزید بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ فوجی افسران آپریشنل تجربہ، کمانڈ کا نقطہ نظر، اور جنگ کی سمجھ لاتے ہیں، جبکہ سویلین افسران انتظامی تسلسل، پالیسی کے تجربے، حکومتی عمل کی سمجھ اور ادارہ جاتی یادداشت کے ذریعے اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ جب یہ طاقتیں یکجا ہوجاتی ہیں، فیصلہ سازی زیادہ باخبر، متوازن اور موثر ہوجاتی ہے۔ سائبر جنگ کی مثال دیتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کہا کہ اے ایف ایچ کیو سول سروسز کے افسران اپنی مہارت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دفاعی مخصوص عام سائبر ٹولز تیار کرسکتے ہیں جس سے دفاعی افواج کو فائدہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے نئے خیالات اور نئے نقطہ نظر کو فروغ دینے کے لیے شہری نقطہ نظر سے ہندوستانی فوجی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے لیے ایک فورم تیار کرنے کی تجویز بھی دی۔

ازبکستان کے وزیر خارجہ کی صدر دروپدی مرمو سے ملاقات

نئی دہلی: ازبکستان کے وزیر خارجہ سیدوف بختیور اودیلووچ نے پیر کو نئی دہلی کے سرکاری دورے کے دوران راشٹرپتی بھون میں صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کی۔ بات چیت کے دوران، دونوں رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ اعلیٰ سطح کا دورہ دوطرفہ تعاون کے نئے راستوں کی نشاندہی کرنے اور تجارت، توانائی اور ثقافتی تبادلے سمیت مختلف شعبوں میں باہمی فائدہ مند شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کا ایک اہم موقع فراہم کرتا ہے۔ وزارت خارجہ کی ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ جمہوریہ ازبکستان کے وزیر برائے امور خارجہ مسٹر سیدوف بختیور اودیلووچ نے راشٹرپتی بھون میں صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کی۔ صدر نے کہا کہ دونوں ممالک گہرے تاریخی، ثقافتی اور تہذیبی تعلقات رکھتے ہیں، جن کی جڑیں قدیم تجارتی راستوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ دورہ ہمارے دوطرفہ باہمی تعاون کے نئے شعبوں کی نشاندہی کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ ازبکستان کے وزیر خارجہ بختیور سیدوف 2 سے 5 اگست تک ہندوستان کے ایک اعلیٰ سطحی سرکاری دورے پر نئی دہلی پہنچے۔

مودی پر نازیبا ریمارکس:

ہراسانی کے بعد ۱۵ رسالہ طالبہ کی ماں گھر چھوڑنے پر مجبور

وزیرِ اعظم نریندر مودی کے خلاف مبینہ نازیبا ریمارکس پر معافی مانگنے والی ۱۵ رسالہ طالبہ کے خاندان کو مسلسل ہراسانی کا سامنا ہے، جس کے باعث بیوہ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ نوئیڈا کا کرائے کا گھر چھوڑنے پر مجبور ہوگئی۔ والدہ کا کہنا ہے کہ بیٹی اپنی غلطی تسلیم کرچکی ہے، لیکن پولیس کی آمدورفت اور لوگوں کے دباؤ نے ان کی معمول کی زندگی کو شدید متاثر کر دیا ہے۔ دو روز قبل ایک بیوہ خاتون اپنی ۱۵ رسالہ بیٹی کے ساتھ نوئیڈا میں واقع کرائے کے گھر سے نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوگئیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا، کیونکہ ان کی دسویں جماعت میں زیرِ تعلیم بیٹی کی جانب سے وزیرِ اعظم نریندر مودی کے خلاف مبینہ توہین آمیز ریمارکس کے تنازع کے بعد پولیس اور نامعلوم افراد مسلسل ان کے گھر آ رہے تھے۔ خاتون نے بتایا کہ ان کی بیٹی اپنی غلطی پر معذرت کرچکی ہے اور وزیرِ اعظم بھی اسے معاف کر چکے ہیں، لیکن اس کے باوجود خاندان کو مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے دی انڈین ایکسپریس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، ”میں اپنی بیٹی کی تنہا پرورش کر رہی ہوں۔ میرے شوہر ۲۰۱۹ء میں ایک حادثے میں انتقال کر گئے تھے، جبکہ میرا چھوٹا بیٹا میرے سسرال والوں کے ساتھ رہتا ہے۔ جب پولیس اور مختلف لوگ بار بار ہمارے گھر آئیں تو ہم وہاں کیسے رہ سکتے ہیں؟“ انہوں نے عوام اور متعلقہ حکام سے اپیل کی کہ ان کے خاندان کا تعاقب بند کیا جائے۔ الزام ہے کہ لڑکی نے دہلی کے جنتر منتر پر کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے احتجاج کے دوران وزیرِ اعظم کے خلاف نازیبا ریمارکس دیئے تھے، جس پر نوئیڈا پولیس نے اس کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ یکم اگست کو سامنے آنے والی ایک مبینہ ویڈیو میں لڑکی نے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ یہ اس کی ”پہلی اور آخری غلطی“ تھی اور وہ احتجاج میں موجود بعض گروہوں کے بہکاوے میں آ گئی تھی۔ ویڈیو میں وہ کہتی ہے، ”میں احتجاجی مقام پر موجود تھی، جہاں کئی گروہ وزیرِ اعظم مودی کے خلاف نازیبا زبان استعمال کر رہے تھے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے پر اکسا رہے تھے۔ مجھے اپنے الفاظ پر اتنی شرمندگی ہے کہ میں کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھ سکتی۔ میں پورے ملک سے معافی مانگتی ہوں۔ یہ میری پہلی اور آخری غلطی ہے۔“ لڑکی کی والدہ نے بتایا کہ اب وہ اور ان کی بیٹی اپنے کرائے کے گھر میں مزید نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے کہا، ”پڑوسی مجھے بتا رہے ہیں کہ اب بھی سیاہ گاڑیوں میں لوگ ہمارے گھر آ رہے ہیں۔ اتر پردیش پولیس بھی مسلسل گھر کے چکر لگا رہی ہے۔ میں اپنی بیٹی کے ساتھ کسی اور مقام پر منتقل ہوگئی ہوں۔ وہ دسویں جماعت کی طالبہ ہے اور میں ٹیوشن پڑھایا کرتی تھی۔ اب ہمیں نہیں معلوم ہمارا مستقبل کیا ہوگا۔“ اس معاملے میں لڑکی کی عمر کے حوالے سے بھی تضاد سامنے آیا ہے۔ زیرو ایف آئی آر میں اس کی پیدائش کا سال ۱۹۹۴ء درج ہے، جبکہ والدہ کا کہنا ہے کہ ان کی بیٹی صرف ۱۵ ربرس کی ہے اور ۲۰۱۱ء میں پیدا ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا، ”میری شادی ۲۰۱۰ء میں ہوئی تھی۔ میری بیٹی ۲۰۱۱ء میں اور بیٹا ۲۰۱۴ء میں پیدا ہوا۔ وہ ابھی صرف ایک بچی ہے۔ براہِ کرم اسے معاف کر دیں اور ہمیں بھی دوسرے لوگوں کی طرح سکون سے جینے دیں۔“ والدہ نے مزید کہا، ”اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی، لیکن وہ معافی مانگ چکی ہے۔ وزیرِ اعظم بھی اسے معاف کر چکے ہیں۔ پھر مقدمہ نوئیڈا سے دہلی کیوں منتقل کیا گیا؟ اگر آئندہ دہلی پولیس بھی ہمیں ہراساں کرنے لگی تو ہمارا کیا ہوگا؟“ گزشتہ ہفتے نوئیڈا پولیس نے لڑکی کے خلاف توہین، عوامی فساد پھیلانے اور ہتکِ عزت سے متعلق دفعات کے تحت زیرو ایف آئی آر درج کی، جسے بعد میں دہلی پولیس کو منتقل کر دیا گیا۔ تاہم دہلی پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے نہ تو باقاعدہ ایف آئی آر درج کی ہے اور نہ ہی زیرو ایف آئی آر کو معمول کی ایف آئی آر میں تبدیل کیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق اس مقدمے کو ممکن ہے مزید آگے نہ بڑھایا جائے۔ ایک ذریعے نے بتایا، ”چونکہ یہ زیرو ایف آئی آر ہے، اس لئے ممکن ہے اسے باقاعدہ ایف آئی آر میں تبدیل نہ کیا جائے۔ لڑکی معافی بھی مانگ چکی ہے، تاہم قانونی رائے ابھی حاصل کی جارہی ہے۔“ ذرائع نے مزید کہا کہ مختلف آئینی عہدوں پر فائز شخصیات کے خلاف مبینہ توہین آمیز مواد کی تحقیقات بدستور جاری ہیں۔

سرحدی علاقوں میں ریلوے نیٹ ورک مضبوط کرنے کا بھارتی منصوبہ

۵ رارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی تیاری

نئی دہلی: بھارت اپنی چین اور پاکستان سے متصل حساس سرحدوں کے قریب ریلوے رابطوں کو مضبوط بنانے کے لیے تقریباً 5 ارب ڈالر کے بڑے منصوبے پر کام کر رہا ہے، جس کا مقصد دفاعی نقل و حرکت کو تیز کرنے کے ساتھ دور دراز سرحدی علاقوں میں اقتصادی اور شہری رابطوں کو بہتر بنانا ہے۔ منصوبے کے تحت ہمالیائی اور دیگر اسٹریٹجک سرحدی علاقوں میں نئی ریلوے لائنیں بچھانے اور موجودہ نیٹ ورک کی صلاحیت بڑھانے پر توجہ دی جارہی ہے۔ ان منصوبوں سے ضرورت کے وقت فوجیوں، ہتھیاروں اور دیگر دفاعی ساز و سامان کی تیز تر نقل و حرکت ممکن ہو سکے گی، جبکہ مقامی آبادی کو بھی ملک کے باقی حصوں سے بہتر رابطہ حاصل ہوگا۔ بھارت حالیہ برسوں میں چین کے ساتھ سرحدی علاقوں میں سڑکوں، سرنگوں، پلوں، فضائی پٹیوں اور ریلوے انفراسٹرکچر کی تعمیر میں تیزی لا چکا ہے۔ ریلوے کے نئے منصوبوں کو اسی وسیع حکمت عملی کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے، جس کا مقصد دشوار گزار علاقوں میں سال بھر قابل اعتماد رسائی یقینی بنانا ہے۔ جموں و کشمیر میں بارہمولہ سے اُڑی تک ریلوے لائن کی توسیع، قاضی گنڈ سے بڈگام لائن کو دوہرا کرنے اور جموں، راجوری اور پونچھ کے درمیان ریلوے رابطے پر کام آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ اسی طرح لداخ کو ریلوے نیٹ ورک سے جوڑنے کے لیے بیری، منالی، لیہہ ریلوے لائن کی تفصیلی منصوبہ بندی بھی جاری ہے۔ شمال مشرقی ریاستوں میں بھی متعدد نئی لائنوں اور موجودہ ریلوے نیٹ ورک کی توسیع پر کام جاری ہے۔ مارچ تک شمال مشرق میں 2014 کے بعد 1,900 کلومیٹر سے زیادہ نئی ریلوے لائنیں تعمیر کی جا چکی تھیں، جبکہ 72 ہزار کروڑ روپے سے زائد کے منصوبے زیرِ تکمیل تھے۔ سرحدی ریلوے منصوبوں کو بھارت کی طویل مدتی دفاعی حکمت عملی کے ساتھ ساتھ مقامی ترقی، تجارت، سیاحت اور روزگار کے لیے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ حکومت کا زور ایسے سرحدی علاقوں کو تیز رفتار اور قابل اعتماد ٹرانسپورٹ نیٹ ورک سے جوڑنے پر ہے جو جغرافیائی مشکلات کے باعث طویل عرصے سے محدود رابطوں کا شکار رہے ہیں۔ بھارت نے چین اور پاکستان سے متصل اپنے حساس سرحدی علاقوں کے قریب ریلوے نیٹ ورک کو مضبوط بنانے کے لیے ۵ رارب ڈالر (تقریباً 5 ارب ڈالر) کے ایک بڑے اسٹریٹجک منصوبے پر کام شروع کر دیا ہے۔ اس منصوبے کا بنیادی مقصد دفاعی نقل و حرکت کو تیز تر بنانا اور دور دراز کے سرحدی خطوں میں اقتصادی و شہری رابطوں کو بہتر بنانا ہے۔ تیز تر نقل و حرکت: ہنگامی حالات یا ضرورت کے وقت فوجیوں، جدید ہتھیاروں اور بھاری دفاعی ساز و سامان کو سرحدوں تک تیزی سے پہنچانا ممکن ہو سکے گا۔

ہند۔ازبکستان عالمی منڈیوں پر قبضہ کرنے کیلئے تکمیلی طاقتوں کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں

ہندوستان اور ازبکستان مشترکہ طور پر عالمی منڈیوں پر قبضہ کرنے کیلئے اپنی تکمیلی طاقتوں کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں

نئی دہلی: ہندوستان اور ازبکستان مشترکہ طور پر عالمی منڈیوں پر قبضہ کرنے کے لئے اپنی تکمیلی طاقتوں کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ دونوں ممالک شاید ہی کسی بھی شعبے میں مقابلہ کرتے ہیں۔ مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے ہندوستان۔ ازبکستان بزنس فورم کے موقع پر کہا کہ ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان ”بہت گہرے اور جذباتی ثقافتی رشتے“ اور روایتی دوستی ہے، جب کہ دونوں ممالک کے رہنماؤں کے درمیان مضبوط رشتہ بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں معیشتوں کی تکمیلی طاقتوں کو دیکھتے ہوئے ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان اقتصادی صلاحیت بہت امید افزا ہے ان میں ہندوستان کے لئے تکمیلی طاقتیں ہیں، ہم شاید ہی کسی بھی شعبے میں مقابلہ کرتے ہیں، اس لیے ہم مل کر عالمی منڈیوں پر قبضہ کرنے کی طرف دیکھ سکتے ہیں۔ یہ تبصرے اس وقت سامنے آئے جب دونوں ممالک کے نمائندوں نے متعدد شعبوں میں تجارتی اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو گہرا کرنے کے مواقع تلاش کیے۔ ازبکستان کے سرمایہ کاری، صنعت اور تجارت کے وزیر لازیز قادرتوف نے کہا کہ دونوں ممالک کے کاروباری اداروں کے درمیان مضبوط دلچسپی ہے، جس میں بھارت-ازبکستان بزنس فورم میں 200 سے زائد تاجروں نے شرکت کی ہے۔ قادرتوف نے کہا کہ ازبکستان کان کنی، آٹومیٹک، ٹیکسٹائل، کیمیکل، کریٹیکل مائن سمیت تمام شعبوں میں ہندوستان کے لیے ایک اسٹریٹجک پارٹنر بن سکتا ہے۔ زراعت انہوں نے ازبکستان کے سونے، تانبے اور یورینیم کے نمایاں ذخائر پر روشنی ڈالی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ یہ ملک ان وسائل کے ذخائر کے لحاظ سے عالمی سطح پر سرفہرست 10 ممالک میں شامل ہے۔ ازبک وزیر نے آٹوموٹیو سیکٹر میں مواقع کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ازبکستان خطے میں کاروں اور آٹوموٹیو پارٹس کے سب سے بڑے پروڈیوسر میں سے ایک ہے، جبکہ ہندوستان ٹیکنالوجی اور جانکاری لاتا ہے جو اس کی صلاحیتوں کو پورا کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک تجارت اور سرمایہ کاری کے مخصوص منصوبوں پر مل کر کام کریں گے اور اس بات پر زور دیا کہ ان کی معیشتوں کی تکمیلی نوعیت تقریباً تمام شعبوں میں تعاون کی گنجائش فراہم کرتی ہے۔ قادرتوف نے کہا کہ دونوں حکومتیں کاروباری رابطوں کو آسان بنانے، کمپنیوں کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے اور دونوں ممالک کے کاروباری اداروں کو زیادہ موثر انداز میں بات چیت کرنے میں مدد کرنے کے لیے کام کریں گی۔ بھارت کی طاقت: بھارت کو دنیائے عالم کی فارمیسی“ کہا جاتا ہے، جو سستی اور معیاری جینرک ادویات بنانے میں صفِ اول پر ہے۔

بھارت اسرائیل آزاد تجارتی معاہدہ

اقتصادی تعلقات کے لیے گیم چینجر بن سکتا ہے: ذرائع

نئی دہلی: بھارت اور اسرائیل کے درمیان مجوزہ آزاد تجارتی معاہدہ دونوں ممالک کے تعلقات کو دفاع اور اسٹریٹجک تعاون سے آگے لے جاتے ہوئے ایک مضبوط اقتصادی شراکت داری میں تبدیل کر سکتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان مالی سال 2025-26 میں اشیا کی دوطرفہ تجارت تقریباً 3.93 ارب ڈالر رہی، تاہم اقتصادی تعاون میں مزید توسیع کی وسیع گنجائش موجود ہے۔ آزاد تجارتی معاہدے پر مذاکرات کا دوسرا دور 20 سے 23 جولائی تک نئی دہلی میں ہوا۔ مجوزہ معاہدے کا مقصد صرف کسٹم ڈیوٹی کم کرنا نہیں بلکہ سرمایہ کاری کو فروغ دینا، غیر محصولاتی رکاوٹیں کم کرنا، کسٹم کے طریقہ کار کو آسان بنانا اور خدمات و ڈیجیٹل تجارت کے لیے واضح قواعد وضع کرنا بھی ہے۔ بھارت اور اسرائیل کی اقتصادی صلاحیتیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ اسرائیل جدید ٹیکنالوجی، تحقیق، اختراع اور پریسیژن مینوفیکچرنگ میں مضبوط ہے، جبکہ بھارت بڑی مارکیٹ، وسیع مینوفیکچرنگ صلاحیت، ہنرمند افرادی قوت اور تیزی سے ترقی کرتے سرمایہ کاری کے ماحول کا حامل ہے۔ ہیروں کی تجارت طویل عرصے سے دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات کا اہم ستون رہی ہے۔ اسرائیل ہیروں کی تجارت، سرٹیفکیشن اور مارکیٹنگ کا بڑا عالمی مرکز ہے، جبکہ بھارت خام ہیروں کی کٹنگ اور پالشنگ میں عالمی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ آزاد تجارتی معاہدہ کسٹم اور دیگر تجارتی رکاوٹیں کم کر کے اس شعبے کو مزید مسابقتی بنا سکتا ہے۔ زراعت بھی تعاون کا اہم شعبہ ہے۔ بھارت میں اس وقت 35 انڈو اسرائیل سینٹرز آف ایکسیلنس کام کر رہے ہیں جہاں جدید آبپاشی، پریسیژن فارمنگ اور باغبانی کی ٹیکنالوجی استعمال کی جا رہی ہے۔ ان مراکز کی تعداد مستقبل میں 100 تک بڑھانے کا منصوبہ ہے۔ مجوزہ معاہدے سے آبپاشی، موسمیاتی تبدیلی سے مطابقت رکھنے والی زرعی ٹیکنالوجی اور فصل کے بعد انتظام کے شعبوں میں سرمایہ کاری بڑھ سکتی ہے۔ دواسازی، انجینئرنگ مصنوعات، خصوصی کیمیکلز، ٹیکسٹائل اور جدید مینوفیکچرنگ میں بھی نئے مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔ اسی طرح بھارت کے تیزی سے بڑھتے اسٹارٹ اپ شعبے اور اسرائیل کے جدید اختراعی نظام کے درمیان مصنوعی ذہانت، سائبر سکیورٹی، میڈیکل ٹیکنالوجی، صاف توانائی اور ڈیجیٹل خدمات میں بڑے پیمانے پر تعاون کی گنجائش موجود ہے۔ اگر آزاد تجارتی معاہدہ متوازن انداز میں طے پاتا ہے تو یہ بھارت اسرائیل تعلقات کو روایتی دفاعی اور اسٹریٹجک شراکت داری سے آگے بڑھاتے ہوئے تجارت، ٹیکنالوجی، اختراع، مینوفیکچرنگ اور سرمایہ کاری پر مبنی طویل مدتی اقتصادی شراکت داری میں تبدیل کر سکتا ہے۔

بھارتی خلائی اسٹارٹ اپس نے 871 ملین ڈالر کی فنڈنگ حاصل کی

۱۸ رجولائی کو سری ہری کوٹہ سے سات منزلہ راکٹ اڑا۔ وکرم۔ ارنے ۴۵۰ رکلومیٹر کے مدار میں چڑھ کر چار پے لوڈ چھوڑے

نئی دہلی: 18 جولائی کو سری ہری کوٹہ سے سات منزلہ راکٹ اڑا۔ وکرم-1 نے 450 کلومیٹر کے مدار میں چڑھ کر چار پے لوڈ چھوڑے۔ مدار تک پہنچنے والا یہ ہندوستان کا پہلا نجی طور پر بنایا گیا راکٹ تھا۔ اسکائی روٹ ایرو اسپیس نے ابھی تاریخ رقم کی تھی۔ لمحہ لانچ پیڈ سے آگے اہم تھا۔ اس نے ثابت کیا کہ سرمایہ کار برسوں سے شرط لگا رہے ہیں: ہندوستانی اسپیس ٹیک کمپنیاں حقیقی ہارڈ ویئر بنا سکتی ہیں، نہ صرف پچ ڈیک۔ اور پیسہ اس کی پیروی کر رہا ہے۔ ٹریکشن کے مطابق، ہندوستانی اسپیس ٹیک اسٹارٹ اپس نے اب 285 کمپنیوں میں 871 ملین ڈالر اکٹھے کیے ہیں۔ سکائی روٹ 150 ملین ڈالر کے ساتھ سرفہرست ہے۔ پکسل، اگنی کُل اور دیگا نترا قریب سے پیچھے چلتے ہیں۔ پلے بک پارٹنر کے بانی پارٹنر وکاس چودھری نے کہا، ”اگرچہ یہاں اسپیس ٹیک فنڈنگ کے بارے میں بات ہے۔ اس نے ہمیشہ سیڈ اسٹیج کو پسند کیا ہے۔ سرمایہ کار ایک اچھے پروٹو ٹائپ کو پسند کرتے ہیں۔ اصل امتحان بعد میں آتا ہے -- جب ایک اسٹارٹ اپ کو پیمانے، انفراسٹرکچر بنانے اور عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے لیے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکائی روٹ کے لانچ نے اس ٹیسٹ کا جواب دیا۔ چودھری کے مطابق، تین قوتیں شفٹ چلا رہی ہیں: سب سے پہلے، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ۔ حکومت نے 2020 میں ہندوستان کا خلائی شعبہ نجی کھلاڑیوں کیلئے کھول دیا۔ اس ایک فیصلے نے سب کچھ بدل دیا۔ کمپنیاں اب اسرو کے لانچ پیڈز، جانچ کی سہولیات، اور IN-SPACe کے ذریعے دہائیوں کی تکنیکی معلومات تک رسائی حاصل کرتی ہیں۔ چھ سال بعد اسکائی روٹ مدار میں پہنچ گیا۔ دوسرا، معاشیات کا کام۔ ہندوستان سستا بناتا ہے اور اسمارٹ بناتا ہے۔ مریخ کے مدار مشن کی لاگت تقریباً 74 ملین ڈالر ہے۔ ناسا کے موازنہ میون مشن کی لاگت 671 ملین ڈالر ہے۔ یہی نظم و ضبط آج نجی شعبے میں نظر آتا ہے۔ وکرم-1 مدار میں پہنچ کر اس کی قیمت کے ایک حصے پر کہیں اور پہنچ گئی۔ تیسرا، جگہ تجارتی طور پر بڑھی ہے۔ اس کا مطلب سیٹلائٹ ہوتا تھا -- موسم، نیویگیشن، زمین کا مشاہدہ۔ اب نہیں۔ دفاع، ڈیٹا سینٹرز، مینوفیکچرنگ۔ جگہ اب ان سب کو چھوتی ہے۔ نمبر وکاس چودھری کے جائزے کی حمایت کرتے ہیں۔ فنڈنگ 2021 میں صرف 43 ملین ڈالر رہی۔ 2025 میں یہ 200 ملین ڈالر کو عبور کر گئی۔

افریقہ میں سونے، لیتھیم، تانبے اور ٹیلی کام کی دوڑ

بھارتی ارب پتی چین کو چیلنج کرنے لگے

نئی دہلی: دو دہائیوں سے زائد عرصے سے چین افریقہ میں بڑے غیر ملکی سرمایہ کاروں میں شامل ہے، جہاں اس نے سڑکوں، ریلوے، بندرگاہوں، بجلی گھروں اور کان کنی کے منصوبوں پر بھاری سرمایہ کاری کی ہے۔ تاہم اب بھارت کے بڑے کاروباری گروپ بھی کان کنی، ٹیلی کام، مینوفیکچرنگ اور صاف توانائی کے شعبوں میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کے ساتھ اپنی موجودگی تیزی سے بڑھا رہے ہیں۔ بھارتی ارب پتی سنیل بھارتی متل کی ایئرٹیل افریقہ 14 افریقی ممالک میں کام کرتے ہوئے براعظم کے بڑے ٹیلی کام نیٹ ورکس میں شامل ہے۔ گوتم اڈانی کا گروپ افریقہ میں کان کنی، شپنگ، بندرگاہوں اور توانائی کے منصوبوں میں سرگرم ہے، جبکہ لکشمی متل کی آرسیلر متل لائبیریا اور جنوبی افریقہ میں کان کنی اور دھاتوں کے شعبے میں کام کر رہی ہے۔ انیل اگروال کی ویدانتا ریسورسز نے بھی زیمبیا کے تانبے کے شعبے میں نمایاں سرمایہ کاری کی ہے۔ بھارت اور چین کے درمیان مقابلہ خاص طور پر لیتھیم، تانبے، کوبالٹ، گریفائٹ اور نایاب معدنیات کے حصول میں نمایاں ہو رہا ہے۔ یہ معدنیات الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں، الیکٹرانکس اور گرین ٹیکنالوجی کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ بھارت نے اہم معدنیات تک رسائی بڑھانے کے لیے تقریباً 4 ارب ڈالر کے نیشنل کریٹیکل منرل مشن کے تحت بھی اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ چین اس وقت بھی افریقہ کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور 2025 میں افریقہ کے ساتھ اس کا تجارتی سرپلس تقریباً 60 ارب ڈالر رہا۔ تاہم بھارتی نجی سرمایہ کاری میں اضافے سے افریقی ممالک کو سرمایہ کاری کے مزید متبادل مل رہے ہیں اور چین پر انحصار کم کرنے کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ افریقی ممالک بھی اب صرف خام معدنیات کی برآمد کے بجائے مقامی سطح پر پروسیسنگ اور مینوفیکچرنگ پر زور دے رہے ہیں، تاکہ قدرتی وسائل سے زیادہ آمدنی، روزگار اور ٹیکنالوجی حاصل کی جا سکے۔ بھارت اور چین کے درمیان بڑھتی مسابقت ان ممالک کو سرمایہ کاری اور معدنی معاہدوں میں بہتر شرائط حاصل کرنے کا موقع بھی فراہم کر سکتی ہے۔

آسام سیلاب ریلیف فنڈ کیلئے ۲۱ رکروڑ دے گا ریلائنس فاؤنڈیشن

آپ اکیلے نہیں ہیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ نیتا امبانی

گوہاٹی: ریلائنس فاؤنڈیشن نے آسام میں سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی مدد کے لیے چیف منسٹر ریلیف فنڈ میں 21 کروڑ روپے کے عطیہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ رقم ریاست میں پہلے سے جاری امدادی کاموں کے علاوہ ہوگی۔ شیوا ساگر اور چرائیدیو اضلاع میں فاؤنڈیشن کی ٹیمیں خوراک، پینے کا صاف پانی، صحت کی دیکھ بھال، عارضی پناہ گاہ اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔ ریلائنس فاؤنڈیشن کی بانی اور چیئرپرسن نیتا ایم امبانی نے متاثرہ خاندانوں کے تئیں اپنی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا، آپ اکیلے نہیں ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور آنے والے دنوں میں بھی ایسا کرتے رہیں گے۔ ایک ساتھ مل کر، ہم زندگی کو بحال کریں گے اور امید کو دوبارہ جگائیں گے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما نے نیتا امبانی اور ریلائنس فاؤنڈیشن کی مدد کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ فاؤنڈیشن کی ٹیمیں سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں خوراک، صحت کی دیکھ بھال، عارضی پناہ گاہ اور مویشیوں کی دیکھ بھال فراہم کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کا مقصد دونوں اضلاع میں کم از کم 50,000 ضرورت مند لوگوں کو ریلیف اور بحالی کی امداد فراہم کرنا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں کمیونٹی کچن کے ذریعے گرم کھانا فراہم کیا جا رہا ہے۔ پینے کے پانی کی فراہمی اور پانی صاف کرنے کے نظام کو بحال کرنے کے ساتھ ساتھ صحت کے مراکز کو صاف کرنے اور دوبارہ کھولنے کے لیے کام جاری ہے۔ ونتارا ٹیمیں جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے گھر گھر ویٹرنری خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ امدادی کارروائی مقامی انتظامیہ اور کمیونٹیز کے ساتھ مل کر کی جا رہی ہے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کیمپوں میں رہنے والے خاندان جلد از جلد اپنے گھروں کو لوٹ سکیں۔

بھارت نے 99.92 فیصد بینکنگ کوریج حاصل کی۔ وزارت خزانہ

نئی دہلی: وزارت خزانہ نے پیر کو پارلیمنٹ کو مطلع کیا کہ ہندوستان نے تقریباً عالمگیر بینکنگ کوریج حاصل کر لی ہے، 99.92 فیصد آبادی والے دیہات اب ایک بینکنگ آؤٹ لیٹ کے ذریعے خدمات حاصل کر رہے ہیں۔ وزیر مملکت برائے فینانس پنکج چودھری کے اشتراک کردہ اعداد و شمار کے مطابق، 6,01,328 آباد گاؤں میں سے 6,00,868 اب 5 کلومیٹر کے دائرے میں بینکنگ آؤٹ لیٹ کے ذریعہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ ڈیٹا جن دھن درشک (جے ڈی ڈی) ایپ پر بینکوں کے ذریعے اپ لوڈ کی گئی معلومات پر مبنی ہے۔ بینکنگ آؤٹ لیٹس میں بینک کی شاخیں، بزنس کرسپانڈنٹ اور انڈیا پوسٹ پیمنٹس بینک کی شاخیں شامل ہیں۔ توسیع کو 17 جولائی 2026 تک 1.81 لاکھ سے زیادہ بینک شاخوں، 17.36 لاکھ کاروباری نمائندوں اور 1.65 لاکھ انڈیا پوسٹ پیمنٹ بینک مراکز کے نیٹ ورک کی مدد حاصل ہے۔ وزیر نے پارلیمنٹ کو یہ بھی بتایا کہ، 17 جولائی 2026 تک، ملک بھر میں 58.77 کروڑ پردھان منتری جن دھن یوجنا اکاؤنٹس تھے، جن میں کل 3,12,414 کروڑ روپے جمع تھے۔ دیہی اور دور دراز علاقوں میں بینکنگ خدمات تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے، حکومت کا مقصد ایک بینکنگ آؤٹ لیٹ فراہم کرنا ہے یا تو ایک بینک برانچ، بزنس کرسپانڈنٹ یا انڈیا پوسٹ پیمنٹ بینک آؤٹ لیٹ۔ ہر آباد گاؤں کے 5 کلومیٹر کے دائرے میں۔ وزارت نے مزید کہا کہ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے کمرشل بینکوں، چھوٹے مالیاتی بینکوں، ادائیگیوں کے بینکوں، لوکل ایریا بینکوں اور علاقائی دیہی بینکوں کو بغیر پیشگی منظوری کے ملک میں کہیں بھی شاخیں کھولنے کی اجازت دی ہے، بشرطیکہ 25 فیصد شاخیں بغیر بینک والے دیہی علاقوں میں کھولی جائیں۔

بھارت اور تبت کے بیچ تاریخی شپکی لا سرحدی تجارت ۶ سال بعد بحال

کنور: بھارت اور تبت کے درمیان تاریخی شپکی لا سرحدی راستے سے تجارت تقریباً چھ سال کے بعد دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ [illegible] ہماچل پردیش کے ضلع کنور [illegible] 1962 [illegible] 2020 میں کووڈ-19 وبا [illegible] 16 تاجروں [illegible] قرار دیا جا رہا ہے۔

ایسوچیم نے تجارتی اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو فروغ دینے کے لیے

بزنس فرانس اور IACCIA کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کئے

نئی دہلی: ایسوسی ایٹڈ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری آف انڈیا (ایسوچیم) نے بزنس فرانس اور انڈیا اینڈ عرب کنٹریز چیمبر آف کامرس، انڈسٹری اینڈ ایگریکلچر (IACCIA) کے ساتھ دو اسٹریٹجک یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں تاکہ بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع پیدا کیے جا سکیں۔ یہ تینوں ہندوستان، فرانس اور عرب دنیا کے کاروباری اداروں کے درمیان [illegible] ان معاہدوں کا مقصد ادارہ جاتی تعاون، کاروباری تبادلے، سرمایہ کاری کی سہولت، ٹیکنالوجی کی شراکت داری اور کلیدی شعبوں میں کمپنیوں کے لیے بہتر مارکیٹ رسائی کے ذریعے ہندوستان کی عالمی اقتصادی شراکت داری کو مضبوط بنانا ہے۔ [illegible] وفود، تجارت اور سرمایہ کاری کی معلومات کے تبادلے اور مشترکہ منصوبوں اور ٹیکنالوجی کی منتقلی پر [illegible] ایم او یو ہندوستان اور عرب دنیا کے درمیان دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ دونوں ادارے کاروباری [illegible] IACCIA کے ساتھ [illegible] تقریبات کا بھی اہتمام کریں گے جس کا مقصد کاروباری اداروں کو نئی منڈیوں کی تلاش اور طویل مدتی تجارتی شراکت داری قائم کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری آف انڈیا (ایسوچیم - ASSOCHAM) نے تجارتی، سرمایہ کاری اور تکنیکی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے سرکاری ایجنسی بزنس فرانس (Business France) اور انڈیا اینڈ عرب کنٹریز چیمبر آف کامرس، انڈسٹری اینڈ ایگریکلچر (IACCIA) کے ساتھ الگ الگ مفاہمت کی یادداشتوں (MoUs) پر دستخط کیے ہیں۔ اس اہم شراکت داری کا مقصد ہندوستانی کاروباری اداروں کے لیے فرانس اور 22 عرب ممالک کی مارکیٹوں میں رسائی اور طویل مدتی اقتصادی تعاون کو آسان بنانا ہے۔ شراکت داری کا مقصد: ہندوستان اور فرانس کے کاروباری اداروں کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی کی منتقلی، اور جدت طرازی کو تیز کرنا۔ کلیدی سرگرمیاں: تجارتی وفود کا تبادلہ، کاروباری نمائشوں اور کانفرنسوں کا انعقاد، اور مارکیٹ کی معلومات (Market Intelligence) کا باہمی تبادلہ۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

پاکستان کو بڑا دھچکا، شان مسعود ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے ٹیسٹ سے باہر

ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ سے قبل پاکستان کرکٹ ٹیم کو بڑا دھچکا لگا ہے۔ تجربہ کار بلے باز شان مسعود انگلی کی انجری کے باعث دوسرے ٹیسٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ شان مسعود کو پہلے ٹیسٹ کی پہلی اننگز کے دوران ویسٹ انڈیز کے فاسٹ بولر جیڈن سیلز کی گیند بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی (انڈیکس فنگر) پر لگنے سے چوٹ آئی تھی، جس کے بعد وہ شدید تکلیف میں نظر آئے تھے۔ دوسری اننگز میں وہ نچلے نمبر پر بیٹنگ کے لیے آئے، تاہم خاطر خواہ کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے۔ رپورٹس کے مطابق شان مسعود کی انجری اتنی سنگین ہوسکتی ہے کہ ۱۹ راگست ۲۰۲۶ء سے انگلینڈ کے خلاف شروع ہونے والی ٹیسٹ سیریز کے پہلے میچ میں بھی ان کی شرکت مشکوک ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے اپنی تازہ اپڈیٹ میں کہا ”شان مسعود ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے ٹیسٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ انہیں ٹرینیڈاڈ میں برائن لارا کرکٹ اکیڈمی میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ کے دوران بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں چوٹ لگی تھی۔ اسکین اور طبی معائنے کے بعد ان کا علاج پاکستان ٹیم کے میڈیکل پینل کی نگرانی میں جاری ہے۔ ۱۹ راگست سے لیڈز میں انگلینڈ کے خلاف پہلے ٹیسٹ کیلئے ان کی دستیابی ان کی صحت یابی اور طبی پیش رفت پر منحصر ہوگی۔“ پاکستان کو پہلے ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں ۹۰ رسے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ چوتھی اننگز میں ۲۱۱ ررنز کے ہدف کے تعاقب میں پوری پاکستانی ٹیم صرف ۱۲۰ ررنز پر ڈھیر ہوگئی۔

کرفیو میں کرسی کو بلے باز مان کر کرتے تھے پریکٹس

آئیے جانتے ہیں عاقب نبی ڈار کا بارہمولہ سے ٹیم انڈیا تک کا سفر

عاقب نبی نے اپنی ریاست کے لوگوں سے کہا کہ ”میرا صرف اتنا پیغام ہے کہ جس طرح اب تک میرا ساتھ دیا ہے، آگے بھی دیتے رہیے۔ ہمیں آپ کی حمایت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔“ سری لنکا کے خلاف 15 اگست سے شروع ہونے والی 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے جب ہندوستانی ٹیم کا پہلی بار اعلان ہوا تھا توسب کی زبان پر ایک ہی بات تھی کہ 29 سالہ عاقب نبی کو ٹیم میں جگہ کیوں نہیں ملی۔ جموں وکشمیر کے اس تیز گیند باز کو 2 شاندار گھریلو سیزن کے بعد بھی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا۔ کافی باتیں ہوئیں اور سابق کرکٹروں نے سلیکٹرز کو ہدف تنقید بنایا۔ حالانکہ ان کے لیے ٹیم کا راستہ تب کھلا جب زخمی جسپریت بمراہ سیریز سے باہر ہو گئے۔ بارہمولہ میں پلے بڑھے عاقب نبی کے لیے کرکٹ کھیلنا آسان نہیں تھا۔ وہاں نہ تو اچھی پچ تھی اور نہ ہی پریکٹس کرنے کے لیے مناسب سہولیات۔ کئی بار کرفیو کی وجہ سے میدان تک پہنچنا بھی ممکن نہیں ہوتا تھا۔ ایسے ماحول میں انہوں نے شکایت کرنے کے بجائے دستیاب وسائل سے ہی اپنے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی کوشش کی۔ عاقب یاد کرتے ہیں کہ ”مشکل یہ نہیں تھی کہ کرکٹ کھیلنا چاہتا تھا، مشکل یہ تھی کہ سہولیات نہیں تھیں۔ جموں وکشمیر میں پریکٹس کے لیے اچھی وکٹیں نہیں تھیں۔ میرے پاس کھیل کے لیے ضروری لوازمات بھی نہیں تھے، جو کچھ دستیاب تھا اسی سے کوشش کی اور خود کو تیار کیا۔“ عاقب نبی ڈار کی زندگی کی سب سے جذباتی یاد ان دنوں کی ہے، جب بارہمولہ میں کرفیو لگا ہوا تھا۔ میدان بند تھے لیکن ان کا خواب نہیں رکا۔ ان کے والد نے گھر کے اندر عارضی نیٹ لگایا اور ایک کرسی کو بلے باز مان کر عاقب گھنٹوں گیند بازی کرتے رہے۔ ڈھلتی شام تک وہ اپنی لینتھ اور لائن سدھارتے رہتے۔ عاقب بتاتے ہیں کہ ”ان دنوں سہولیات بہت کم تھیں، جو تھیں اسی میں کام چلانا پڑتا تھا۔“ بہتر سہولیات کی تلاش میں انہیں روزانہ تقریباً 60 کلومیٹر دور سرینگر تک جا کر پریکٹس کرنی پڑتی تھی۔ عاقب نبی کی محنت کا اثر پہلی بار 2015 میں نظر آیا جب انہوں نے جموں وکشمیر کی انڈر-19 ٹیم سے ڈیبیو کیا۔ اس کے بعد وہ انڈر-23 ٹیم تک پہنچے۔ اس دوران سی کے نائیڈو ٹرافی میں کیرالہ کے خلاف 5 وکٹیں لے کر انہوں نے اپنی صلاحیت کا شاندار تعارف کرایا۔ اس کے بعد 2018 میں انہوں نے لسٹ-اے کرکٹ میں اور 2 سال بعد فرسٹ کلاس کرکٹ میں ڈیبیو کیا۔ ان کی ابتدائی کارکردگی شاندار رہی۔ پہلے 2 لسٹ-اے سیزن میں انہوں نے 18 میچوں میں 55.22 کی اوسط سے 34 وکٹیں لیں، جبکہ اپنے پہلے فرسٹ کلاس سیزن میں 50.18 کی اوسط سے 24 وکٹیں جھٹکیں۔ حالانکہ اس کے بعد کا دور عاقب کے لیے آسان نہیں رہا۔ آئندہ 3 فرسٹ کلاس سیزن میں وہ صرف 22 وکٹیں ہی لے سکے اور ان کی گیند بازی کی اوسط بڑھ کر 46.42 ہوگئی۔ عاقب نبی کی کارکردگی میں گراوٹ کی ایک بڑی وجہ منظم کوچنگ کی کمی تھی۔ ان کے ہائی-آرم ایکشن سے سوئنگ گیند بازی قدرتی طور پر ہوتی تھی، لیکن ابتدائی سالوں میں انہیں تکنیکی رہنمائی تقریباً نہیں ملی۔ اس کے بعد ان کا کیریئر کچھ وقت کے لیے ٹھہر سا گیا۔ 3 گھریلو سیزن میں وہ توقع کے مطابق کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکے۔ اس دور کو یاد کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ”جموں وکشمیر کرکٹ ایسوسی ایشن میں بولنگ کوچ نہیں تھا۔ مجھے یہ بتانے والا کوئی نہیں تھا کہ میں کہاں غلطی کر رہا ہوں۔“ عاقب نبی کی زندگی میں بولنگ کوچ پی کرشن کمار کی انٹری ہوئی۔ انہوں نے نہ صرف عاقب نبی کی تکنیک کی اصلاح کی بلکہ سوچ بھی بدل دی۔ عاقب نے کہا کہ ”کوچ نے میری چھوٹی چھوٹی غلطیاں پکڑنا شروع کیں اور بتایا کہ ان کی کیسے اصلاح کرنی ہے۔ پہلے میں صرف نتائج کے بارے میں سوچتا تھا، لیکن بعد میں دباؤ کو سنبھالنا سیکھ گیا ہوں۔ میں صرف وہی کرتا ہوں، جو کوچ کہتے ہیں۔“ گزشتہ سال رنجی ٹرافی میں ممبئی کے خلاف میچ نے عاقب کی پہچان بدل دی۔ روہت شرما، یشسوی جیسوال، اجنکیا رہانے، شریس ایئر اور شیوم دوبے جیسے ستاروں سے سجی ٹیم کے خلاف انہوں نے دوسری اننگ میں 4 وکٹیں لے کر جموں وکشمیر کو تاریخی جیت دلائی۔ ممبئی کی ٹیم 300 رنز سے قبل ہی سمٹ گئی اور جموں وکشمیر کو 205 رنز کا ہدف ملا، جسے اس نے حاصل کر کے بڑی جیت درج کی۔ اس کے بعد انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ یہ جیت صرف ٹیم کے لیے ہی نہیں بلکہ عاقب کے کیریئر کے لیے بھی ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوئی۔ 26-2025 رنجی ٹرافی میں 10 میچوں میں 12 کی اوسط سے 60 وکٹیں لے کر جموں وکشمیر کو پہلا رنجی ٹرافی خطاب دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سے قبل کے سیزن میں بھی ان کے نام 44 وکٹیں تھیں۔ اس دوران ان کا اوسط 93.13 کا تھا۔ آئندہ گھریلو سیزن میں بھی عاقب کی بہترین کارکردگی کا سلسلہ جاری رہا۔ انہوں نے دلیپ ٹرافی میں مسلسل 4 گیندوں پر 4 وکٹیں لے کر تاریخ رقم کر دی۔ وہ فرسٹ کلاس کرکٹ میں ایسا کرنے والے ہندوستان کے صرف پانچویں گیند باز بنے۔ اس کے بعد پورے گھریلو سیزن میں انہوں نے اپنی شاندار کارکردگی کا سلسلہ برقرار رکھا اور مسلسل وکٹ لیتے رہے۔ عاقب نبی کی محنت پر آئی پی ایل فرنچائزی کی بھی نظر پڑی۔ وہ پہلے سن رائزرز حیدرآباد، کولکاتہ نائٹ رائڈرز اور گجرات ٹائٹنز کے نیٹ گیند باز رہے۔ بعد میں دہلی کیپیٹلس نے انہیں 4.8 کروڑ روپے میں خرید لیا۔ نیلامی کی اس رات کو یاد کرتے ہوئے عاقب کہتے ہیں کہ ”جب میرا نام آیا تو گھر میں سب جذباتی ہو گئے۔ سالوں کی محنت کا خواب پورا ہو رہا تھا۔ میں بھی اپنے اہل خانہ کو دیکھ کر جذباتی ہو گیا۔“ حالانکہ ان کے نزدیک پیسوں سے زیادہ اہمیت آئی پی ایل میں کھیلنے کا موقع ملنا تھا۔ عاقب نے بتایا کہ ”میرے لیے پیسہ سب سے بڑی چیز نہیں تھی۔ میں صرف آئی پی ایل کھیلنا چاہتا تھا۔ اگر 30 لاکھ بھی ملتے تو بھی میں اتنا ہی خوش ہوتا۔“

میں پہلے ہی ہندوستان کیلئے کھیل چکا ہوں، اب مجھے کچھ اور حاصل نہیں کرنا: بھونیشور

تیز گیند باز نے کہا کہ انہوں نے ہندوستانی ٹیم سے باہر کی زندگی کو اپنا لیا ہے اور اب وہ صرف کھیل کے تئیں اپنے جنون کی وجہ سے کھیل رہے ہیں

36 سالہ بھونیشور کمار نے ہندوستانی جرسی میں اپنا آخری بین الاقوامی میچ نومبر 2022 میں کھیلا تھا۔ وہ اپنے انٹرنیشنل کیریئر میں اب تک 21 ٹیسٹ، 121 ونڈے اور 87 ٹی-20 انٹرنیشنل میچ کھیل چکے ہیں۔ ہندوستان کے تجربہ کار تیز گیند باز بھونیشور کمار نے کہا کہ قومی ٹیم میں واپسی اب ان کا اصل مقصد نہیں ہے۔ تیز گیند باز نے کہا کہ انہوں نے ہندوستانی ٹیم سے باہر کی زندگی کو اپنا لیا ہے اور اب وہ صرف کھیل کے تئیں اپنے جنون کی وجہ سے کھیل رہے ہیں۔ 36 سالہ بھونیشور نے ہندوستانی جرسی میں اپنا آخری انٹرنیشنل میچ نومبر 2022 میں کھیلا تھا۔ وہ اپنے انٹرنیشنل کیریئر میں اب تک 21 ٹیسٹ، 121 ونڈے اور 87 ٹی-20 انٹرنیشنل میچ کھیل چکے ہیں۔ دائیں ہاتھ کے اس تیز گیند باز نے کہا کہ ملک کی نمائندگی کرنے کا اپنا خواب پورا کرنے کے بعد، انہیں اب خود کو ثابت کرنے کا کوئی دباؤ محسوس نہیں ہوتا۔ رائل چیلنجرز بنگلورو (آر سی بی) کے پوڈ کاسٹ اپی سوڈ میں بات کرتے ہوئے بھونیشور نے کہا کہ ”میں آئی پی ایل اور ڈومیسٹک کرکٹ اس لیے کھیل رہا ہوں، کیونکہ مجھے کھیل سے محبت ہے۔ جب آپ نوجوان ہوتے ہیں اور ہندوستان کے لیے کھیلتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ آپ کو کھیل سے محبت ہے۔ سچ کہوں تو جو چیز آپ کے کنٹرول میں ہے اس پر توجہ دیں اور زیادہ نہ سوچیں۔ کیریئر کے اس موڑ پر اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ کھیل کو اس کے تئیں جنون کی وجہ سے بھی کھیلا جاتا ہے۔“ تجربہ کار ہندوستانی تیز گیند باز نے مزید کہا کہ ”میں پہلے ہی ہندوستان کے لیے کھیل چکا ہوں۔ اب مجھے کچھ اور حاصل نہیں کرنا ہے۔ اگر مجھے ایک اور موقع ملتا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہوگی، لیکن میں وہ تجربہ حاصل کر چکا ہوں۔ میں ابھی جو کچھ بھی کر رہا ہوں وہ کھیل کے لیے میری محبت کی وجہ سے ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ مجھے ڈسپلن میں رہنا ہے۔ میں ڈومیسٹک کرکٹ کھیلتا ہوں، میں یو پی ٹی-20 لیگ کھیلتا ہوں۔ میں اس بات کو یقینی بناتا ہوں کہ میں کھیل سے جڑے رہنے کے لیے کافی کرکٹ کھیلوں، اور ساتھ ہی خود کو تازہ دم رکھنے کے لیے مناسب بریک بھی دوں۔“ بین الاقوامی کرکٹ سے دور اپنی زندگی کے بارے میں بات کرتے ہوئے بھونیشور کمار نے کہا کہ وہ بغیر کسی پچھتاوے یا تلخی کے آگے بڑھنے کا سہرا اپنے خاندانی ماحول کو دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”میں مکمل طور پر مطمئن ہوں، اور اس کا سہرا اپنے خاندان کو دیتا ہوں۔ ہمارے گھر میں کبھی کرکٹ کی بات نہیں ہوتی۔ ہم کبھی یہ گفتگو نہیں کرتے کہ میں ہندوستانی ٹیم میں واپسی کروں گا یا نہیں، مجھے کیوں نہیں منتخب کیا گیا، یا آخر کیا غلط ہوا۔ اس رویے نے میری بہت مدد کی، اور مجھے کسی بات کا کوئی پچھتاوا نہیں۔ جب آپ کسی ٹیم کے اہم رکن ہوتے ہیں تو ہر کوئی کہتا ہے کہ ٹیم سب سے پہلے ہے، لیکن جب آپ ٹیم کا حصہ نہیں رہتے تو فطری طور پر یہ احساس آتا ہے کہ شاید مجھے اب بھی وہاں ہونا چاہیے تھا۔“ بھونیشور کمار نے یہ بھی کہا کہ ”میں سمجھتا ہوں کہ تبدیلی کھیل کا حصہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ نسلیں بدلتی رہتی ہیں۔ میں ایسا تجربہ کرنے والا پہلا کھلاڑی نہیں ہوں اور یقیناً آخری بھی نہیں ہوں گا۔ یہ کھیل کا حصہ ہے۔ فیملی اس میں بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ میں جہاں ہوں، وہاں خوش ہوں۔“

ٹیم انڈیا کے کوچ میں تبدیلی، جانئے کسے ملی ذمہ داری؟

روہت شرما کا آیا پہلا ردعمل، جانئے کیا کچھ کہا؟

ہندوستانی ٹیم کا کوچ تبدیل کئے جانے پر روہت شرما کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ وہ جذباتی نظر آئے۔ آیئے کوچ کی تبدیلی سے متعلق انہوں نے کیا کہا؟ ٹیم انڈیا کے کوچنگ اسٹاف میں بڑی تبدیلی ہوچکی ہے۔ فیلڈنگ کوچ ٹی دلیپ کا کانٹریکٹ ختم ہوگیا۔ بھارتیہ کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے اس بار ان کا کانٹریکٹ نہ بڑھا کر شبھ دیپ گھوش کو نیا فیلڈنگ کوچ مقرر کردیا ہے۔ اس تبدیلی پر ٹیم انڈیا کے عالمی کپ فاتح کپتان رہے روہت شرما کا ردعمل سامنے آیا۔ ہٹ مین نے ٹی دلیپ سے متعلق بڑی ہی شاندار بات لکھی ہے۔ روہت شرما نے انسٹاگرام پر ٹی دلیپ کے ساتھ ایک تصویر شیئر کی۔ اس تصویر کو کیپشن دیتے ہوئے انہوں نے لکھا، ”دلیپ گرو آپ بہت عظیم ہیں۔ آپ نے گروپ میں جادو کیا اور پردے کے پیچھے بھی خوب محنت کی۔ آگے کے لئے مبارکباد۔“ واضح رہے کہ ٹی دلیپ نے پہلی بار 2021 میں ٹیم انڈیا کے فیلڈنگ کوچ کی ذمہ داری سنبھالی تھی۔ یہ وہی دور تھا، جب راہل دراوڑ ہیڈ کوچ کے کردار میں تھے۔ ٹی دلیپ نے آر شری دھر کو ری پلیس کیا تھا۔ اب 2026 میں مدت ختم ہوگئی ہے۔ وہیں بات کریں ٹیم انڈیا کے نئے فیلڈنگ کوچ شبھ دیپ گھوش کی، تو ان کا تعلق آسام سے ہے۔ وہ انٹرنیشنل کرکٹ تک تو نہیں پہنچ سکے، لیکن انہوں نے آسام اور ریلوے کے لئے گھریلو کرکٹ کھیلا۔ انہوں نے اپنے کیریئر میں 17 فرسٹ کلاس اور 17 لسٹ اے میچ کھیلے۔ فرسٹ کلاس کی 25 اننگوں میں 316 رن بنائے اور لسٹ اے کی 17 اننگوں میں 307 رن اسکور کئے۔ دونوں فارمیٹ میں ان کے بلے سے 2-2 نصف سنچری نکلی۔ بھلے ہی وہ ایک کھلاڑی کے طور پر کرکٹ میں زیادہ بڑا نام نہیں بن سکے، لیکن کوچنگ میں انہوں نے کافی سرخیاں بٹوریں۔ گزشتہ تقریباً 15 سالوں سے وہ نیشنل کرکٹ اکیڈمی کے کوچنگ اسٹاف کے اہم رکن رہے۔ انہوں نے دہلی کیپٹلس کے لئے بھی کوچ کا کردار نبھایا۔ 2024 میں وہ انڈر-19 مرد ورلڈکپ کے لئے ٹیم انڈیا کے کوچ رہے۔ اس کے علاوہ بھی انہوں نے کئی مقامات پر کوچ کے طور پر اپنی خدمات انجام دی ہیں۔

کینسر کے علاج کے دوران جذباتی ہوئیں دیپیکا

اسپتال میں چھلک گئے آنسو، کہا - ”ابھی بہت لڑنا ہے“

دیپیکا ککڑ کینسر سے جدوجہد کر رہی ہیں۔ دیپیکا پوری ہمت سے اس سے لڑ رہی ہیں۔ اب وہ تھوڑا جذباتی بھی ہوگئیں۔ انفیوژن کے بعد دیپیکا نے کہا کہ انہیں ذہنی طور پر دباؤ محسوس ہو رہا ہے۔ ٹی وی اداکارہ دیپیکا ککڑ ابراہیم کو لیور کینسر ہے۔ ان کی دو سرجری ہوچکی ہے اور اب انفیوژن ہو چکے ہیں اور تیسرے کے دوران وہ کافی جذباتی ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مشکل وقت ہے، لیکن اس سے لڑنا ہے۔ شعیب ابراہیم نے یوٹیوب پر ایک ویڈیو شیئر کیا ہے۔ اس میں انہوں نے بتایا کہ وہ دیپیکا کو لے کر اسپتال آئے ہیں۔ ان کا تیسرا انفیوژن ہے۔ دیپیکا نے پہلے ٹسٹ کروائے اور پھر اس کے بعد انفیوژن ہوا۔ انفیوژن کے بعد شعیب ابراہیم نے دیپیکا سے پوچھا کہ کیسا محسوس ہو رہا ہے۔ اس پر دیپیکا نے کہا- ”آج بہت دنوں بعد میں بھاری محسوس ہو رہا ہے۔ ایموشنلی ہیوی لگ رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم پبلک فیگر ہیں تو ہماری چیز جیسی بھی ہے چھوٹی ہے، بڑی ہے، سامنے آجاتی ہے۔ بہت لوگوں کی نہیں آپاتی ہے۔ بہت لوگ ہیں جو میرے جتنا پریشان ہیں۔ مجھ سے کم ہیں اور مجھ سے بہت زیادہ پریشانی جھیل رہے ہیں۔ ان کی پریشانی کے سامنے میری پریشانی کچھ نہیں ہوگی۔ میں صرف اتنا بولوں گی کہ ہمیں بہت ہمت رکھنی ہے۔ بہت لڑنا ہے، بہت مشکل ہے اور ہر دن کی نئی پریشانی کے ساتھ اٹھتے ہیں۔ جسم لڑ رہا ہے۔ ذہن لڑ رہا ہے۔ قوت ارادی لڑ رہی ہے، لیکن ہمیں لڑنا ہے۔ ہمارے بچوں کے لئے۔ ہمارے پیچھے گولی مارنے والے شخص کے لئے (شعیب)، میرے لئے۔ ہمیں صرف لڑنا ہے۔“ انہوں نے مزید کہا، ”جب آپ اس دور سے گزرتے ہو تو آپ اپنے آس پاس نوٹس کرتے ہیں۔ تو جب بھی میری نظر ایسی کسی مریض پر پڑتی ہیں، جنہیں دیکھ کر میں سمجھ پاتی ہوں کہ اتنا کیمو چل رہا ہے۔ میں ان کے لئے دعا بھی کرتی ہوں اور ان سے ہمت بھی لیتی ہوں۔ وہ بھی لگے ہوئے ہیں ہماری طرح۔ ہمیں بس ایک دوسرے کی ہمت بننا ہے، بغیر ایک دوسرے کو جانے۔“ انفیوژن کے بعد دیپیکا اور شعیب ڈنر کے لئے گئے۔ وہیں انہوں نے بیٹے روحان کو بھی بلا لیا۔ دیپیکا کی ماں بھی ان کے ساتھ تھی۔ شعیب نے بتایا کہ دیپیکا کے اس مشکل دور میں ان کا بیٹا روحان بہت ایڈجسٹ کر رہا ہے۔ وہ اپنی ماں کو بہت یاد بھی کرتا ہے۔

کنگنا رناوت کا رتیک روشن کو جواب اپنی ساتھی کو شرمندہ کرنا بند کریں

کنگنا رناوت نے رتیک روشن پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایک خاتون کو نشانہ بنانے کے بجائے اپنے نام پر ہونے والی ہراسانی کی مذمت کریں

بالی ووڈ اداکارہ اور سیاست دان کنگنا رناوت نے اداکار رتیک روشن پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایک خاتون کو نشانہ بنانے کے بجائے اپنے نام پر ہونے والی ہراسانی کی مذمت کریں اور اپنی موجودہ ساتھی کو شرمندہ کرنا بند کریں۔ بالی ووڈ اداکارہ اور سیاست دان کنگنا رناوت نے اداکار رتیک روشن پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایک خاتون کو نشانہ بنانے کے بجائے اپنے نام پر ہونے والی ہراسانی کی مذمت کریں اور اپنی موجودہ ساتھی کو شرمندہ کرنا بند کریں۔ یہ ردعمل اس وقت سامنے آیا جب رتیک روشن نے سوشل میڈیا پر ایک وائرل پوسٹ پر تبصرہ کیا، جس میں کہا گیا تھا کہ ”ہم سب کو ہریتک روشن سے معذرت کرنی چاہیے۔“ کنگنا رناوت نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری میں لکھا ”پیارے رتیک، مجھے خوشی ہے کہ آپ کو اپنی بہترین ساتھی مل گئی ہے۔ آپ اور صبا آزاد ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں۔ آپ ایک سنجیدہ رشتے میں ہیں، اس لیے کسی خاتون کو اس طرح چھیڑنا آپ کو زیب نہیں دیتا۔“ انہوں نے مزید کہا ”اس کے بجائے آپ کو ان لوگوں کی مذمت کرنی چاہیے جو آپ کا نام استعمال کر کے مجھے ہراساں اور تنگ کر رہے ہیں۔ آگ پر تیل ڈالنا بند کریں اور اپنی ساتھی کو شرمندہ نہ کریں۔ امید ہے کہ آپ آئندہ ایسے غیر ضروری بیانات دینے سے گریز کریں گے۔“ رتیک روشن نے انسٹاگرام پر انفلوئنسر فریڈی برڈی کی ایک وائرل پوسٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ”صرف اس لیے کسی ایک کا ساتھ دینا کہ اب آپ دوسرے کو پسند نہیں کرتے، ہمارے معاشرے کے ایک بڑے مسئلے کی چھوٹی سی مثال ہے۔ میں اس وقت کا انتظار کروں گا جب تمام حقائق کے ساتھ صحیح تناظر میں بات کی جائے۔“ اگرچہ رتیک نے کنگنا کا نام نہیں لیا، تاہم اس تبصرے کو دونوں کے برسوں پرانے تنازع سے جوڑ کر دیکھا گیا۔ رتیک روشن اور کنگنا رناوت کے درمیان تنازع ۲۰۱۶ء میں اس وقت شروع ہوا جب کنگنا نے ایک انٹرویو میں رتیک کو اپنا ”سلی ایکس (Silly Ex)“ قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ دونوں ماضی میں رشتے میں تھے۔ رتیک روشن نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہوں نے کبھی اپنی کسی ساتھی اداکارہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھا۔ بعدازاں دونوں کے درمیان قانونی نوٹس، ہتک عزت کے مقدمات اور مبینہ ای میلز کے معاملے پر طویل قانونی تنازع بھی سامنے آیا۔ رتیک روشن گزشتہ کئی برسوں سے اداکارہ اور گلوکارہ صبا آزاد کے ساتھ تعلقات میں ہیں جبکہ کنگنا رناوت سیاست اور فلمی سرگرمیوں دونوں میں مصروف ہیں۔ تازہ بیانات نے ایک بار پھر بالی ووڈ کے اس پرانے تنازع کو سرخیوں میں لاکھڑا کیا ہے۔

امتیاز علی اور انوراگ کشیپ پیش کریں گے مختصر فلم ”بابی بیوٹی پارلر“

ہدایت کار امتیاز علی اور انوراگ کشیپ ایک نئی مختصر فلم ”بابی بیوٹی پارلر“ پیش کر رہے ہیں، جس کی ہدایت کاری شاشوت دویدی نے کی ہے۔ فلم ۶ راگست کو فرینڈشپ ویک کے موقع پر یوٹیوب پر ریلیز ہوگی

ہدایت کار امتیاز علی اور انوراگ کشیپ ایک نئی مختصر فلم ”بابی بیوٹی پارلر“ پیش کر رہے ہیں، جس کی ہدایت کاری شاشوت دویدی نے کی ہے۔ فلم ۶ راگست کو فرینڈشپ ویک کے موقع پر یوٹیوب پر ریلیز ہوگی۔ بالی ووڈ کے معروف فلم ساز امتیاز علی اور انوراگ کشیپ ایک نئے تخلیقی منصوبے کے لیے ایک ساتھ آ گئے ہیں۔ دونوں فلم ساز مختصر فلم ”بابی بیوٹی پارلر“ پیش کر رہے ہیں، جس کی ہدایت کاری شاشوت دویدی نے کی ہے۔ یہ فلم ۶ راگست کو فرینڈشپ ویک کے موقع پر یوٹیوب چینل Oh Flip Shorts پر ریلیز کی جائے گی۔ فلم کی کہانی دو بچپن کے دوستوں ایلو (Eelu) اور منو (Manu) کے گرد گھومتی ہے، جو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے اپنی آخری دوپہر ایک محلے کے بیوٹی پارلر میں گزارتے ہیں۔ وہ کبھی ہنستے ہیں، کبھی جھگڑتے ہیں، کبھی فلموں اور زندگی کے فلسفے پر بحث کرتے ہیں، اور یوں آہستہ آہستہ بچپن کو الوداع کہتے ہیں۔ فلم میں ادریجا سنہا، پارول رانا، سکشم راج اور پریتی کوچر نے اہم کردار ادا کیے ہیں۔ فلم کی پروڈیوسر جانہوی استھانا ہیں، جو اس کی شریک مصنفہ اور سنیماٹوگرافر بھی ہیں، جبکہ رنجن سنگھ بھی بطور پروڈیوسر اس منصوبے سے وابستہ ہیں۔ امتیاز علی نے فلم کے بارے میں کہا کہ ”زندگی کے سب سے غیر معمولی لمحے شور نہیں مچاتے بلکہ خاموشی سے ہماری شخصیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ”بابی بیوٹی پارلر“ کی دلکشی بھی انہی لمحوں میں پوشیدہ ہے۔ اس فلم نے مجھے اپنا چھوٹا سا آبائی شہر، نوجوانی کے فیصلے اور وہ دوست یاد دلا دیے جنہیں میں آج تک اپنے ساتھ لیے پھر رہا ہوں۔“ انوراگ کشیپ نے کہا کہ ”یہ فلم دوستی، خوابوں اور بڑے ہونے کی کہانی ہے۔ سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ جانہوی نے نہ صرف اسے پروڈیوس کیا بلکہ شریک مصنفہ اور سنیماٹوگرافر بھی رہیں۔ شاشوت وہ فلم ساز ہیں جنہوں نے میرے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا تھا، اس لیے ان کی ترقی میرے لیے ذاتی خوشی کا باعث ہے۔“ ہدایت کار شاشوت دویدی نے کہا کہ وہ بچپن اور جوانی کے درمیان اس نازک مرحلے کو دکھانا چاہتے تھے جس پر عموماً زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔ انہوں نے کہا کہ ”یہ مختصر فلم میرے لیے ایک غیر معمولی تجربہ رہی۔ مجھے اب بھی یقین نہیں آتا کہ میرے دو پسندیدہ فلم ساز اس فلم کو پیش کر رہے ہیں۔“ فلم Oh Flip Shorts نامی یوٹیوب چینل پر ریلیز ہوگی، جسے انوراگ کشیپ اور آزاد خیال فلم ساز وکرمادتیہ موٹوانے کی سرپرستی حاصل ہے۔ اس پلیٹ فارم پر اس سے قبل مختصر فلم ”Incognito“ بھی ریلیز کی جا چکی ہے۔ انوراگ کشیپ نے کہا کہ یوٹیوب سے انہوں نے خود بہت کچھ سیکھا، اس لیے اب وہ اسی پلیٹ فارم کے ذریعے نئے فلم سازوں کو ناظرین تک پہنچانے پر خوش ہیں۔

کرسٹوفر نولن کی دی اوڈیسی کا عالمی باکس آفس پر ۹۰ رکروڑ ڈالر کا کاروبار

ہدایت کار کرسٹوفر نولن کی تاریخی رزمیہ فلم ”The Odyssey“ نے ریلیز کے تیسرے ویک اینڈ میں عالمی باکس آفس پر ۹۰ رکروڑ ڈالر (۹۱۱ رملین ڈالر) سے زائد کا بزنس کر لیا ہے۔ فلم اب ۲۰۲۶ء کی پانچویں سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلم بن چکی ہے اور تجارتی ماہرین کے مطابق یہ اپنے چوتھے ویک اینڈ تک ایک ارب ڈالر کے کلب میں شامل ہوسکتی ہے۔ آسکر ایوارڈ یافتہ ہدایت کار کرسٹوفر نولن کی فلم ”The Odyssey“ باکس آفس پر مسلسل شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ فلم نے ریلیز کے تیسرے ویک اینڈ کے اختتام تک دنیا بھر میں ۹۱۱ رملین امریکی ڈالر کی کمائی کر لی ہے، جس کے ساتھ ہی یہ ۲۰۲۶ء کی سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلموں میں پانچویں نمبر پر آگئی ہے۔ تجارتی اعداد و شمار کے مطابق فلم نے ۳۹۵ء۵ رملین ڈالر شمالی امریکہ (ڈومیسٹک مارکیٹ) سے جبکہ ۵۱۵ رملین ڈالر بین الاقوامی مارکیٹوں سے حاصل کیے، جس سے اس کی مجموعی عالمی کمائی ۹۱۱ رملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ یہ فلم ہومر کی شہرۂ آفاق رزمیہ نظم ”اوڈیسی“ پر مبنی ہے، جس میں میٹ ڈیمن نے یونانی بادشاہ اوڈیسیئس کا مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ فلم کی دیگر نمایاں کاسٹ میں این ہیتھاوے، ٹام ہالینڈ، زندایا، لوپیتا نیونگو، شارلیز تھیرون اور رابرٹ پیٹنسن شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ”دی اوڈیسی“ اب ”ٹوائے اسٹوری ۵“ (۱ء۰۶۵ رارب ڈالر)، ”مائیکل“ (۱ء۰۱۶ رارب ڈالر)، ”دی سپر ماریو گیلیکسی موی“ (۱ء۰۱۱ رارب ڈالر) اور ”اسپائیڈ مین: برانڈ نیو ڈے“ کے بعد سال کی پانچویں سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلم بن چکی ہے۔ فلم نے نہ صرف باکس آفس پر کامیابی حاصل کی بلکہ کرسٹوفر نولن کے کریئر میں بھی نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ ورائٹی کے مطابق یہ بیٹ مین سیریز کے علاوہ نولن کی کسی بھی فلم کی سب سے بڑی ڈومیسٹک اوپننگ رہی، جبکہ تیسرے ویک اینڈ میں بھی یہ ان کی اب تک کی بہترین کارکردگی ثابت ہوئی۔ دوسری جانب فلم کو اب مارول اسٹوڈیوز کی نئی ریلیز ”Brand New Day:Spider-Man“ سے سخت مقابلے کا سامنا ہے، جس نے اپنے افتتاحی ویک اینڈ پر عالمی باکس آفس پر زبردست آغاز کیا ہے۔ اس کے باوجود تجارتی ماہرین کا ماننا ہے کہ ”The Odyssey“ کی مضبوط کارکردگی برقرار رہے گی اور فلم اپنے چوتھے ویک اینڈ تک ایک ارب ڈالر کی عالمی کمائی کا تاریخی سنگ میل عبور کرسکتی ہے۔ ”The Odyssey“ کو دنیا کی پہلی بڑی ہالی ووڈ فلم بھی قرار دیا جا رہا ہے جو مکمل طور پر IMAX کیمروں سے شوٹ کی گئی۔